علیھم السلام

اِرشَادَاتِ مَعصُومِینؑ

در

تَفسِیرِ القُرانِ المُبِین

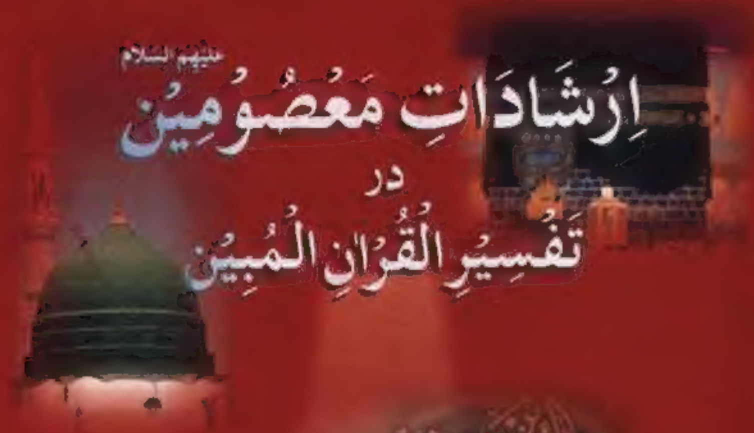

مترجم

غفران مآب آقائے السید امداد حُسین الکاظمی المشہدی اعلی اللہ تعالیٰ مقامہ

ترتیب وتالیف

سیّد محمد حیدر باقری ابن سیّد یعقوب علی باقری (مرحوم) و پسران

دعا

اے رب جہاں پنجتنؑ پاک کے خالق
اس قوم کا دامن غم شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم
بوڑھوں کو حبیبؑ ابن مظاہرؑ کی نظر دے

کم سن کو ملے ولولہ عونؑ و محمدؑ
ہر ایک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے

ماؤں کو سکھا ثانی زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

جو چادر زینبؑ کی عزادار ہیں مولا
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غم شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

کب تک رہوں دُنیا میں یتیموں کی طرح میں؟
وارث مرا پردے میں ہے، ظاہر اُسے کر دے

منظور ہے خوابوں میں ہی آقاؑ کی زیارت
پرواز کی خواہش ہے نہ جبرائیلؑ کے پر دے

جس در کے سوالی ہیں فرشتے بھی بشر بھی
آوارہ منزل ہوں مجھے بھی وہی در دے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو کٹ کے بھی اونچا ہی نظر آئے وہ سر دے

خیرات در شاہؑ نجف چاہیے مجھ کو
سلمانؓ و ابوذرؓ کی طرح کوئی ہنر دے

یا رب تجھے بیماری عابدؑ کی قسم ہے
بیمار کی راتوں کو شفا یاب سحر دے

مفلس پہ زر و مال و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

پابند رسن زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

جو مائیں بھی روتی ہیں بیاد علی اصغرؑ
ان ماؤں کی آغوش کو اولاد سے بھر دے

جو حق کے طرفدار ہوں وہ ہاتھ عطا کر
جو مجلس شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

قسمت کو فقط خاک شفا بخش دے مولا
میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے لعل و گہر دے

آنکھوں کو دکھا روضہ مظلومؑ کا منظر
قدموں کو نجف تک بھی کبھی اذن سفر دے

صحراؤں میں عابدؑ کی مسافت کے صلے میں
بھٹکے ہوئے رہرو کو ثمردار شجر دے

سر پر ہو سدا پرچم عباسؑ کا سایہ
محسنؔ کی دعا ختم ہے اب اس کو اثر دے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ط

ماسوائے اس کے کچھ نہیں کہ علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں (القرآن)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا، اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا

میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُسکا دروازہ ہیں، میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اُسکا دروازہ ہیں

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اِلٰھِیْ کَفٰی بِیْ عِزًّا اَنْ اَکُوْنَ لَکَ عَبْدًا وَّ کَفٰی بِیْ فَخْرًا

اَنْ تَکُوْنَ لِیْ رَبًّا اَنْتَ کَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِیْ کَمَا تُحِبُّ

اے اللہ! میری عزت کیلئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے فخر کیلئے یہی کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے۔ تو ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتا ہوں اب تو مجھے ویسا بنا دے جیسا تو چاہتا ہے۔

اِرْشَادَاتِ مَعْصُوْمِیْن عَلَیْہِمَ السَّلَامُ

در

تَفْسِیْرِ الْقُرْآنِ الْمُبِیْن

مترجم

غفران مآب آقائے السید امداد حُسین الکاظمی المشہدی اعلی اللہ تعالیٰ مقامہ

ترتیب وتالیف

سیّد محمد حیدر باقری ابن سیّد یعقوب علی باقری (مرحوم) و پسران

اِنتساب

ہم اپنی اِس کاوش کو حَضَراتِ چَهارْدَه مَعْصُومِین عَلَيْهِمُ السَّلامُ بالخصوص حَضْرَتِ صَاحِبُ الْعَصْرِ وَ الزَّمَانِ مَهْدِیٔ بَرْ حَقْ عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَرَجَهُ الشَّرِیْفَ کے نام ہدیہ کرتے ہیں اور آپؑ کے وسیلے سے جملہ مؤمنین ومؤمنات مرحومین اور شہدآءِ ملّتِ جعفریہ کے گناہوں کی مغفرت کے طلبگار ہیں۔

نام کتاب: ارشاداتِ معصومین علیہم السلام
مؤلف و مترجم: آقائے السید امداد حسین الکاظمی المشہدی ؒ
ترتیب وتالیف: سیّد محمد حیدر باقری ابن سیّد یعقوب علی باقری (مرحوم) و پسران
طابع : ماڈرن الائنس پرنٹر العابد مارکیٹ سرکلر روڈ راولپنڈی
تاریخِ اشاعت : اگست 2008
تعداد : 1000

e-mail
haider_nafees@yahoo.com
Moblie No:0333-2347358

پیش لفظ

برادرِ محترم جناب سید محمد حیدر باقری صاحب نے بڑی محنت و کاوش کے ساتھ اس کتاب بعنوان "ارشاداتِ معصومین علیہم السلام" کو تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ خود مؤلف صاحب نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے، سیّد امداد حُسین کاظمی اعلی اللہ مقامہٗ کے ترجمہ شدہ قرآن کریم میں موجود احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ارشاداتِ معصومین علیہم السلام جو درحقیقت آیاتِ قرآنی کی تفاسیر ہیں، پر مشتمل ہے۔ بلاشک وشبہ ذاتِ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے حقیقی جانشین ائمہ معصومین علیہم السلام ہی مُفسرِ قرآن ہیں کیونکہ راسخون فی العلم کے مصداق ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ایک تو یہ فائدہ ہے کہ احادیث اور ارشادات سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل ہوگی اور بوقتِ ضرورت آیاتِ قرآنی کی تفسیر کا بھی علم حاصل ہوگا۔ آج کل کے اس معروف دور میں قرآن کی تفاسیر کی طرف رجوع کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اگر اس طرح کی مختصر کتابیں جو قرآنی آیات کی بمطابق احادیث وارشاداتِ معصومینؑ تفاسیر پر مشتمل ہوں، منظرِ عام پر آجائیں تو مؤمنین باآسانی استفادہ فرما سکتے ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں مؤلف صاحب نے بڑی جاں فشانی سے کام کیا ہے اور بڑی دقتِ نظر سے احادیث وارشادات کو جمع کیا ہے۔ ناچیز نے بھی باقری صاحب کے ساتھ معاونت کی ہے اور اس کی کمپوزنگ اور پروفنگ میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب اغلاط سے پاک رہے اور قارئین کو کوئی دقت پیش نہ آئے۔ مگر بہ تقاضائے بشریت اگر پھر بھی آپ کو اس میں کوئی غلطی دکھائی دے تو آپ سے گزارش ہے کہ مؤلف موصوف اور ناچیز کو ضرور مطلع فرمائیں یا درگزر فرمائیں۔

الاحقر

سید وقار حسین زیدی

خطیب امامیہ مسجد دریا آباد راولپنڈی

مقدّمہ

(عرضِ مؤلف)

معزز ومحترم قارئینِ کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمام تعریفیں اُس خدائے بزرگ و برتر کے لئے جو تمام عالمین کا ربّ ہے۔ اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے اس کو جمع اور مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ غفران مآب آقائے السید امداد حسین الکاظمی المشہدی اعلی اللہ مقامہ کے ترجمہ کیے ہوئے قرآن مجید کی تفسیر کے حاشیے میں جو احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوالِ معصومین علیہم السلام آیات کے حوالے سے موجود ہیں وہ ہمارے سامنے یکجا صورت آجائیں تاکہ اس کے ذریعے سے ہم قرآن واہلبیتؑ دونوں سے متمسک ہوجائیں کہ آیا معصومینؑ نے تفسیر قرآن کی روشنی میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ محبوبِ خالقِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرماتے وقت انہیں دو راہنماؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا ﴿اِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِیْ اَهْلَبَیْتِیْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ وَاَنَّهُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ﴾ "بیشک میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں سے متمسک رہے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور

بیشک یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہونگی یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں"۔

معزز قارئین! ہم جو خود کو علیؑ و اولادِ علیؑ کے ماننے والا کہتے ہیں اس کے لئے ہمیں قرآن مجید کو بھی لازمی طور پر تھامنا ہوگا اور اس کے پیغام کو سمجھ کر نہ صرف معرفتِ حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام بلکہ اس سے متصل معرفتِ خدا بھی حاصل کرلیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس کتاب کو بمعہ حوالہ (جو کہ ہر حدیث کے اختتام پر درج ہے) مرتب کرتے وقت حتی الامکان اغلاط سے پاک رکھنے کی کوشش کی گئی ہے مگر پھر بھی اگر آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں ہم اس کو ضرور دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ آخر میں اپنا مقصد بتاتے ہوئے گفتگو کو سمیٹتا ہوں کہ اگر اس کتاب سے ہم میں سے کسی ایک نے بھی ہدایت حاصل کرلی تو خدائے ذوالجلال بالضرور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہمیں بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیماتِ محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمِین یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْن)

آپ کا مخلص

الاحقر

سیّد محمد حیدر باقری

ابن سیّد یعقوب علی باقری مرحوم (ہادی آغا)

﴿ارشاداتِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

﴿1﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی فضیلت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ آتشِ جہنم کیلئے سپر اور ڈھال ہے۔ موکلانِ جہنم کی تعداد اُنیس ہے اور بسم اللہ کے حروف بھی 19 ہیں اِسکے پڑھنے سے ہر ایک حرف آتشِ جہنم سے نجات دلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اِسکے پڑھنے سے چار ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چار ہزار گناہ مٹاتا ہے جب اُستاد بچے کو بسم اللہ پڑھاتا ہے تو اللہ اُس بچے کیلئے، اُسکے والدین اور اُستاد کیلئے جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتا ہے۔

(پارہ:1، سورہ:1، آیت نمبر:1، صفحہ:2)

﴿2﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اس اُمت کے یہودیوں کی خبر دوں سب نے عرض کیا، ہاں یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا، کہ وہ لوگ میری اُمت میں سے ہی ہونگے جو میری فضیلت والی اور طاہر ومطاہر اولاد کو قتل کرینگے، میری شریعت بدل ڈالینگے اور میرے بیٹوں امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو شہید کرینگے۔ جسطرح کہ پہلے یہودیوں نے حضرت ذکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ نے اُن پر لعنت کی ہے، مثل اسلافِ یہود کے۔ اللہ اِن (یہودیاں) کی بقیہ اولاد پر قیامت سے پہلے امام حسینؑ مظلوم کی اولاد میں سے ایک ہادی اور مہدیؑ مبعوث کریگا۔ جسکے دوستوں کی تلواریں اُنہیں جہنم میں پہنچادیں گے۔

(پارہ:1، سورہ:2، آیت نمبر:85، صفحہ:18)

﴿3﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص سے کوئی

علم کے متعلق سوال کرے اور وہ اُسے جان بوجھ کر چھپائے تو قیامت کے دن آتشِ جہنم کی لگام اُس چھپانے والے کے منہ پر چڑھائی جائے گی۔ اور جس وقت میری امت میں یہ بدعتیں ظاہر ہوں۔ تو علماء پر حقیقت کا اظہار لازم ہوگا اور جو ایسا نہ کرینگے اُس پر خدا کی لعنت ہے۔ (پارہ:2، سورہ:2، آیت نمبر:159، صفحہ 30)

﴿4﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے۔ ایک اور موقعہ پر آپؐ نے فرمایا کہ میں علم کا گھر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے۔ ایک اور موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُسکا دروازہ ہے۔ (پارہ:2، سورہ:2، آیت نمبر:189، صفحہ 37)

﴿5﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچے کیلئے اُس کی ماں کے دودھ سے بہتر کوئی دودھ نہیں ہوسکتا۔ (پارہ:2، سورہ:2، آیت نمبر:233، صفحہ 47)

﴿6﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے پوچھا کہ اے موسیٰؑ! کیا تمہارا خدا کبھی سوتا بھی ہے؟ آپؑ نے یہ بات اللہ سے ہم کلامی کے وقت پیش کی۔ اللہ نے حکم دیا کہ اے موسیٰؑ ایک شب و روز نہ سونا۔ چنانچہ آپ نہ سوئے پھر ایک فرشتہ بھیجا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شیشے کی دو بوتلیں دے آؤ اور کہو کہ رات بھر انہیں تھامے رکھیں، سونا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بوتلیں ٹوٹ جائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہر چند ضبط کیا، لیکن آخر نیند غالب آگئی اور بوتلیں ٹوٹ گئیں۔ اُس وقت اللہ نے خطاب کیا کہ اے موسیٰؑ! تم سے نیند میں دو بوتلوں کی حفاظت نہ ہوسکی اگر میں سو جاؤں تو سارے عالم کی نگہداشت کون کریگا؟

(پارہ:3، سورہ:2، آیت نمبر:255، صفحہ 53)

﴿7﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ چاہے کہ وہ ایسی رسی کو پکڑے جو کبھی نہ ٹوٹے تو اُسے چاہیے کہ میرے بھائی اور میرے وصی حضرت علی علیہ السلام کی ولایت سے تَمَسُّک کرے اسلئے کہ جو شخص اُس سے محبت اور تولا کرے گا۔ اللہ اُسے ہلاک نہیں ہونے دے گا۔ اور جو اُس سے بغض رکھے گا اُسے نجات نہ دے گا۔ (پارہ:3، سورہ:2، آیت نمبر:256، صفحہ 54)

﴿8﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن کس شخص کو سب سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا اُس شخص کو جس نے کسی نبیؑ کو قتل کیا ہوگا۔ یا کسی ایسے شخص کو قتل کیا جو نیکیوں کا حکم دیتا ہو اور برائیوں سے منع کرتا ہو۔ (پارہ:3، سورہ:3، آیت نمبر:21، صفحہ 66)

﴿9﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تقیہ کا منکر ہے وہ ایماندار نہیں ہے۔ (پارہ:3، سورہ:3، آیت نمبر:28، صفحہ 68)

﴿10﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا رُتبہ ہے اُس سے مجھے نہ بڑھاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبیؐ بنانے سے پہلے اپنا ''عبد'' قرار دیا تھا۔ (پارہ:3، سورہ:3، آیت نمبر:79، صفحہ 76)

﴿11﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تک لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیتے رہیں گے، نہیں مٹیں گے۔ اور جب ایسا کرنا چھوڑ

دیں گے تو اُن سے برکتیں دور ہو جائیں گی۔ اور وہ ایک دوسرے پر مسلط کر دیئے جائیں گے اور اُن کا کوئی مددگار نہ زمین پر ہوگا اور نہ آسمان پر اور نہ دونوں کے درمیان۔

(پارہ:4،سورہ:3،آیت نمبر:104،صفحہ 81)

﴿12﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جب جنت کی وسعت آسمانوں اور زمین جتنی ہے تو دوزخ کا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟ (پارہ:4،سورہ:3،آیت نمبر:133،صفحہ 85)

﴿13﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں درگذر کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔ کیونکہ درگذر کرنے سے بندہ کی عزت بڑھتی ہے۔ بس تم دوسروں کے قصور معاف کرو۔ تا کہ خدا تمہاری عزت بڑھائے۔

(پارہ:4،سورہ:3،آیت نمبر:134،صفحہ 85)

﴿14﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کوئی تنہائی خود بینی سے زیادہ وحشت ناک نہیں ہے اور باہمی مشورہ سے زیادہ کوئی قوت نہیں ہے۔

(پارہ:4،سورہ:3،آیت نمبر:159،صفحہ 91)

﴿15﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک ساعت (مصنوعات خدا میں) تفکر کرنا ایک شب کی عبادت سے بہتر ہے دوسری روایت میں ہے کہ ایک سال کی عبادت سے افضل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (پارہ:4،سورہ:3،آیت نمبر:191،صفحہ 96)

﴿16﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی موت سے ایک سال قبل توبہ کرے تو اللہ اُسکی توبہ قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا کہ ایک سال زیادہ ہے اگر کوئی شخص ایک مہینہ پہلے بھی کرے تو بخش دیا جاتا ہے، حد ایک دن اور اس سے کم ایک گھنٹہ پہلے بھی کرے تو بخش دیا جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا ایک گھنٹہ بھی زیادہ ہے اگر کوئی شخص اُسوقت توبہ کرے جبکہ اُسکی جان (آپؐ نے اشارہ کر کے فرمایا) اُسکے حلق تک پہنچ جائے تو اللہ اُسکی توبہ قبول کریگا۔

(پارہ:4،سورہ:4،آیت نمبر:17،صفحہ 103)

﴿17﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مردوں کی فضلیت عورتوں پر کیا ہے۔ فرمایا کہ جو پانی کی فضلیت زمین پر ہے کہ زمین پانی کی وجہ سے زندہ ہے اور عورتوں کی زندگی مردوں کے سبب سے ہے اگر مرد نہ ہوتے تو عورتیں پیدا ہی نہ کی جاتیں۔ (پارہ:5،سورہ:4،آیت نمبر:34،صفحہ 107)

﴿18﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ہمسایہ تین قسم کے ہیں ایک ہمسایہ وہ ہے جسکے تین حقوق ہیں ☆حق ہمسایہ☆حق قرابت☆حق اسلام۔ دوسرا ہمسایہ وہ ہے جسکے دو حقوق ہیں ☆حق ہمسایہ☆حق اسلام اور تیسرا ہمسایہ وہ ہے کہ جس کا ایک حق ہے، حق ہمسائیگی اور وہ مشرک ہے اہل کتاب میں سے۔

(پارہ5 سورہ:4،آیت:36 صفحہ:108)

﴿19﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل نہیں ہے جو اپنے مال سے فرض شدہ زکوٰۃ ادا کر دے۔ اور اپنی قوم کو عطیات دے اور اُسکے علاوہ بھی

خرچ کرلے۔ (پارہ:5،سورہ:4،آیت نمبر:37،صفحہ 108)

﴿20﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر نیکی سے بڑھ کر نیکی ممکن ہے جبتک کہ کوئی شخص راہِ خدا میں قتل نہ ہوجائے۔ پھر جب کوئی شخص راہِ خدا میں قتل ہو جاتا ہے۔ تو اُس سے بڑھکر کوئی نیکی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ شہید کیلئے خدا کی طرف سے سات منزلیں ہیں ☆اول یہ کہ جب اُسکے خون کا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے کل گناہ معاف کردیتا ہے۔ ☆دوسرے اُسکا سر جب گرتا ہے۔ تو حورالعین میں سے اُسکی ایک زوجہ کی گود میں گرتا ہے اور وہ اُسکے چہرے سے غبار صاف کرتی ہے اور مرحبا کہتی ہے اور وہ اُسے مرحبا کہتا ہے۔ ☆تیسرے جنت کا لباس اُسکو پہنایا جاتا ہے ☆چوتھے خازنِ جنت جسکے ہاتھ جو خوشبو آتی ہے اُسے لیکر اُسکے استقبال کیلئے آتے ہیں ☆پانچویں یہ اپنی منزل اور مقام کو پہلے ہی دیکھ لیتا ہے۔ ☆چھٹے اُسکی روح سے کہا جاتا ہے کہ جنت میں جس جگہ جی چاہے چلی جا۔ ☆ساتویں اُسے خدا کی حضوری حاصل ہوتی ہے جو ہر نبیؑ اور ہر شہید کیلئے باعثِ راحت ہے۔
(پارہ:5،سورہ:4،آیت نمبر:74،صفحہ 115)

﴿21﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ تین باتوں میں مباح ہے۔ ☆ایک لڑائی میں دشمن کو دھوکا دینا۔ ☆دوسرے زوجہ سے وعدہ کرنا۔ ☆تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ (پارہ:5،سورہ:4،آیت نمبر:114،صفحہ 124)

﴿22﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ کو جب کسی بندے کا اکرام منظور ہوتا ہے، اور اُس کے ذمہ کوئی گناہ بھی ہوتا ہے تو اللہ اُسے کسی مرض

میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور یہ بھی نہ کیا تو اُسکی موت کو اُس پر سخت کردیتا ہے تاکہ اُس کے گناہ کی مکافات ہوجائے۔
(پارہ:5،سورہ:4،آیت نمبر:123،صفحہ 126)

﴿23﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آئمہؑ امام حسین علیہ السلام کی (معصوم) اولاد ہیں، جس نے اُنکی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اُنکی نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔ وہ دین کی مضبوط رسی اور اللہ تک پہنچادینے کا واحد وسیلہ ہیں۔ (پارہ:6،سورہ:5،آیت نمبر:35،صفحہ 146)

﴿24﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خدا کی قسم! نہ کوئی تم سے پہلے لوگوں میں سے ہلاک ہوا ہے اور نہ قائمؑ آلِ محمدؐ کے آنے تک کوئی ہلاک ہوگا۔ مگر اِس بناء پر کہ ہماری ولایت کو ترک کردے اور ہمارے حق کا انکار کردے" اور جنابِ رسولؐ اُس وقت تک دنیا سے تشریف نہ لے گئے جب تک اِس اُمت کی گردن پر ہمارا حق لازم نہ کردیا۔
(پارہ:7،سورہ:5،آیت نمبر:92،صفحہ 158)

﴿25﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ اُس مجلس میں ہرگز نہ بیٹھے جس میں امام کو (نعوذ باللہ) گالیاں دی جاتی ہوں یا کسی مسلمان کی غیبت کی جاتی ہو۔
(پارہ:7،سورہ:6،آیت نمبر:68،صفحہ 175)

﴿26﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے شرح صدر کی بابت

سوال کیا کہ وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ نور ہے جو اللہ مومن کے دل میں ڈالتا ہے اور اُس سے اُسکا سینہ کھل جاتا ہے۔ راوی نے دریافت کیا یا رسولؐ اللہ! اِس کی کوئی علامت ہے۔ جس سے کہ وہ پہچان لیا جائے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! دارالبقا کی طرف متوجہ ہونا۔ اِس دارِ فریب سے دل برداشتہ ہونا اور موت کے آنے سے پہلے موت کیلئے تیار رہنا۔

(پارہ: 8، سورہ: 6، آیت نمبر: 125، صفحہ 185)

﴿27﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ لوگوں کو قیامت یکا یک اِسی طرح آئے گی کہ کوئی تو کاشی کی درستی میں مشغول ہوگا اور کوئی اپنے مویشی کو پانی پلاتا ہوگا۔ کوئی بازار میں اپنی پونجی درست کرتا ہوگا۔ اور کوئی ترازو اونچی نیچی کر رہا ہوگا۔

(پارہ: 9، سورہ: 7، آیت نمبر: 187، صفحہ 225)

﴿28﴾ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آخر زمانہ میں میری اُمت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو مسجد میں آ کر حلقہ باندھ کر بیٹھا کریں گے۔ اور دنیا اور حبِ دنیا کا ذکر کرینگے تم اُنکے پاس نہ بیٹھنا کیونکہ اللہ کو اُنکی کوئی حاجت نہیں ہے۔

(پارہ: 10 سورہ: 9 آیت: 18 صفحہ: 245)

﴿29﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عدن اللہ تعالیٰ کا وہ مکان ہے کہ جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اُس کا وہم تک گزرا اور اس میں سوائے تین قسم کے لوگوں کے اور کوئی نہیں رہے گا ☆ النبیین ☆ الصدیقین ☆ الشہدآء اور اللہ اِس مکان کے بارے میں فرمائے گا کہ خوشا بحال اُسکے جو اِس میں داخل ہو۔ (پارہ: 10، سورہ: 9، آیت نمبر: 72، صفحہ 256)

﴿30﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یہ پسند کرے کہ اُس کی زندگی میری سی زندگی ہو اور اُس کی موت میری کی موت اور اُس کو اللہ میری جنت میں جگہ دے جس کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے اور جسے جنتِ عدن سے موسوم فرمایا ہے اور اپنے یدِ قدرت سے بنایا اور "کُنْ فَیَکُوْنَ" فرمانے سے اُس کو پیدا کیا تو اُسے لازم ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے اور اُن کے بعد اُن کی اولاد سے محبت رکھے۔

(پارہ: 10، سورہ: 9، آیت نمبر: 72، صفحہ 256)

﴿31﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص مخلوق کو ناراض کر کے اللہ کی رضامندی کا طلبگار ہوگا اللہ اُس سے راضی ہو جائے گا اور جو شخص اللہ کو ناراض کر کے مخلوق کی رضامندی کا طالب ہوگا اللہ خود بھی اُس سے ناراض ہوگا اور مخلوق کو بھی اُس سے ناراض کر دیگا۔ (پارہ: 11، سورہ: 9، آیت نمبر: 96، صفحہ 261)

﴿32﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ "بِفَضْلِ اللّٰہِ" سے مراد ہے تمھارے نبیؐ کی نبوت "بِرَحْمَتِہٖ" سے مراد علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت اور "فَبِذٰلِکَ" سے مراد ہے کہ اِس نبوت اور ولایت سے اور "فَلْیَفْرَحُوْا" سے مراد ہے کہ ہمارے شیعہ خوش ہوں۔ "ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ" کا مطلب ہے کہ اُن کے مخالف اِس دنیا میں مال و منال اور اہل و عیال، جو کچھ بھی جمع کر لیں، نبوتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ولایتِ علی علیہ السلام کے اعتقاد سے بہتر نہیں ہو سکتا۔

(پارہ: 11، سورہ: 10، آیت نمبر: 18، صفحہ 278)

﴿33﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب ناپ تول

میں ڈنڈی ماری جائے گی یا دھوکہ دیا جائے گا تو اللہ اُن لوگوں کو قحط اور گرانی میں مبتلا کر دے گا۔ اور ظالم بادشاہ کو اُن پر مسلط کر دے گا اور اُن کی روزی تکلیف سے میسر ہوگی۔

(پارہ:12، سورہ: 11، آیت نمبر:84، صفحہ 299)

﴿34﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اُسے پکڑتا ہے تو پھر ڈھیل نہیں دیتا۔

(پارہ:12، سورہ: 11، آیت نمبر:102، صفحہ 301)

﴿35﴾ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اگر گناہانِ کبیرہ سے انسان اجتناب کرتا ہو تو ایک نماز سے دوسری نماز تک جتنے گناہ صغیرہ ہوں گے تو نماز اُنکا کفارہ ہو جائے گی۔ (پارہ:12، سورہ: 11، آیت نمبر: 114، صفحہ 303)

﴿36﴾ کافی میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص میں چار خصلتیں ہونگی تو اُن کے ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ اُسکو ہلاک نہ کرے گا سوائے اِس کے کہ وہ (بُغضِ اہلبیتؑ کے سبب) سزاوارِ ہلاکت ہو۔ ☆ پہلی خصلت یہ ہے کہ بندہ نیک کام کا ارادہ کرے پھر اگر وہ کام نہیں کیا تو خدا اُسکو حُسنِ نیت کے سبب ایک نیکی دے گا۔ ☆ دوسری خصلت، اگر وہ نیک کام کر گذرا تو اللہ دس نیکیاں دے گا۔ ☆ تیسری خصلت، اگر بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے اور اُسے انجام نہ دے تو اُس کے نامۂ اعمال میں کچھ بھی نہ لکھا جائیگا۔ ☆ چوتھی خصلت، اگر بُرا کام انجام دے دیا تو سات گھنٹوں کی مہلت دی جائے گی کہ کاتبِ اعمالِ نیک، کاتبِ اعمالِ بد سے جو بائیں جانب رہتا ہے کہتا ہے کہ ابھی اِس کی بُرائی درج کرنے میں جلدی نہ کر کہ شاید اِس کے بعد یہ کوئی نیکی کرے جس سے یہ بدی محو ہو جائے یا اِس کے بعد استغفار کرے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ

الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ) تو اُس کے نامہ اعمال میں کچھ نہ لکھا جائے گا اور اگر اُس بدی کو کیے ہوئے سات ساعتیں گذر گیں اور اُس بندہ نے کوئی نیکی نہ کی اور نہ یہ استغفار پڑھا تو کاتبِ اعمالِ نیک، کاتبِ اعمالِ بد سے یہ کہے گا کہ اِس بد بخت محروم کے نامہ اعمال میں یہ بدی درج کرے۔ (پارہ:12، سورہ: 11، آیت نمبر:114، صفحہ 303)

﴿37﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو۔ اور انصاف جب ہو سکتا ہے کہ رحم زیادہ ہو اور مروت اتنی ہو کہ دوسرے کے حق کے مقابل میں اپنے حق سے چشم پوشی کرے اور فرمانِ علیؑ ہے کہ سلطنت کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتی۔

(پارہ:12، سورہ: 11، آیت نمبر: 117، صفحہ 303)

﴿38﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے عفو و درگذر نہ ہوتی تو کسی کو زندگی اچھی معلوم نہ ہوتی اور اگر خدا کی طرف سے وعید اور عذاب کا خوف نہ ہوتا تو ہر شخص کو ایسا بھروسہ ہو جاتا کہ کوئی نیکی ہی نہ کرتا۔

(پارہ:13، سورہ:13، آیت نمبر:6، صفحہ 323)

﴿39﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو ڈرانے والا ہوں اور حضرت علی علیہ السلام میرے بعد ہادی ہیں۔ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ "اے علیؑ میرے بعد ہدایت پانے والے تمہارے ذریعے سے ہدایت پائیں گے"۔ (پارہ :13 سورہ :13 آیت :7 صفحہ :323)

﴿40﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو اس طمع سے ایذا دے کہ اُسکا مکان لے لے۔ تو اللہ اُسکا اپنا مکان اُسی پڑوسی کو دلوا دے گا۔ (پارہ :13، سورہ:14، آیت نمبر:14، صفحہ 333)

﴿41﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا (وَاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ) مجھ تک اور میرے بھائی علیؑ تک پہنچی کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک نے بھی کسی بُت کو سجدہ نہیں کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا اور علیؑ کو وصی بنایا۔ (پارہ :13، سورہ:14، آیت نمبر:35، صفحہ 336)

﴿42﴾ حضرت ابوذر غفاریؓ سے منقول ہے کہ ہم نے خود جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تمہارے لونڈی، غلام، تمہارے بھائی بہنیں ہیں، پس جو کچھ تم کھاؤ وہی اُن کو کھلاؤ، اور جو کچھ تم خود پہنو ویسا ہی اُن کو پہناؤ۔ پس اِس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی غلام ایسا نہیں دیکھا گیا کہ اُس کا لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کی مانند نہ ہو۔

(پارہ :14سورہ :16 آیت :71صفحہ :355)

﴿43﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ نے اَنْبِیَآء و مُرْسَلِیْن کو ملائکہ مقربین پر فضیلت دی ہے اور اے علیؑ میرے بعد فضیلت میں تمہارا درجہ ہے اور پھر اُن ائمہؑ کا جو تمہارے بعد تمہاری اولاد میں سے ہونگے اور فرشتے تو ہمارے اور ہمارے دوستوں کے خادم ہیں۔

(پارہ :15سورہ :17 آیت :55صفحہ :372)

﴿44﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کافروں کو اُن کے چہروں کے بل کس طرح محشور کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا: "جو اُن کو دنیا میں دو پاؤں کے بل چلاتا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ قیامت کے دن اُنھیں اُن کے منہ کے بل چلائے۔

(پارہ:15سورہ 17 آیت:97صفحہ 378+پارہ:19سورہ 25 آیت :34صفحہ 372)

﴿45﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ یاجوج اور ماجوج قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں یہ قبل قیامت خروج کریں گے۔ اور تمام لوگوں کو اپنے قلعوں میں بند کر دیں گے اور تمام پانیوں کو پی جائیں گے پھر آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے وہ تیر جب واپس زمین پر آئیں گے تو خون کی مانند کسی چیز سے آلودہ ہوں گے پھر وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین اور آسمان دونوں پر غلبہ پالیا ہے۔ پس اللہ اُنکی پشتوں پر ایک سوراخ کر دے گا۔ جو اُن کے کانوں تک پہنچ جائے گا اور وہ مر جائیں گے۔

(پارہ :16سورہ :18 آیت :94 صفحہ :393)

﴿46﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو دن مجھ پر ایسا گذرے کہ اُس دن میرا علم زیادہ نہ ہو جس سے مجھے قربت خدا حاصل ہو تو اللہ اُس دن کے سورج طلوع کرنے میں برکت نہ دے۔

(پارہ :16 سورہ :20 آیت :114 صفحہ :414)

﴿47﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

کہ اللہ کے نزدیک علم کی فضیلت اُس کی عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے۔

(پارہ :16 سورہ:20 آیت:114 صفحہ:414)

﴿48﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ حوضِ کوثر پر ہونگے۔ اُن میں سے جس جس سے تم محبت رکھو گے اُسے بلاؤ گے اور جن سے تمہیں نفرت ہوگی اُن کو روک دو گے، ور بڑے خوف کے دن عرش کے سایہ میں تم ہی امن سے ہوگے اور سب لوگ پریشان ہونگے مگر تم پریشان نہ ہوگے۔ (پارہ:17 سورہ:21 آیت :101 صفحہ:428)

﴿49﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر دنیا کی عمر سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو اللہ اُس دن کو طولانی کر دیگا کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک ایسے شخص (امام مھدیؑ) کو مبعوث کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے ایسا بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (پارہ:17 سورہ:21 آیت:105 صفحہ:428)

﴿50﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اے لوگو! تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو اور اُس گھڑی سے ڈرو، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً قیامت کی گھڑی کا بھونچال ایک بہت بری چیز ہے۔

(پارہ:17 سورہ:22 آیت:1 صفحہ:429)

﴿51﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنا جسمانی خشوع اپنے دل کے خشوع سے زیادہ ظاہر کیا تو اُسکا یہ فعل ہمارے نزدیک منافقت ہے۔ ایک شخص کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت نماز میں

اپنی داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا آپؐ نے فرمایا: ”اگر اُس کے دل میں خشوع ہوتا تو اُس کے اعضا پر بھی خشوع کا اثر ہوتا“۔ (پارہ:18 سورہ:23 آیت:2 صفحہ:443)

﴿52﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل بیتؑ کی کشتی نوح سے مثال دی ہے، چنانچہ ارشاد ہے ”میرے اہل بیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی سی ہے جو اِس پر سوار ہوا اُس نے نجات پائی اور جس نے اِس سے منہ پھیرا وہ ڈوب گیا اور ہلاک ہو گیا“۔ دوسرے جگہ فرمایا کہ اگر میرے اہلبیتؑ سے متمسک رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ (پارہ:18 سورہ:23 آیت:27 صفحہ:445)

﴿53﴾ حضرت سعدؓ بن عبداللہ ، حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز فتح مکہ ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا ”کہ اے لوگو! میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں۔ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو میں بھی تم کو تلوار سے ماروں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں طرف توجہ فرمائی اور لوگ کہنے لگے کہ جبرائیلؑ آپؐ کو اشارہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ جبرائیلؑ امین نے کہا، کہ آپؐ کہہ دیجئے کہ یا علیؑ تجھ کو ماریں گے۔ (پارہ:18 سورہ:23 آیت92 صفحہ:451)

﴿54﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا مومن بندہ اُس وقت غمگین ہوتا ہے جبکہ میں دنیا کی کسی چیز کو اُس پر تنگ کر دیتا ہوں حالانکہ یہ بات اُس کے لیے میرے قُرب کا باعث ہے اور جب میں دنیا کو اُس کیلئے وسیع کر دیتا ہوں تو وہ مجھ سے خوش ہوتا ہے حالانکہ یہ بات مجھ سے دُوری کا باعث

ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ مال اور اولاد تو اُن کیلئے آزمائش ہیں۔
(پارہ:18 سورہ 23 آیت:55 صفحہ:448)

﴿55﴾ حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے گھر میں جانے لگے تو تسبیحات اربعہ بلند آواز سے پڑھ لے اور کھانسے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی اپنے باپ کی خدمت میں جانے لگے تو اجازت مانگ لے مگر باپ کو بیٹے کے پاس جانے کیلئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ نیز جب کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کے پاس جانا چاہے اور وہ بیاہی ہوئی ہو تو اجازت مانگ لے۔ کسی شخص نے حضورؐ سے پوچھا کہ اگر میں اپنی ماں کی خدمت میں جاتا ہوں تو کیا میں اجازت مانگوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! عرض کی کہ میرے سوا کوئی خدمت کرنے والا نہیں ہے تو کیا جب مجھے جانا ہو تو ہر مرتبہ اجازت مانگوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اُسے ننگا دیکھے اُس نے کہا کہ نہیں حضورؐ نے فرمایا: "پھر تو ہر دفعہ اجازت مانگا کر"۔ (پارہ:18 سورہ:24 آیت:27 صفحہ:457)

﴿56﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا "اے علیؑ تم اور تمہارے اصحاب جنت میں ہوں گے اور اے علیؑ تمہارے پیروکار بھی اُسی جنت میں ہوں گے"۔ (پارہ:18 سورہ:25 آیت:14 صفحہ:468)

﴿57﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی ایسی بات میں کچھ دیا جو حق کے خلاف ہو اُس نے اسراف کیا۔ اور جس نے حق سے روکا اُس نے کمی کی۔ (پارہ:19 سورہ:25 آیت:67 صفحہ:473)

﴿58﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو عمارت بنائی جائے گی۔ وہ قیامت کے دن اپنے بنانے والے پر وبال ہوگی سوائے اُتنی کہ جتنی کی اُسے واقعی ضرورت تھی۔ (پارہ:19 سورہ:26 آیت:128 صفحہ:482)

﴿59﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عالم وہ ہے جو خدا کی طرف سے عقل رکھتا ہو اُس کی اطاعت کے مطابق عمل کرتا ہو اور اُس کی ناراضگی سے بچتا ہو۔ (پارہ:20 سورہ:29 آیت:43 صفحہ:520)

﴿60﴾ جب تک نماز کسی کو بے حیائی اور بدکاری سے نہیں روکتی اللہ سے اُس کی دوری بڑھتی جاتی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک نوجوان اسی طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا لیکن خواہشات کا ارتکاب بھی کرتا تھا حضورؐ نے فرمایا کہ ایک دن نماز اُسے بُرائی سے روک دے گی۔ چنانچہ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اُس نے توبہ کر لی۔
(پارہ:21 سورہ:29 آیت:45 صفحہ:521)

﴿61﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کیلئے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جائے تو اگرچہ وہ ایک بالشت ہی ہٹا ہو۔ وہ جنت کا مستحق ہو جائے گا۔ اور وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں رہے گا۔ (پارہ:21 سورہ:29 آیت:51 صفحہ:522)

﴿62﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو مرد مومن

اپنے ایمانی بھائی کی عزت پر سے کسی حملے کو دفع کر دے گا۔ اُس کا خدا پر یہ حق ہو گا کہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ کو اُس پر سے ہٹا دے گا۔

(پارہ:21 سورہ:30 آیت:47 صفحہ:531)

﴿63﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص چلنے میں اکڑتا ہوا چلے اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کوئی لباس پہنے اور اُسے پہن کر اکڑے تو خدا اُسے جہنم کے کنارے کھڑا کر کے مع اُس کنارے کے اُس کو دھنسا دے گا اور وہ قارون کا ہمنشین قرار پائے گا اِس لئے کہ قارون وہ پہلا شخص ہے جو اکڑپن دکھایا کرتا تھا۔ اور وہ اپنے مال و مکان کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا گیا تھا۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اکڑفوں کرنے والا گویا اللہ سے جبروتِ خداوندی چھین لینا چاہتا ہے۔

(پارہ:20 سورہ:28 آیت:80 صفحہ:512)+(پارہ:21 سورہ:31 آیت:18 صفحہ:535)

﴿64﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صدقہ دینا اور عزیزوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا یہ دو باتیں ملکوں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کر دیتی ہیں۔ (پارہ:22 سورہ:35 آیت:11 صفحہ:565)

﴿65﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر عطا فرمائی اب اُس کیلئے کوئی موقع عذر باقی نہیں رہا۔

(پارہ:22 سورہ:35 آیت:37 صفحہ:569)

﴿66﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ انسان! کوئی

علم ایسا نہیں جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم نہ فرمایا ہو اور میںؐ نے علیؑ کو نہ سکھا دیا ہو اور جو علم بھی مجھے اللہ نے سکھایا، یا اللہ نے مجھ میں اُس کا احصا فرما دیا اور میں نے امام المتقین یعنی حضرت علیؑ میں اِسکا احصا کر دیا۔ (پارہ:22 سورہ:36 آیت:12 صفحہ:572)

﴿67﴾ (وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ) ترجمہ: اور اُنہیں ٹھہراؤ یقیناً اُن سے سوال کیے جاتے ہیں۔ اِس آیت پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفسیر میں فرمایا کہ بندہ ایک قدم بھی نہ اٹھائے گا۔ جب تک اُس سے اِن چار باتوں کی مطابق سوال نہ کیا جائے ☆ جوانی کس طرح بسر کی ☆ عمر کن کاموں میں گذاری ☆ مال کہاں کہاں سے جمع کیا۔ ☆ ہم اہلبیتؑ کی محبت کے بارے میں۔

(پارہ:23 سورہ:37 آیت:24 صفحہ:579)

﴿68﴾ بحارالانوار علامہ مجلسی جلد ۶ ص ۸ پر ہے کہ ابوسعیدؓ خدری کہتے ہیں کہ ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک مرد آیا اور کہنے لگا یارسولؐ اللہ، اللہ کے قول "اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ" میں وہ کون لوگ ہیں جو فرشتوں سے بھی بلند مرتبہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں علیؑ فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

(پارہ:23 سورہ:38 آیت:75 صفحہ:593)

﴿69﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ متکلف کے تین علامتیں ہیں ☆ جو رتبہ میں اس سے بالا ہو اُس سے جھگڑا کرے ☆ اور جو درجہ حاصل نہ کر سکے یا جس کام میں کامیابی حاصل نہ کر سکے، اُس کیلئے کوشش کرے ☆ اور جس کے متعلق علم نہ ہو اس میں رائے زنی کرے۔ (پارہ:23 سورہ:38 آیت:86 صفحہ:594)

﴿70﴾ تفسیر مجمع البیان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ دنیا وآخرت میں مجھے اس آیت (قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا......) سے بڑھ کر کچھ محبوب نہیں ہے۔ (پارہ:24 سورہ:39 آیت:53 صفحہ:602)

﴿71﴾ حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب مومن کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اس سے اسے رنج پہنچتا ہے اور وہ اس پر نادم ہوتا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ توبہ کیلئے نادم ہونا ہی کافی ہے۔ نیز فرمایا کہ جس شخص کو نیکی خوشی پہنچائے اور بدی کرنا برا لگے، وہی مومن ہے۔ پس تحقیق جو شخص ایسے گناہ پر نادم نہیں جسکا اس نے ارتکاب کیا ہے۔ وہ مومن نہیں ہے۔ اسکی شفاعت بھی نہیں ہوگی اور وہ ظالم ہے اور اللہ فرماتا ہے۔ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ o ۔
(پارہ:24 سورہ:40 آیت:18 صفحہ:607)

﴿72﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے آخری بندہ جس کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا وہ ادھر ادھر دیکھے گا۔ پس اللہ حکم دے گا اسے واپس لاؤ۔ فرشتے اسے واپس لائیں گے۔ اللہ اسے کہے گا کہ تو نے میری طرف کیوں التفات کی؟ وہ کہے گا اے میرے پالنے والے! میرا گمان تیری طرف سے یہ نہ تھا، حکم ہوگا اچھا تیرا گمان میری نسبت کیا تھا؟ وہ کہے گا۔ پروردگار! میرا گمان تیری نسبت یہ تھا کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے گا اور مجھے جنت میں جگہ دے گا۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اس وقت اللہ حکم دیگا اے میرے فرشتو! مجھے اپنے عزت وجلال اور اپنی بلند شان اور رفعت مکان کی قسم ہے کہ میرے اس بندے نے ایک ساعت کیلئے بھی نیک گمان نہیں کیا اگر ایک ساعت

کیلئے بھی نیک گمان کیا ہوتا تو میں اسے آتشِ جہنم سے خوف بھی نہ دلاتا۔ اس کے گناہ سے درگذر کی جائے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے۔
(پارہ:24 سورہ:41 آیت:23 صفحہ:620)

﴿73﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی مومن جنت میں ایسا نہ ہوگا جس کے لئے باغات نہ ہوں۔ اُن میں سے بعض میں ٹٹیاں لگی ہوئی ہوں گی۔ اور بعض میں نہ ہوں گی۔ اور شراب، پانی، دودھ اور شہد کی نہریں جاری ہوں گی۔
(پارہ:26 سورہ:47 آیت:15 صفحہ:659)

﴿74﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے آنے کی نشانی یہ ہے کہ لوگ نجوم پر ایمان رکھیں گے۔ اور قضاء وقدر کو جھٹلائیں گے۔ اور کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فالج زیادہ کرے گا۔ اور ناگہانی موتیں زیادہ ہونگی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت غالب آجائے گی۔ شراب خوری بڑھ جائے گی۔ زنا پھیل جائے گا۔ مرد کم ہو جائیں گے۔ اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں میں صرف ایک مرد ہوگا۔ (پارہ:26 سورہ:47 آیت:18 صفحہ:659)

﴿75﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علیؑ جب اللہ قیامت کے دن کل آدمیوں کو ایک بلندی پر جمع کرے گا۔ تو اُس دن میں اور تم دونوں عرش کے دائیں طرف ہوں گے پھر اللہ مجھ سے اور تم سے فرمائے گا کہ تم دونوں اُٹھو اور جس جس نے تم دونوں سے بغض کیا ہے اور تمہیں جھٹلایا ہے اُن کو تم جہنم میں ڈال دو۔

(پارہ:26 سورہ:50 آیت:24 صفحہ:673)

﴿76﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ اگر کوئی مومن درجہ میں بڑھ جائیگا اور اُس کی اولاد اُس سے پست رہے گی تو اللہ اُس کی اولاد کے درجے بڑھا کر اُن کو اُس مومن سے ملاوے گا تا کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

(پارہ:27 سورہ:52 آیت:21 صفحہ:680)

﴿77﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب تم تین آدمی موجود ہو۔ تو تم میں سے دو تیسرے سے الگ ہو کر کوئی بات راز میں نہ کہیں، کیونکہ اس سے اُس کو رنج پہنچے گا۔ (پارہ:28 سورہ:58 آیت:10 صفحہ:709)

﴿78﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مردوں میں سے تو کامل بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں صرف چار کامل ہیں: ۱۔ حضرت آسیہؑ بنتِ حزاحم زنِ فرعون۔ ۲۔ حضرت مریم بنتِ عمران۔ ۳۔ حضرت خدیجہؑ بنتِ خویلد۔ ۴۔ حضرت فاطمۃؑ الزہرا بنتِ محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(پارہ:28 سورہ:66 آیت:12 صفحہ:736)

﴿79﴾ اہل کتاب سے ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

پوچھا کہ آپؐ یہ گمان کرتے ہیں کہ جنتی لوگ کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی۔ آپؐ نے فرمایا "اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اُن میں ہر ایک آدمی کو کھانے میں پینے میں اور جماع کرنے میں سو سو آدمی کی قوت عطا کی جائے گی"۔ اُس نے کہا کہ پھر جو شخص کھائے گا اور پیے گا اُسے حاجت بھی ہوگی فرمایا کہ صرف ایک پسینہ جاری ہوگا۔ جس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی اور اُس سے اُس کا پیٹ بالکل صاف اور خالی ہو جائے گا۔

(پارہ:29 سورہ:69 آیت:24 صفحہ:745)

﴿80﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت میں ٹھہرنے کے پچاس موقعے ہیں اور ہر ایک موقعہ پر ہزار ہزار برس کھڑا رہنا پڑے گا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِسی حوالہ سے دریافت کیا گیا کہ یارسولؐ اللہ! یہ دن کیسا لمبا معلوم ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات باری کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ مومن کو تو وہ اِس سے بھی کم معلوم ہوگا۔ جتنی دیر میں وہ ایک واجب نماز دنیا میں پڑھ لیتا ہے۔ (پارہ:29 سورہ:70 آیت:4 صفحہ:747)

﴿81﴾ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ یا علیؑ! کیا تم جانتے ہو کہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ کا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کی، یارسولؐ اللہ! جب تک آپؐ نہ بتائیں میں کیونکر جانوں۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اِسی رات میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب مقرر فرما دیا ہے۔ پس من جملہ اُن سب باتوں کے تمہاری اور تمہاری اولاد کی ولایت بھی ہے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔ (پارہ:30 سورہ:97 آیت:2 صفحہ:790)

﴿ارشاداتِ امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام﴾

﴿1﴾ کسی نے حضرت علی علیہ السلام سے سوال پوچھا کہ مجھے بتایئے کہ خدا کا رخ کدھر ہے حضرت علی علیہ السلام نے آگ لگوائی جب شعلہ بلند ہوا تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا بتا اس شعلہ کا رخ کدھر ہے۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ اسکا رخ ہر طرف ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ آگ ایک مخلوق چیز ہے جب اسکا رخ نہیں پہچانا جاتا ہے۔ تو خالق اس سے یا کسی اور شے سے مشابہ ہی نہیں ہے۔ پھر آپؑ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی۔(وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰـهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ)اور اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں مشرق اور مغرب، پس جس طرف تم منہ پھیرو گے وہیں خدا کا سامنا ہے۔ (پارہ:1 سورہ:2 آیت:115 صفحہ:22)

﴿2﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم خدا کو ہر جگہ یاد کرو کہ وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ موجود ہے۔(پارہ:2 سورہ:2 آیت:152 صفحہ:29)

﴿3﴾ حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ ہر نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ حرام ہے اس سے پرہیز کریں۔(پارہ:2 سورہ:2 آیت 152 صفحہ:29)

﴿4﴾ حضرت علی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اَئِمّہ هُدٰی علیہم السـلام کے بعد مخلوقِ خدا میں سب سے بہتر کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ”علماء بشرطیکہ صالح اور پرہیزگار ہوں۔ پھر پوچھا گیا کہ مخلوقِ خدا میں سے بدتر کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا علماء جبکہ وہ بدکار ہوں۔ باطل کے ظاہر کرنے والے اور حق

ے چھپانے والے ہوں۔ (پارہ:2 سورہ:2 آیت:159 صفحہ:30)

﴿5﴾ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے اہل مقرر فرمائے ں، جس میں انبیاءؑ اور ہم ہیں اور تمام بندوں پر اُن کی اور ہماری اطاعت اپنے اس فرمان (وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا...)سے واجب قرار دی ہے۔ جس میں دروازوں سے نے کا اُس نے حکم دیا ہے اور ہم خدا کا دروازہ ہیں اور ہم اُس کے گھر ہیں۔ جن میں آنا ہے۔ پھر جس نے ہماری متابعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ تو بیشک گھروں میں وازہ سے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور غیر کو ہم پر فضیلت دی وہ گھروں کے پچھواڑہ سے آیا۔(حدیث نبویؐ، میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں پس جسے علم چاہیے وہ روازے سے آئے۔)(پارہ:2 سورہ:2 آیت:189 صفحہ:37)

﴿6﴾ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں جو چیز ذکرِ خدا سے غافل کر دے وہ ”میسر“ ہے میسر کے معنی ہر قمار والی چیز ہے خواہ جس طریق پر اور جس چیز سے بھی جوا کھیلا جائے خدا نے حرام قرار دیا ہے۔(پارہ:2 سورہ:2، آیت:219 صفحہ:43)

﴿7﴾ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تمہیں اپنے دین میں تقیہ استعمال کرنے حکم دیتا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ... الخ پھر فرمایا کہ خبردار! خبردار! ایسا نہ کرنا کہ تم تقیہ کو چھوڑ دو۔ جسکا میں نے تم حکم دیا ہے۔ اور اپنے آپ کو معروضی ہلاکت میں ڈالو کیونکہ تقیہ کا چھوڑنا تمہارے اور مارے بھائیوں کے خون کا بہانے والا، تمہاری اور اُن کی نعمتوں کا زائل کرنے والا اور اُن دشمنان خدا کے ہاتھ سے ذلت پہنچانے والا ہے۔ حالانکہ تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ اپنے

بھائیوں کی عزت کرو۔(پارہ:3 سورہ:3 آیت:28 صفحہ:68)

﴿8﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ حالانکہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ ایک تو وہ محبّ جو میرا رُتبہ حد سے زیادہ بڑھا دیں گے اور دوسرے وہ دشمن جو میرا رُتبہ گھٹانے کے درپے رہیں گے۔ جو لوگ ہمارے بارے میں غلو کریں گے اور ہمارا مرتبہ ہماری حد سے زیادہ بڑھائیں گے ہم خدا کے حضور میں اُن سے اپنی برأت اسی طرح ظاہر کریں گے جس طرح حضرت عیسیٰؑ، نصاریٰ سے اپنی برأت ظاہر کریں گے۔(پارہ:3 سورہ:3 آیت:79 صفحہ:76)

﴿9﴾ حضرت علی علیہ السلام نے ایک کپڑا خریدا جو آپؑ کو بہت پسند آیا۔ آپؑ نے اُسے صدقہ کر دیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دے گا۔ قیامت کے دن اللہ اُسکے لیے جنت کو ترجیح دے گا۔ اور جو کوئی کسی شے سے محبت کرتا ہوگا اور اُسے اللہ کی راہ میں دے دیگا۔ قیامت کے دن اللہ اُسے کہے گا کہ میرے بندے آپس میں نیکیوں کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ میں آج تجھے تیری نیکی کے بدلے میں جنت دوں گا۔(پارہ:3 سورہ:3 آیت:92 صفحہ:79)

﴿10﴾ ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پیٹ میں درد ہے آپؑ نے فرمایا کیا تیری زوجہ ہے؟ اُس نے عرض کی ہاں! فرمایا کہ اُس کے مال میں سے جو اچھی شے ہو اُس سے مانگ لے پھر اُس سے شہد خرید۔ اُس میں بارش کا پانی ملا اور اُسے پی جا۔ کیونکہ میں نے اللہ کی کتاب قرآن مجید میں پڑھا ہے ''وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا'' کہ ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا ہے اور فرمایا شہد کی

مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں والی چیز نکلتی ہے، اِس میں لوگوں کیلئے شفاء ہے نیز حضرت علیؑ نے فرمایا اگر تمہاری زوجہ اِس میں سے کچھ تمہیں خوشی سے دے دیں۔ تو اُسے خوشگوار اور ہضم ہو جانے والی سمجھ کر کھالو۔ بس جب برکت شفا اور خوشگواری اور ہضم ہونے والی صفات جمع ہو جائیں تو انشاء اللہ شفا ہو۔ اُس شخص نے اِس طرح کیا اور وہ تندرست ہو گیا۔ (پارہ:4 سورہ:4 آیت:4 صفحہ:99)

﴿11﴾ حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص توبہ کر کے پھر گناہ کرے اور بار بار توبہ کرتا رہے آپؑ نے فرمایا کہ اللہ اسکے گناہ بخش دے گا۔ پھر پوچھا گیا کہ اِس طرح کب تک ہوتا رہے گا؟ فرمایا کہ جب تک شیطان سے بہکانے کی قوت سلب نہ ہو جائے۔ (پارہ:4 سورہ:4 آیت:17 صفحہ:103)

﴿12﴾ حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو کہو کہ ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' اور وہ تمہارے جواب میں کہے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَيَرْحَمُكُمْ۔ (پارہ:5 سورہ:4 آیت:86 صفحہ:118)

﴿13﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص (تنہائی میں) چھپ کر خدا کو یاد کرتا ہے وہ یقیناً خدا کو بہت یاد کرتا ہے۔(پارہ:5 سورہ:4 آیت:142 صفحہ:130)

﴿14﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے بغیر اعضاء اور حروف اور ہونٹوں کے کلام کیا۔ جس طرح کہ انسان کو بات کرنے کیلئے ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اعضاء سے مبرّا اور منزّہ ہے۔(پارہ:6 سورہ:4 آیت:164 صفحہ:134)

﴿15﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہیں رہتی خواہ وہ حجت خدا ظاہر اور مشہور ہو یا خائف اور مغمور۔

(پارہ:6 سورہ:5 آیت:19 صفحہ:143)

﴿16﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم سے پہلے کے لوگ نافرمانی کرنے کے سبب سے ہلاک ہوئے۔ اُن کے ائمہ اور علماء اُن کو اِس سے منع نہیں کرتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نافرمانیوں میں بڑے سرکش ہو گئے اور چونکہ اُن کے ائمہ اور علماء نے منع نہ کیا تھا اِسلئے اُن سب پر عذاب ہوا۔ تب وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بجالانے لگے۔ (پارہ:6 سورہ:5 آیت 63 صفحہ:152)

﴿17﴾ حضرت علی علیہ السلام نے قیامت کے دن کی ہولناکیاں بیان فرمائی ہیں کہ پھر سب لوگ ایک اور جگہ جمع کیے جائیں گے اور وہاں اُن کے بیانات لیے جائیں گے۔ اور وہ کہیں گے کہ ہمیں ہمارے پروردگار کی قسم ہے ہم تو مشرک نہ تھے اور یہ اُن لوگوں کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہے جو دار دنیا میں توحید کے قائل تھے۔ مگر محض اللہ پر ایمان رکھنا اُن کو کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا۔ جس حال میں کہ وہ اُسکے رسولوں کے مخالف رہے اور جو کچھ اُن رسولوں نے اُن کو پروردگار کی طرف سے پہنچایا۔ اِس میں شک کرتے رہے۔ اور اپنے اوصیاء کے بارے میں رسولوں نے جو عہد اُن سے لئے وہ توڑتے رہے۔ اور اچھی چیزوں کو گھٹیا چیزوں سے بدلتے رہے۔ اِسی سبب سے اُنھوں نے اپنے بیانوں میں ایمان کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اس کی خدا نے تکذیب فرمادی۔ (پارہ 7 سورہ 6 آیت:24 صفحہ:168)

﴿18﴾ حضرت علی علیہ السلام نہج البلاغہ میں اپنے کلام میں فرماتے ہیں کہ اگر

لوگ اُس وقت جبکہ اُن پر عذاب نازل ہو اور نعمتیں اُن سے سلب کرلی جائیں۔ خالص نیت اور سچے دل سے خدا کی درگاہ میں گڑگڑائیں، تو ہر وہ چیز جو اُن سے جاتی رہی ہے، خدا اُسے واپس کردیگا۔ اور جو کچھ بگڑ گیا ہو اُس کی اصلاح کردے گا۔

(پارہ:7 سورہ:6 آیت:43 صفحہ.171)

﴿19﴾ نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم اپنے نبیؐ کی ہدایت کی پیروی کرو کہ وہ سب ہدایتوں سے افضل ہے۔ (پارہ:7 سورہ:6 آیت:90 صفحہ:179)

﴿20﴾ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس دن حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اُس دن کسی کا ایمان لانا اُسے مفید نہیں۔

(پارہ:8 سورہ:6 آیت:158 صفحہ:192)

﴿21﴾ (اعراف کے معنی بلندیاں ہیں) حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اعراف پر ہم ہوں گے اور اپنی نصرت کرنے والوں کو اُنکی علامتوں سے پہچان لیں گے اور اعراف ہم ہیں کہ اللہ تعالیٰ پہچانا ہی نہیں گیا مگر ہماری معرفت کی راہ سے۔ اور اعراف ہم ہیں ہم کو اللہ تعالیٰ صراط کے اوپر قائم کردے گا۔ پس جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ مگر وہ جو ہم کو پہچانتا ہوگا اور ہم اُسے پہچانتے ہوں گے اور دوزخ میں بھی کوئی نہ جائے گا مگر وہ جو نہ ہم کو پہچانتا ہوگا اور نہ ہم اُس کو پہچانتے ہوں گے۔ (پارہ:8 سورہ 7 آیت.46 صفحہ:201)

﴿22﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ یااللہ میں فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ تم میں سے ایسا ایک بھی نہیں جو فتنہ سے

خالی ہو اور فتنہ کو دوست نہ رکھتا ہو۔ جیسا کہ اللہ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ط (ماسوا اِسکے نہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں) پس اگر کوئی شخص پناہ مانگے تو یوں مانگے یا اللہ جو راہ راست سے ہٹا دینے والی آزمائش ہیں، میں اُن سے پناہ مانگتا ہوں۔ (پارہ:9 سورہ:8 آیت:28 صفحہ:232)

﴿23﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃُ التوبہ میں بسم اللہ نہ لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ بسم اللہ امان و رحمت کیلئے ہے اور سورہ برأت نازل اس لئے ہوئی تھی کہ امان اٹھائی جائے اور تلوار چلائی جائے۔ (پارہ:10 سورہ:9 آیت:1 صفحہ:241)

﴿24﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص شک میں متردد رہے گا، اوّلین اُس سے بڑھ جائیں گے اور آخرین اُس کو آلیں گے اور شیاطین کی ٹاپیں اُس کو روند ڈالیں گی۔ (پارہ:10 سورہ:9 آیت:45 صفحہ:251)

﴿25﴾ (دو بھلائیوں سے مراد مالِ غنیمت اور جنت ہے) حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ دیانتدار مسلمان مرد بھی اسی طرح دو نیکیوں میں سے ایک کا منتظر رہتا ہے یا تو اللہ کی طرف سے بلاوے کا کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے، بہت ہی اچھا ہے اور یا خدا کی طرف سے رزق ملنے کا کہ وہ یکایک صاحب آل و عیال اور مال والا ہو جاتا ہے اور اُس کا دین اور اُس کی شرافت اُسکے ساتھ رہتی ہے۔
(پارہ:10 سورہ:9 آیت:52 صفحہ:252)

﴿26﴾ نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تمہاری جانوں کی قیمت سوائے جنت کے اور کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ پس سوائے جنت کے اور کسی چیز کے لئے اپنی

جانوں کو نہ بیچو۔ (پارہ 11 سورہ 9 آیت: 111 صفحہ:264)

﴿27﴾ نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ پہلی اُمتوں پر اُن کی بد کرداریوں کے سبب جو جو عذاب نازل ہوئے ہیں۔ اُن سے عبرت حاصل کرو۔ آرام اور دُکھ کی حالت میں اُن کے حالات یاد کرتے رہو۔ مگر اس بات سے ڈرتے رہو کہ کہیں تم ویسے ہی نہ ہو جاؤ۔ (پارہ:13 سورہ:13 آیت:6 صفحہ:323)

﴿28﴾ کسی شخص نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپکی سب سے بڑھی ہوئی تعریف کیا ہے۔ آپؑ نے سُوْرَۃُ الرَّعْد کی آخری آیت مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ (اور وہ جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے) پڑھی، فرمایا اور وہ ہم ہی ہیں۔
(پارہ:13 سورہ:13 آیت:43 صفحہ:330)

(29) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ دوزخیوں کے پیٹوں میں جب تھوہر اور خاردار جھاڑی کھولتے ہوئے پانی کی طرح اُبال کھائیں گے۔ تو وہ پانی، مانگیں گے بس اُنھیں پیپ کا پانی پینے کو دیا جائے گا۔ (پارہ:13 سورہ:14 آیت:17 صفحہ:333)

﴿30﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھے تمہاری دو باتوں کا اندیشہ ہے خواہش نفس کی پیروی اور جھوٹی اُمیدیں باندھ لینا۔ خواہش نفس کی پیروی تو حق سے باز رکھتی ہے اور جھوٹی امیدوں کا باندھنا آخرت کو بھلا دیتا ہے آپؑ سے منقول ہے کہ بندہ جتنا اپنی اُمید کو بڑھاتا ہے اُتنی ہی بدعملی کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ اپنی اجل کو دیکھتا ہوتا اور اُسے اس بات کا پتہ لگ جاتا کہ وہ کس تیزی سے اس کی طرف آ رہی ہے تو وہ دنیا طلبی کے متعلق کسی کام کے کرنے کو پسند نہ کرتا۔ (پارہ:14 سورہ:15 آیت:3 صفحہ:339)

﴿31﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ کی ایک آیت ہے اور اِس سُورہ کی بسم اللہ کو ملا کر سات آیتیں ہیں اور میں نے خود جنابِ رسولؐ خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے مجھ سے خطاب کر کے یہ فرمایا تھا کہ یَا مُحَمَّدُ! " وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعاً مِنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ" ترجمہ: اور یقیناً ہم نے تمہیں سات دُہرائی جانے والی آیتیں (یعنی سورۃ الفاتحہ) اور بڑی عظمت والا قرآن دیا ہے۔ پس سورۃ فاتحہ کے عطا کرنے سے مجھ پر احسان خاص کیا اور اس کو قرآن عظیم کا مدمقابل قرار دیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا یہ سورۂ حمد ہے جسکی سات آیتیں ہیں اور یہ نماز کی دونوں رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ مثانی جو اللہ نے اپنے نبیؐ کو عطا فرمائی وہ ہم ہیں۔ شیخ صدوق نے امامؑ کے اس قول کا یہ مطلب لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں قرآن مجید کے ساتھ ملایا ہے۔ اور اُمت کو دونوں یعنی قرآن مجید اور ہمارے ساتھ تمسک کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ خبر بھی دی کہ حوضِ کوثر پر پہنچنے تک ہم دونوں جدا نہ ہوں گے۔ صاحب تفسیر صافی نے اس میں ایک لطیف نکتہ پیدا کیا ہے کہ اللہ نے جو سات فرمایا۔ غالباً اِس اعتبار سے چہاردہ معصومینؑ کے اسما مبارک سات ہی ہیں یعنی محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، باقی تین محمدؐ ہیں اور تین علیؑ اور ایک حسنؑ۔

(پارہ:14 سورہ:15 آیت:87 صفحہ:345)

﴿32﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کو لازم سمجھو۔ کیونکہ تمام خیر وخوبی اِسی میں جمع ہے اِسکے علاوہ کسی دوسری چیز میں خیر وخوبی نہیں

ہے۔ اور دنیا وآخرت کی جو خیر وخوبی خوف خدا کے ذریعے سے حاصل ہو سکتی ہے وہ کسی اور ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ (پارہ 14 سورہ:16 آیت:31 صفحہ:349)

﴿33﴾ حضرت علی علیہ السلام سے جو وصیت محمدؒ ابن حنفیہ کو فرمائی تھی اُس میں یہ بھی تھا کہ دونوں پاؤں کا یہ فرض ہے کہ تم انکو خدا کی عبادت میں کھڑے کھڑے بوجھل کر دو اور انکے ذریعہ سے کوئی نافرمانی کی چال نہ چلو۔ (پارہ.15 سورہ.17 آیت:37 صفحہ.370)

﴿34﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے ہر بیہودہ اور فحش گالیاں بکنے والے بے حیا پر جو اِسکی پرواہ نہ کرتا ہو کہ خود وہ کیا بکتا ہے۔ اور نہ اِسکی کہ لوگ اُسکے حق میں کیا کہتے ہیں، جنت حرام کر دی ہے اور اگر تم اسکی تفتیش کرو گے تو اسکے سوا کچھ نہ پاؤ گے کہ یا وہ وَلَدُ الزِّنَا ہے۔ یا اُسکے باپ کا نطفہ منعقد ہوتے وقت شیطان کی شرکت ہوئی ہے۔

(پارہ:15 سورہ:17 آیت:64 صفحہ:374)

﴿35﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر چیز مٹی پر ہے اور مٹی قدرت خدا کے ساتھ قائم ہے اور قدرت خدا ہر چیز کی حامل ہے۔

(پارہ:16 سورہ:20 آیت:6 صفحہ:404)

﴿36﴾ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ سوائے دو شخصوں کے اور کسی کی زندگی میں خیر وخوبی نہیں ہے۔ ایک وہ شخص جو روزانہ نیکی میں زیادتی کرتا رہے، اور دوسرا وہ شخص جو اپنی بدیوں کا تدارک توبہ سے کرتا رہے۔ اور کہاں ہے اُس کیلئے توبہ؟ خدا کی قسم اگر کوئی سجدے کرتے کرتے اپنی گردن توڑ ڈالے، اللہ تعالیٰ اُسکی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا، جب

تک کہ وہ ہم اہلِ بیتؑ کی ولایت نہ رکھتا ہو۔ خبردار! جو لوگ ہمارا حق پہچانیں اور ہمارے ذریعے سے ثواب کی اُمید رکھیں اور ہر روز نصف مُد (قریباً ڈیڑھ پاؤ) خوراک پر راضی ہو جائیں اور اتنے کپڑے پر (اکتفا) جن سے اُن کا پردہ ڈھک سکے اور ہر حالت میں یہ لوگ اللہ سے ڈرتے رہیں اور اِس بات کو پسند کرتے ہوں کہ اُن کا حصہ دنیا میں اتنا ہی ہو، تو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کی صفت کی ہے۔ پھر فرمایا "اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا: کہ مَـا اٰتَـوْا (جو کچھ کہ اُنہوں نے دیا) اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُنہوں نے خدا کی اطاعت کا ثبوت مع ہماری ولایت کے دیا اور پھر بھی وہ اِس میں ڈرتے رہے، مگر اُن کا خوف شک کا خوف نہیں، بلکہ اُن کو اِس بات کا خوف رہا کہ کہیں وہ ہماری ولایت اور محبت میں قاصر تو نہیں رہے"۔ (پارہ:18 سورہ:23 آیت 60، صفحہ 448)

﴿37﴾ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اللہ انسانوں میں کسی شخص کیلئے جو سچائی کی زبان مقرر کر دے وہ اُس مال سے بہتر ہے جسے وہ خود کھائے اور اپنے وارثوں کیلئے چھوڑ جائے یا یہ مراد ہے کہ میری اولاد میں سے ایک ایسے سچے کو مقرر فرمائے جو میرے اصل دین کی تجدید کرے اور لوگوں کو اس دین کی طرف دعوت دے جسکی طرف میں دعوت دیا کرتا تھا اور وہ ہیں محمدؐ، علیؑ اور دونوں کی ذرّیت سے آئمہؑ طاہرین۔

(پارہ:19 سورہ:36 آیت:84 صفحہ:480)

﴿38﴾ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ، قرآن مجید میں میرے بہت سے مخصوص نام ہیں پس تمہیں اس سے ہوشیار رہنا چاہے کہ اِن سے ناواقف رہ کر معاملاتِ دین میں بھٹک نہ جاؤ۔ جسے اللہ فرماتا ہے وَ اِنَّ اللّٰـهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ترجمہ

یقیناً اللہ نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ہے، یہاں محسن سے مراد میں علیؑ ہوں۔

(پارہ:21 سورہ:29 آیت:69 صفحہ:524)

﴿39﴾ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے ہم کلمہ تقویٰ ہیں اور ہم شاہراہ ہدایت ہیں اور ہم مثل الاعلیٰ ہیں۔ (پارہ:21 سورہ:30 آیت:27 صفحہ:528)

﴿40﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی راہ میں جو تکلیفیں اور ایذائیں پہنچیں اُن کو برداشت کرلو۔

(پارہ:21 سورہ:31 آیت:17 صفحہ:535)

﴿41﴾ نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ وہ امیر لوگ جو امتوں میں سے مالدار لوگ ہوتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ نعمتوں پر بے جا فخر کیا اور کہنے لگے ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم عذاب نہیں دیے جائیں گے۔ پس اگر تعصب ضروری ہے تو تمہارا تعصب اچھی خصلتوں قابل تعریف اعمال اور محاسن الامور کیلئے ہونا چاہے۔ جنکے متعلق عرب کے قبائل اور اُن کے سردار ایک دُوسرے کے خلاف اپنی اپنی برتری اور بزرگی ثابت کیا کرتے تھے۔

(پارہ:22 سورہ:34 آیت:35 صفحہ:560)

﴿42﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص میسر ہونے کی حالت میں سخاوت کیلئے اپنا ہاتھ پھیلا دیگا تو جو کچھ وہ خرچ کریگا اللہ اُسکے عوض دنیا میں ہی دے دیگا اور آخرت میں کئی گنا ثواب دیگا۔ (پارہ:22 سورہ:34 آیت:39 صفحہ:561)

﴿43﴾ نہج البلاغہ میں ہے کہ وہ عمر جس میں اللہ اولادِ آدم کے ہر عذر کو رفع فرما دیتا ہے

ساٹھ برس ہے۔(پارہ 22 سورہ.35 آیت 37 صفحہ 569)

﴿44﴾ حضرت علی علیہ السلام سے خدا کی نسبت یہ سوال کیا گیا کہ وہ عرش کو اٹھائے ہے یا عرش اُس کو اٹھائے ہوئے ہے؟ آپؑ نے فرمایا "کہ خدا کی شان اس سے اعلیٰ وارفع ہے کہ کوئی اُسے اٹھائے! بلکہ عرش ہو یا آسمان یا زمین جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے مابین ہے، اُن سب کو اپنی قدرتِ کاملہ سے اللہ سنبھالے ہوئے ہے۔

(پارہ:22 سورہ:35 آیت:41 صفحہ:570)

(45) حضرت امام باقر علیہ السلام نے اپنے جد بزرگوار کے حوالہ سے فرمایا کہ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ ٥ ترجمہ: ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں جمع کر رکھا ہے۔ تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر حضورؐ سے پوچھ کیا امام مبین "تورات ہے؟ آپؐ نے فرمایا "نہیں"۔ پوچھ کیا امام مبین "انجیل" ہے؟ فرمایا "نہیں"۔ پھر پوچھا کہ کیا امام مبین قرآن ہے، آپؐ نے فرمایا "نہیں"۔ اِس کے بعد آپ (حضورؐ) حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ امامِ مبین یہ علیؑ ہے۔

(پارہ:22 سورہ:36 آیت:12 صفحہ:572)

﴿46﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اُس کے اعمال پورے ناپ سے ناپے جائیں اُسے لازم ہے کہ جس وقت کسی جلسہ سے اُٹھنے کا ارادہ کرے تو اِن تینوں آیتوں کو پڑھ لیا کرے۔(سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥) "سُوْرَةُ الصّٰفّٰت" کی آخری تین آیتیں۔(پارہ:23 سورہ:37 آیت:180 تا 182 صفحہ:587)

﴿47﴾ حضرت علی علیہ السلام نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں کہ میں خدا کے وعدے اور اُس کی حجت کے مطابق بات کر رہا ہوں۔ پس اللہ کی کتاب پر اور اُس کے حکم کے راستے پر اور اُسکی عبادت کے بہترین طریقے پر استقامت بھی اختیار کرو۔ پھر نہ تو اُس سے ہٹو اور نہ اُس میں بدعت پیدا کرو۔ اور نہ اُسکی مخالفت اختیار کرو۔ کیونکہ جتنے اُس سے الگ ہو جانے والے ہیں۔ قیامت کے دن خدا سے اور اُن سے کوئی واسطہ نہ رہے گا۔

(پارہ:24 سورہ:41 آیت:30 صفحہ:621)

﴿48﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص نے کسی گناہ کا اہتمام کیا اور اُس نے یادِ خدا سے آنکھیں بند کر لیں۔ اور جس شخص نے اُس سے احکام سیکھنا چھوڑ دیا جسکی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا تھا اُسی کے لیے اللہ نے ایک شیطان مقرر کر دیا۔ پس وہی اُس کا ساتھی رہے گا۔(پارہ:25 سورہ:43 آیت:36 صفحہ:638)

﴿49﴾ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمان سے کوئی قطرہ ایسا نہیں گرتا جس کا شمار نہ کیا گیا ہو یا وزن نہ معلوم ہو۔ سوائے اُس کے جو طوفانِ نوحؑ میں گرا۔ کیونکہ اُس دن (پانی) بلا عدد و وزن کے موسلا دھار گرا تھا۔

(پارہ.27 سورہ:54 آیت.12 صفحہ:687)

﴿50﴾ نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمام زُہد قرآن مجید کے اِن دو کلموں میں آ گیا (لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ط) ترجمہ: تا کہ تم اس پر افسوس نہ کرو جو تم سے جاتا رہا۔ اور نہ اُس پر شیخی بگھارو جو اُس نے تمہیں عطا کیا) پس جو شخص گذشتہ کا افسوس نہ کرے اور جو کچھ ہونے والا ہے، اُس پر فخر نہ کرے،

تو گویا زُہد کے دونوں پہلو اُس کے ہاتھ آ گئے۔ (پارہ:27 سورہ:57 آیت:33 صفحہ:705)

﴿51﴾ منقول ہے کہ جب تم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کوئی حاجت طلب کرو۔ تو اپنی حاجت طلب کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔ تا کہ تمہاری حاجت پوری ہونے میں وہ اچھا ذریعہ ہو۔ لیکن اس حکم پر سوائے حضرت علی علیہ السلام کے کسی نے بھی عمل نہ کیا، حضرت علی علیہ السلام نے ایک دینار تصدق کیا اور حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے دس راز کی باتیں کیں۔

(پارہ:28 سورہ 58 آیت:12 صفحہ:709)

﴿52﴾ نہج البلاغہ میں ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ یا اللہ اس فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کیونکہ تم میں سے کوئی ایک شخص بھی نہیں جو فتنہ میں نہ شامل ہو۔ لیکن جو شخص پناہ مانگے وہ اس سے پناہ مانگے کہ اللہ اُسے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

(پارہ:28 سورہ:64 آیت:15 صفحہ:730)

﴿53﴾ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ ”مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب ہی رکھوں اور دُور نہ کروں اور میں تمہیں تعلیم کرتا جاؤں گا اور تم اُسے یاد رکھو گے“ اور فرمایا ”اے علیؑ میں نے اللہ سے دُعا کی کہ وہ تمہارے کان کو یاد رکھنے والا کان قرار دیدے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے میں نے جو بات رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سنی اُسے کبھی نہ بھولا“۔ (پارہ:29 سورہ:69 آیت.4 صفحہ 744)

﴿54﴾ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ کپڑوں کو دھونا ہم اور غم کو دور کر دیتا ہے اور وہ نماز کیلئے پاک کرنے والا فعل ہے اور کپڑوں کے دامن کو اُٹھائے رکھنا بھی نماز کیلئے پاک کرنے والا فعل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ٥ اور فَطَهِّرْ کا مطلب دامن اُٹھائے رکھنا ہے۔ (پارہ.29 سورہ 74 آیت:4 صفحہ 757)

﴿55﴾ نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز کے معاملہ میں بڑی تاکید رکھو اور اُسکی حفاظت کرو۔ اور اُسکو کثرت سے ادا کرتے رہو۔ اور نماز کے ذریعے خدا کا تقرب حاصل کرو۔ کیونکہ نماز کا اُسکے مقرر وقتوں میں ادا کرنا مؤمنوں پر واجب ہے۔ کیا تم دوزخیوں کا جواب نہیں سنتے کہ اُن سے سوال کیا جائے گا تو وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔ (پارہ.29 سورہ:74 آیت:43 صفحہ:759)

(56) حضرت علی علیہ السلام سے (پرہیزگاروں سے متعلق) منقول ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ اُنکی خاطر سے اُنکی نیکیوں کا شمار کرگا۔ ہر نیکی کے بدلے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک عطا فرمائے گا۔ (پارہ:30 سورہ.78 آیت 26 صفحہ 768)

﴿57﴾ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام دریافت کیا تھا کہ پہلے والوں میں سے سب سے زیادہ شقی کون ہوا ہے آپؑ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ ناقہ صالحؑ کی کونچیں کاٹنے والا۔ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا اب بتاؤ کہ آخر میں سب سے زیادہ شقی کون ہے؟ آپؑ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میں نہیں جانتا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جو تیرے سر کو ضرب لگائے گا۔ (پارہ:30 سورہ:91 آیت:12 صفحہ:766)

﴿ارشاداتِ معصومینؑ﴾

﴿1﴾ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آبائے کرام کے سلسلے سے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ "اھدنا" کا مطلب یہ ہے کہ خداوند اپنی اس توفیق کو آئندہ بھی میرے ساتھ باقی رکھنا ہے جسکے سبب سے میں نے آج تک تیری فرمانبرداری کی۔ صراط مستقیم سے مراد محمدؐ و آلِ محمدؐ ہیں جو خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "صراط مستقیم" حضرت علیؑ اور ان کی امامت کا اعتقاد کرنا ہے۔ (پارہ: 1 سورہ: فاتحہ، آیت: 6 صفحہ. 3)

﴿2﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کتاب خدا کا بیان ہے۔ ہمارے شیعوں کیلئے ہے جو غیب (یعنی امام غائبؑ) پر ایمان رکھتے ہیں نیز آپؑ نے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ o الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ.. الخ کی وضاحت کی۔ کہ متقی حضرت علیؑ کے شیعہ ہیں اور غیب، حجتِ خدا، جو غائب ہیں۔

(پارہ: 1 سورہ: 2، آیت: 3 صفحہ 3)

﴿3﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ البقرۃ میں "خَتَمَ" سے مراد وہ نشانی ہے جو اللہ نے کفار کے دلوں پر ان کے کفر کا عذاب دینے کیلئے چھاپے کے طور پر لگادی ہے۔ (پارہ: 1 سورہ: 2، آیت: 7 صفحہ: 4)

﴿4﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد گرامی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ قیامت کے دن

نجات کس چیز میں ہے؟ ارشاد فرمایا کہ نجات اِس میں ہے کہ خدا کو دھوکا نہ دو۔ کیونکہ خدا کو جو شخص بھی دھوکا دیگا، وہ اسے سزا دیگا۔ اور ایمان اس سے رخصت ہو جائے گا۔ ایسا شخص سمجھے کہ خود اپنی ذات کو ہی دھوکا دے رہا ہے بس پوچھا گیا کہ خدا کو کیونکر دھوکا دیا جا سکتا ہے؟ فرمایا کہ اس کے حکم پر اسطرح عمل کریگا گویا لوگوں کو دکھا رہا ہے۔ یعنی اپنی عبادت کو دکھانے کیلئے کر رہا ہو۔ ایسا کرنا خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ ایسے شخص کو قیامت کے دن چار ناموں سے پکارے جائیں گے۔ ☆ اے کافر ☆ اے فاجر (بدکار) ☆ اے غادر (بے وفا) ☆ اے خاسر (گھاٹا اٹھانے والا) تیرا عمل برباد ہوا۔ تیرا ثواب مٹ گیا۔ آج تیرے لیے ثواب سے کوئی حصہ نہیں ہے بس جس کیلئے تو نے یہ عمل کیا تھا، اس سے ثواب مانگ لے۔ (پارہ: 1 سورہ: 2، آیت: 9 صفحہ: 4)

﴿5﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ آخرت کے عذاب اور جہنم کے بھڑکتے ہوئے طبقوں میں پہنچ کر (منافقین) بہرے، گونگے اور اندھے ہو جائیں گے۔ (پارہ: 1 سورہ: 2، آیت: 18 صفحہ: 5)

﴿6﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے زمین کو تمہاری طبیعتوں کے مطابق اور تمہارے جسموں کے موافق بنایا۔ اس کو زیادہ گرم نہیں بنایا جو تمہیں جلا دے اور زیادہ سرد نہیں بنایا جو تمہیں جکڑ دے۔ زیادہ خوشبودار نہیں بنایا جس سے تمہارے سروں میں درد ہونے لگے۔ اور نہ زیادہ بدبودار بنایا جس سے تم کو تکلیف ہو۔ اور نہ پانی کی طرح زیادہ ڈھیلا بنایا جس میں تم ڈوب جاؤ اور نہ زیادہ سخت بنایا جس سے عمارتوں اور مکانوں اور قبروں کا بنانا تم پر دشوار ہو جائے۔ بلکہ اس کی سختی کو اس انداز سے

رکھا ہے جس سے تم فائدہ اٹھا سکو اور تمہارے بدن اور مکانات اس سے میل کھا سکیں اور مکانات اور قبریں بنا سکو۔ اور بہت سے دوسرے فائدے اٹھا سکو۔ اور تمہارے سروں پر آسمان کو چھت بنایا جو گرنے اور خراب ہونے سے محفوظ ہے۔ اور تمہارے بہت سے فائدوں کیلئے اس میں آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں کو پھیرا ہے اور بلندی سے پانی برسایا تا کہ اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں اور پہاڑوں کے ٹیلوں اور گڑھوں سب پر پانی پہنچے۔ پھر اس میں سے کچھ حصہ کو "رذاذ" بنایا یعنی ہلکی بارش جو کبھی کبھی برسے اور کچھ حصہ کو "وابل" یعنی بڑی بڑی بوندوں والی شدید بارش اور کچھ حصے "ھطل" یعنی ہلکی بارش جو پے در پے برسے تا کہ تمہاری زمین اچھی طرح سیراب ہو۔ اور اس بارش کو ایک ٹکڑا کر کے نہیں برسایا کیونکہ اس سے تمہاری زمین، درخت، زراعتیں اور پھل خراب ہو جاتے، پس زمین سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں اُن سے تمہارے لیے رزق قرار دیا پس اسکا شبیہ اور مثل بتوں کو قرار نہ دو۔ جو نہ سمجھ رکھتے ہیں، نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں، نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہیں اور تم بھی جانتے ہو کہ جو نعمتیں اللہ نے تم کو دی ہیں اُن میں سے کسی ایک پر بھی وہ قدرت نہیں رکھتے۔ (پارہ:1 سورہ 2، آیت:22 صفحہ.6)

﴿7﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ خدا فرماتا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا۔ ہم دعا مانگتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا تم نے خدا سے جو عہد کیے ہیں انکو پورا نہیں کرتے۔ جبکہ اللہ فرماتا ہے۔ "کہ تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کرونگا"۔ (پارہ:1 سورہ:2، آیت:37 صفحہ:9)

﴿8﴾ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ وہ بدی جو کسی شخص کو احاطہ

کر لیتی ہے، وہ ایسی بدی (گناہ) ہے کہ اُسے دین خدا سے خارج کر دے، تولا سے ہٹا دے اور غضب خدا کا خوف اسکے دل سے اٹھا دے۔ پس یا تو وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے، یا خدا کا انکار کرتا ہے یا محمد مصطفیٰ ؐ کی نبوت یا علیؑ مرتضیٰ اور انکے جانشینوں کی ولایت کا انکار کرتا ہے۔ کیونکہ اُن سے ہر بدی ایسی ہے کہ وہ کُل اعمال کو باطل کر دیتی ہے۔ (پارہ:1 سورہ:2، آیت:81 صفحہ:16)

﴿9﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ والدین کیساتھ جو نیکی اور احسان کرنا چاہیے وہ کیا ہے، فرمایا انکا ادب ملحوظ رکھا جائے اور جس چیز کی ان کو ضرورت ہو وہ انہیں مانگنی نہ پڑے چاہے وہ مالدار ہی ہوں۔ لیکن تم جو خدمت کر سکتے ہو۔ وہ ضرور کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تم انہیں اس بات کی بھی تکلیف نہ دو کہ وہ تم سے کچھ مانگیں۔ اور انکی آواز پر آواز بلند نہ کرو۔ اور اُنکے آگے ہو کر مت چلو اور انکی طرف تند نگاہ سے نہ دیکھو۔ اگر وہ تم کو ماریں تو اسکے جواب میں کہو کہ خداوندا اُنہیں بخش دے، اور اگر وہ تنگ کریں تو اُف تک نہ کرو۔

(پارہ:1 سورہ:2، آیت:83 صفحہ:16)

﴿10﴾ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ "ذِی الْقُرْبٰی" تمہارے ماں باپ کے قرابتدار ہیں۔ تم سے کہا گیا ہے کہ ان کے حق کو پہنچانو جس طرح اس کا وعدہ بنو اسرائیل سے لیا گیا تھا۔ اور اے محمدؐ کے امتیو (مسلمانو) محمدؐ کے قرابتداروں کو پہچاننے (ان کے حقوق ادا کرنے) کا وعدہ تم سے بھی لیا گیا ہے۔ اور ان کے رشتہ دار آئمہ معصومینؑ ہیں جو ان کے بعد ہوئے۔ اور وہ نیکوکار جو ان کے دین و مذہب

پرہوئے اورہوں گے۔اورآنحضرتؐ نے ارشادفرمایا کہ جوشخص اپنے ماں باپ کے عزیزوں کے حقوق ادا کرے اس کو بہشت میں ایک ہزار درجے دیئے جائیں گے۔

(پارہ:1 سورہ:2،آیت:83 صفحہ:16)

﴿11﴾ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشادفرمایا ہے کہ یہودی کہتے ہیں کہ ہمارے سوا کوئی جنت میں نہ جائیگا اور ایسا ہی نصاری بھی دعویٰ کرتے ہیں اور دہریے کہتے ہیں کہ ہرشے ازلی ہے جو یہ اعتقاد نہ رکھے وہ گمراہ ہے۔مثنویہ کہتے ہیں کہ نور وظلمت خالق عالم ہے جن کا یہ اعتقاد نہیں وہ گمراہ ہیں۔اللہ نے ان سب کے جواب میں ارشادفرمایا ہے کہ یہ سب انکے باطل نظریات ہیں اگر سچے ہیں تو ثبوت پیش کریں۔

(پارہ 1 سورہ 2،آیت: 111 صفحہ:22)

﴿12﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا کہ جناب رسولؐ خدا کو بحث ومناظرہ کی اجازت تھی۔مگر ان کے بعد بحث ومناظرہ پر پابندی ہے آپؑ نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے انکی ہروقت اجازت ہے مگر شرط یہ ہے کہ بطریق احسن ہو جیسا کہ خدافرماتا ہے۔(وَلَا تُجَادِلُوٓا اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ، پارہ ۲۱،سورۃ العنکبوت۲۹،آیت۴۶) (پارہ:1 سورہ.2،آیت: 111 صفحہ:22)

﴿13﴾ جناب زرارہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب سفر کشتی میں یا اور کسی سواری پر ہوتو ان سب صورتوں میں نماز کا ایک ہی حکم ہے؟ حضرت صادقؑ نے ارشادفرمایا کہ ہاں! قافلہ نمازوں کے بارے میں تو ایک ہی حکم ہے جدھر کو سواری جارہی ہو اُدھر ہی کو نیت کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن واجب نماز

کیلئے واجب ہے کہ سواری سے زمین پر اتر کر قبلہ کیطرف رخ کر کے نماز پڑھو۔سوائے حالت خوف کے۔رہی کشتی (یا آجکل کے زمانے میں ریل گاڑی) تو اس میں کوشش کر کے قبلہ کیطرف رخ کر کے کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔پھر اگر وہ کسی طرف کو پھر جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (پارہ 1 سورہ:2،آیت:115 صفحہ:22)

﴿14﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ارشاد ہے کہ جس نے الحمدللہ کہا اس نے خدا کی کل نعمتوں کا شکریہ ادا کیا۔اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ حرام ہے اس سے پرہیز کریں۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ارشاد ہے کہ جو بلا یا مصیبت خدا کی طرف سے نازل ہو۔اس پر صبر واجب ہے اور جو فیصلہ خدا نے فرمایا اس کو تسلیم کرنا واجب ہے اور جو نعمت خدا کی طرف سے ملے اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ (پارہ.2 سورہ:2،آیت:152 صفحہ 29)

﴿15﴾ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم خدا کو ہر جگہ یاد کرو کہ وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ موجود ہے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا نے فرمایا اے ابن آدم! تو میرا ذکر اپنے مجمع میں کر میں تیرا ذکر اس سے بہتر مجمع میں کروں گا۔(فرشتوں کے مجمع میں) (پارہ:2 سورہ:2،آیت:152 صفحہ:29)

﴿16﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی آبرو جانے یا بات کے بگڑ جانے پر مجبوراً صبر کرے اور مخلوق سے شکایت نہ کرے تو وہ عام صبر کرنے والوں میں محبوب ہوگا، وراس کا حصہ اس بشارت میں ہوگا۔جس کیلئے آنحضرتؐ کو یہ حکم آیا کہ جو شخص خدا کی نازل کردہ بلا کو خوشی سے قبول کرے اور سکون وقرار کے ساتھ صبر کرے

اُس کا شمار خواص میں ہوگا اور اُسکا حصہ اس خوشخبری میں ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارواح مومنین کی نسبت دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ جنت میں اپنی اصلی صورت کے جسموں میں اس طرح موجود ہیں کہ اگر تم اُنہیں دیکھو تو پہچان لو۔

(پارہ:2 سورہ:2، آیت:154 صفحہ:29)

﴿17﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دو خصلتوں سے بچو، ایک یہ کہ کبھی اپنی رائے سے فتویٰ نہ دو۔ اور دوسرے یہ کہ جس بات کو نہیں جانتے ہو اُسے دین قرار نہ دو۔ (پارہ:2 سورہ:2، آیت:169 صفحہ:32)

﴿18﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمہارا فرض ہے کہ جو جانتے ہو کہو اور جو نہ جانتے ہو۔ اس سے زبان بند رکھو۔

(پارہ:2 سورہ:2، آیت:169 صفحہ:32)

﴿19﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ محمد ابن مسلم نے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا۔ جو اپنا مال راہ خدا میں صرف کرنے کی وصیت کر گیا تھا۔ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا جیسے وہ دینے کی وصیت کر گیا ہو اُسے دے دو۔ خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی وصیت کر جائے تو اس کے وصی کیلئے یہ جائز نہیں کہ اُس کی وصیت میں کوئی تبدیلی کر دے بلکہ اُس کی وصیت اُسی طرح بجالائی چاہیے مگر اس صورت میں تبدیل کر سکتا ہے کہ جب وصیت کرنے والے نے خلاف حکم خدا اور رسولؐ وصیت کی ہو۔

(پارہ:2 سورہ:2، آیت:182,181 صفحہ.34)

﴿20﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ مرض کی وہ حد کیا ہے کہ جہاں تک پہنچ کر روزہ چھوڑ دینا چاہیے اور نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھنی چاہیے؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے "بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ" انسان اپنے نفس کی حالت سے خوب واقف ہے یعنی وہ خوب جانتا ہے کہ اس میں روزہ رکھنے یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قوت ہے یا نہیں۔ (پارہ:2 سورہ:2، آیت:185 صفحہ:35)

﴿21﴾ کسی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یا ابن رسولؐ اللہ آپ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمدؑ خروج فرمائیں گے۔ تو وہ قاتلان حسینؑ کی اولاد کو ان کے باپ دادا کے کردار کے عوض قتل کریں گے۔ آپؑ نے فرمایا: بیشک ایسا ہی ہوگا۔ سائل نے کہا کہ خدا فرماتا ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر اس کے معنی کیا ہوئے۔ امامؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے کل اقوال برحق ہیں۔ لیکن قاتلینِ امام حسینؑ کی اولاد اپنے آباؤ اجداد کے افعال سے راضی ہیں بلکہ ان پر فخر کرتے ہیں اور جو کسی فعل سے راضی ہوگا۔ ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ گویا وہ فعل خود اُس نے خود کیا ہو۔ یہاں تک کہ اگر ایک شخص مشرق میں قتل کیا جائے۔ اور مغرب میں ایک شخص اس کے قتل سے راضی ہو تو خدا کے نزدیک وہ راضی ہونے والا قاتل کا شریک ہے لہذا امام مہدیؑ اپنے ظہور کے وقت اُن کی رضامندی کے جرم میں انہیں قتل کریں گے۔ (پارہ:2 سورہ:2، آیت:193 صفحہ.37)

﴿22﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ شراب ہر گناہ کی راس و رئیس اور بدی کی کنجی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ بدی کیلئے خدا نے بہت سے قفل مقرر کیئے

ہیں ۔اوران سب کی کنجی شراب ہے۔یہ بھی فرمایا کہ شراب پینے والے سے زیادہ خدا کا نافرمان کوئی نہیں ہوسکتا۔کیونکہ ممکن ہے کہ حالتِ بے عقلی میں وہ نماز واجب کوفوت کرے اوراپنی ماں بیٹی کسی سے ملوث ہوجائے۔یہ بھی فرمایا کہ شراب پینے والا بے نماز سے بدتر ہے۔کیونکہ بے نماز معرفت خدا سے بے بہرہ تو نہیں ہوتا۔اور یہ ایک وقت میں ضرور بے بہرہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا یہ ماہ مبارک رمضان میں اللہ سب کے گناہ بخش دیتا ہے سوائے ان تین آدمیوں کے ☆ایک تو شراب پینے والا اور☆ دوسرے شطرنج کھیلنے والا۔ ☆ تیسرے ایسی بدعت پھیلانے والا جس سے نااتفاقی بڑھے۔

(پارہ 2 سورہ 2۔ آیت 219 صفحہ:43)

﴿23﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے کسی مومن کے ساتھ نیکی کی ۔اور پھراس کا احسان جتلایا یا کچھ کہہ کراس کی دل آزاری کی تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو باطل کردے گا۔

(پارہ 3 سورہ:2،آیت:262 صفحہ:56)

﴿24﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ جنھوں نے ایامِ جاہلیت میں بُرے پیشوں سے روپیہ کمایا ہوا تھا، جب وہ لوگ ایمان لائے تو انھوں نے اس مال سے صدقہ نکالنا چاہا۔لیکن اللہ نے منع کردیا۔اور حکم دیا کہ صدقہ صرف اس مال میں سے نکالو جسے تم نے جائز پیشوں سے کمایا ہو۔

(پارہ 3 سورہ:2،آیت:267 صفحہ:56)

﴿25﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ بقرہ کی آیت ۲۶۹

کے ذیل میں ارشاد فرمایا کہ اِس سے مراد اللہ کی اطاعت اور امامِ وقت کی معرفت اوراُن گناہوں سے بچنا جن کے ارتکاب پر اللہ نے جہنم کی آگ واجب کی ہے۔نیز آپ نے فرمایا کہ حکمت سے مراد معرفت اور تَفَقُّهُ فِي الدِّيْن ہے پس جن نے تم میں سے علمِ فقہ حاصل کیا وہی حکیم ہے اور مؤمنوں میں سے فقیہ کی موت پر شیطان سب سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔حضورؐ کا ارشاد ہے " میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں"۔

(پارہ 3 سورہ:2،آیت:269 صفحہ.58)

﴿26﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابی اسحاق سے بیان کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے جو ان کی واحد ملکیت تھی ۔پس آپؑ نے ایک درہم رات کو،ایک دن کو،ایک پوشیدہ طور پر اور ایک ظاہر صدقہ دیا۔یہ بات حضورؐ کو پہنچ گئی آپؐ نے فرمایا:اے علیؑ یہ عمل کرنے میں آپؑ کو کس چیز نے اُبھارا،عرض کی،اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنے کیلئے۔

(پارہ 3 سورہ:2،آیت:274 صفحہ:59)

﴿27﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے ورثہ میں کچھ مال پائے اور اُسے یہ معلوم ہو کہ اس مال میں سود ملا ہوا ہے لیکن تجارت وغیرہ کا اور حلال مال بھی شامل ہے تو وہ کُل مال اس کے لیے حلال اور پاکیزہ ہے اُسے خرچ کرے۔اور اگر اس مال میں سے جانتا ہے کہ یہ حصہ سود ہے تو وہ اپنا راس المال لے لے اور سُود مسترد کردے۔اور اگر کسی شخص کو مال کثیر ملے جسکا زیادہ حصہ سود ہو لیکن اُسے خبر نہ ہو

اور بعد میں معلوم ہوا اور وہ اُسے علیحدہ کردینے کا ارادہ کرے تو جو سود آچکا ہے وہ اُس کا ہے اور جو آنے والا ہے اسے وہ چھوڑ دے۔ (پارہ 3 سورہ:2، آیت:275 صفحہ:59)

﴿28﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ سود کھاتا ہے اور اسے حلال بھی جانتا ہے فرمایا اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا۔ جب تک کہ وہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے۔ اور اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کرے تو وہ اس آیہ کریم کا مصداق ہے۔ (پارہ 3 سورہ:2، آیت: 275 صفحہ:59)

﴿29﴾ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ سود کا کھانا گناہ کبیرہ ہے اور اس حکم کو معمولی سمجھنا کفر میں داخل کر دیتا ہے۔ (پارہ 3 سورہ:2، آیت: 275 صفحہ:59)

﴿30﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ بہت دفعہ سود خواروں کا مال گھٹتا نظر نہیں آتا آپؑ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ اور مٹانا کیا ہوگا۔ کہ سود کا ایک درہم دین کو مٹا دیتا ہے۔ اور اگر اُس نے توبہ کرلی تو اس کا مال ضرور جاتا رہے گا۔ جس سے وہ فقیر ہو جائے گا۔ (پارہ 3 سورہ:2، آیت:276 صفحہ:59)

﴿31﴾ تفسیرِ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ عادل اور آزاد مسلمانوں میں سے دو مردوں کو گواہ کرو پھر فرمایا کہ اُن کو گواہ کرو تاکہ اُن کے سبب سے اپنے دینوں اور مالوں کو بچاؤ اور اللہ کی تعلیم اور اس کی وصیت کو استعمال کرو کیونکہ ان دونوں امروں کی پابندی میں نفع اور برکت ہے اور ان کی مخالفت نہ کرو ورنہ تم کو ندامت لاحق ہوگی۔ اور اس وقت ندامت سے کچھ نفع نہ ہوگا۔

(پارہ 3 سورہ:2، آیت:282 صفحہ:60)

﴿32﴾ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر اسیئے قرار دی ہے کہ عورتوں کی عقل بھی ناقص ہے اور اُن کا دین بھی۔ (پارہ 3 سورہ:2، آیت:282 صفحہ:61)

﴿33﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اُن میں سے ایک وہ ہے جو اپنا مال بغیر لکھے پڑھے اور بغیر گواہ کے کسی کو قرض دے دے۔ اور پھر وہ نہ اسے نہ دے۔ اور یہ اس کے حق میں بددعا کرے تو اس کی دعا کے بارے میں اللہ یہ فرماتا ہے کہ کیا میں نے تجھ کو شہادت لے لینے کا حکم نہیں دیا تھا۔
(پارہ 3 سورہ:2، آیت:282 صفحہ:61)

﴿34﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ میری امت سے نو امور کے متعلق بازپرس نہ کی جائے گی۔ ☆خطا (چوک) ☆نسیان (بھول) ☆لاعلمی ☆بےبسی یعنی جس کام کے کرنے کی طاقت نہ ہو۔ ☆اضطرار ایسی حالت میں جو کچھ بھی سرزد ہو جائے۔ ☆مجبوری ☆شگون لینا ☆وسوسے جو مخلوق خدا کے بارے میں غور وفکر کرتے وقت دل میں پیدا ہوں۔ ☆حسد جبکہ زبان یا ہاتھ سے اس کا اظہار نہ کیا جائے۔
(پارہ 3 سورہ:2، آیت:284 صفحہ 62)

﴿35﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ جس وقت کسی بندے

کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اُسکے باپ تک جتنی صورتیں گزری ہیں سب کو جمع فرماتا ہے پھر اُن میں سے کسی ایک کی صورت پر پیدا کر دیتا ہے لہذا کوئی شخص اپنے بیٹے کے بارے میں یہ نہ کہے کہ یہ مجھ سے یا میرے باپ دادا سے ذرا بھی مشابہ ہیں۔ (پارہ 3 سورہ 3، آیت 6 صفحہ 63)

﴿36﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دنیا اور آخرت کی لذتوں میں سے آدمیوں کیلئے کوئی لذت عورتوں سے زیادہ نہیں ہے پھر فرمایا کہ بہشتی لوگ جنت میں عورتوں کی محبت سے زیادہ کسی اور چیز کے خواہشمند نہ ہونگے نہ کھانے کے نہ پینے کے۔ (پارہ 3 سورہ 3، آیت 15 صفحہ 65)

﴿37﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت ستر مرتبہ استغفار پڑھے گا۔ وہ سورۃ آل عمران کی 17 آیت میں شمار کیا جاتا ہے، آپؑ نے فرمایا کہ اسی طرح جو شخص نماز وتر میں کھڑا ہو کر ستر مرتبہ استغفار پڑھے اور اس کی پورے ایک سال مواظبت (پابندی) کرتا رہے تو خدا اُسے "مُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ" (سورۃ آل عمران 17 آیت) میں لکھ دے گا۔ اور اس کی مغفرت واجب فرمائے گا۔ کہا گیا کہ صبح کی تخصیص اسلیئے کی گئی ہے کہ دعا اس وقت زیادہ قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت کی عبادت زیادہ سخت ہوتی ہے اور نفس زیادہ صاف ہوتا ہے۔ اور خوف خدا زیادہ غالب ہوتا ہے۔ خاص کر نماز تہجد ادا کرنے والوں پر۔ (پارہ 3 سورہ 3، آیت 17 صفحہ 65)

﴿38﴾ حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام "شکر، چینی" (Sugur) صدقے کیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ چونکہ ہمیں یہ سب

چیزوں سے زیادہ پیاری ہے اس لیے ہم اسے راہ خدا میں دے دیتے ہیں اسلیئے کہ خدا سورۃ آلِ عمران آیت 92 میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچو گے جب تک کہ تم اس چیز میں سے (راہ خدا) خرچ نہ کرو گے جس سے تم پیار کرتے ہو اور جو چیز بھی تم (راہ خدا) خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ (پارہ 3 سورہ 3، آیت 92 صفحہ 79)

﴿39﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اللہ کے اخلاق سے دو خُلق ہیں جس نے ان دونوں کی نصرت کی اللہ اُس کو عزت دے گا۔ اور جس نے ان کو چھوڑا اللہ اس چھوڑ دے گا۔

(پارہ 4 سورہ 3، آیت 104 صفحہ 81)

﴿40﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن اسلیئے مکفر ہے کہ اسکی نیکیاں اللہ کے حضور میں پہنچ جاتی ہے اور لوگوں میں نشر نہیں ہوتی اور کافر اسلیئے مشکور ہے کہ اس نے جو نیکیاں لوگوں کیلئے کیں وہ لوگوں ہی میں نشر ہو جاتی ہیں اور وہ آسمان تک نہیں چڑھتی۔ (پارہ 4 سورہ 3، آیت 115 صفحہ 82)

﴿41﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فرشتے جنگ بدر کے دن بھیجے گئے تھے ان کے سروں پر عمامے تھے نیز وہ نہ تو آسمان پر واپس چڑھے، نہ جائیں گے۔ جب تک امام مہدیؑ کی نصرت نہ کرلیں۔ ان فرشتوں کی تعداد پانچ ہزار ہیں۔

(پارہ 4 سورہ 3، آیت 125 صفحہ 84)

﴿42﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس حالت میں اپنے غصہ کو روک لے جبکہ وہ قدرت رکھتا تھا کہ جو چاہے کر سکے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے

دن اسکے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا۔ نیز امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ تمہیں درگذر کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔ کیونکہ درگذر کرنے سے بندہ کی عزت بڑھتی ہے پس تم دوسروں کے قصور معاف کر دو تاکہ خدا تمہاری عزت بڑھائے۔ (پارہ 4 سورہ:3، آیت:134 صفحہ:85)

﴿43﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نماز کا تہیہ کر رہے تھے آپکی لونڈی پانی ڈالتی جاتی تھی کہ اُسکے ہاتھ سے لوٹا گر گیا جس سے امامؑ کو چوٹ لگی۔ حضرتؑ سے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا، لونڈی نے عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ....) حضرت نے فرمایا میں نے اپنا غصہ روک لیا۔ پھر وہ لونڈی بولی (وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ..) آپؑ نے فرمایا میں نے تمہیں معاف کیا اللہ تعالیٰ بھی تجھے معاف کرے۔ پھر لونڈی نے عرض کیا (وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ o سورۃ آل عمران آیت 134) آپؑ نے ارشاد فرمایا چلی جاؤ کیونکہ تم خدا کی خوشنودی کیلئے میری طرف سے آزاد ہو۔ (ترجمہ: جو فراغی اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکنے والے اور لوگوں کے قصور سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)۔

(پارہ 4 سورہ:3، آیت:134 صفحہ:85)

﴿44﴾ سورۃ آل عمران کی آیت 157 میں "سبیل اللہ" سے مراد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام اور ائمہ اولاد حضرت علی علیہ السلام بتائی۔ اور جو شخص ان کی ولایت کے عقیدہ پر قتل ہو جائے وہ بھی "سبیل اللہ" ہے اور جو آپ کی ولایت کی عقیدہ پر مرجائے وہ بھی فی سبیل اللہ مراد ہے۔ (پارہ 4 سورہ:3، آیت:157 صفحہ:90)

﴿45﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے ذمہ زکوٰۃ کا مال واجب ہے وہ اُسکا جو حصہ روکے گا خدا قیامت کے دن اُسکا ایک آتشیں سانپ بنا کر اُسکی گردن میں بطور طوق کے ڈال دے گا کہ وہ اُسکا گوشت کھاتا رہے۔ یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائے۔

(پارہ 4 سورہ:3، آیت:180 صفحہ:94)

﴿46﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس زمین کے باشندے مر جائیں گے پھر آسمان والے مر جائیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی نہ رہے گا، سوائے ملک الموت، حاملانِ عرش، جبریل و میکائیل کے پھر ملک الموت پروردگار عالم کے حضور میں آئیگا، اور اس سے باوجود جاننے کے کہا جائیگا کہ کون باقی ہے تو ملک الموت عرض کرے گا کہ اے میرے پالنے والے! سوائے ملک الموت، حاملان عرش، جبریل اور میکائیل کے کوئی باقی نہیں رہا۔ پھر حکم ہوگا کہ جبریلؑ اور میکائیلؑ سے کہو کہ دونوں مر جائیں تو فرشتے عرض کریں گے کہ پروردگار! یہ دونوں تیرے رسول اور امین ہیں حکم ہوگا کہ یہ امر میں طے کر چکا ہوں کہ جس نفس میں روح ہے وہ موت کا مزہ ضرور چکھے گا۔ پھر ملک الموت سے باوجود علم کے سوال ہوگا کہ اب کون باقی ہے عرض کرے گا کہ ملک الموت اور حاملانِ عرش کے سواء کوئی باقی نہیں رہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو حاملانِ عرش سے کہو کہ وہ مر جائیں۔ اب ملک الموت حزین و غمگین ہو کر درگاہ رب العزت میں آئے گا اور کسی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے گا۔ پھر باوجود علم کے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اب کون باقی رہا۔ جواب ہوگا۔ اب صرف ملک الموت باقی ہے۔ حکم ہوگا کہ اے ملک الموت تم بھی مر جاؤ۔ چنانچہ وہ بھی مر جائے گا۔ اس وقت زمین اور آسمان قبضہ خدا میں ہوں گے۔ خدا اسے وقت فرمائے گا۔ اب کہاں گئے وہ

جومیرا شریک ٹھہراتے تھے اور میرے سوا اوروں کو خدا بناتے تھے۔

(پارہ 4 سورہ 3، آیت 185 صفحہ 96)

﴿47﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سب سے بڑی عبادت مصنوعات خدا اور قدرتِ خدا مین غور کرنا ہے اور انہی حضرتؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ یہ فرمایا کرتے تھے کہ غور وفکر سے اپنے دل کو ہوشیار رکھو۔ رات کو نہ سوا اور اپنے رب سے ڈرتے رہو۔ امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ صرف کثرت صوم وصلوۃ ہی عبادت نہیں ہے بلکہ امر خدا میں غور کرنے کا نام عبادت ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ ایک ساعت مصنوعات خدا میں تفکر کرنا ایک شب کی عبادت سے بہتر ہے دوسری روایت کے مطابق ایک سال یا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

(پارہ 4 سورہ:3، آیت: 191 صفحہ:96)

﴿48﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکا مہر ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو وہ شخص خدا کے نزدیک زانی ہے اِسی طرح حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ شرطوں کا پورا کرنا واجب ہے ورنہ فُرُوج حلال نہیں ہوتیں۔ (پارہ 4 سورہ:4، آیت:4 صفحہ:99)

﴿49﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یتیم کا مال کھانے والا اِس حالتِ میں قیامت کے دن آیگا۔ کہ اُس کے پیٹ میں آگ بھڑکتی ہوگی اور اُسکے منہ سے شعلے نکلتے ہونگے لوگ اُسکو پہچان لیں گے کہ یہ ہے جس نے یتیم کا مال کھایا ہے۔

(پارہ 4 سورہ 4، آیت 10 صفحہ:100)

﴿50﴾ حکم ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت مرجائے تو سب سے پہلے اُس کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ میں سے جو قرض متوفی کے ذمہ ہو وہ ادا کیا جائے گا۔ پھر اگر اس نے کوئی وصیت کی ہو تو باقی مال کی ایک تہائی تک اسکی وصیت کے مطابق صرف ہونا چاہے اُسکے بعد جو بچ جائے وہ اُسکے وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

(پارہ 4 سورہ:4، آیت: 11 صفحہ:100)

﴿51﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے، تو اگرچہ وہ عالم ہو یعنی جانتا ہو کہ یہ فعل جسکا وہ ارتکاب کرر ہا ہے وہ گناہ ہے لیکن پھر بھی وہ اس وقت جاہل ہوتا ہے۔ اسلیئے کہ اپنے نفس کو اللہ کی نافرمانی کے خطرہ میں ڈالتا ہے جناب حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص توبہ کرکے پھر گناہ کرے اور بار بار توبہ کرتا رہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ اُسکے گناہ بخش دے گا۔ پھر پوچھ گیا کہ اسطرح کب تک ہوتا رہے گا؟ فرمایا کہ جب تک شیطان سے بہکانے کی قوت سلب نہ ہو جائے۔

(پارہ 4 سورہ:4، آیت:17 صفحہ:103)

﴿52﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ کبائر کون کون سے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر وہ گناہ جس پر اللہ نے عذابِ جہنم کا وعدہ فرمایا ہے، کبیرہ ہے۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت: 31 صفحہ:106)

﴿53﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر وہ فعل جس پر خدا نے آتش جہنم کو واجب کیا ہے گناہ کبیرہ ہے گناہان کبیرہ سات ہیں ☆قتل نفس ☆ حقوق والدین ☆ سودخواری ☆ ہجرت کرنے کے بعد بلا عذر اپنی جگہ پلٹ آنا ☆ عفیفہ عورت پر

بہتان باندھنا ☆ یتیم کا مال کھانا ☆ جہاد کی نیت سے نکلنے کے بعد بھاگ جانا۔
(پارہ 5 سورہ:4، آیت:31 صفحہ:106)

﴿54﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے پڑوسی کی حد کسی شخص کے گھر کے آگے پیچھے دائیں بائیں چالیس گھروں تک ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمسایوں کیساتھ اچھا برتاؤ کرنا رزق کو زیادہ کرتا ہے۔ اور بسنے والوں کی عمر بڑھتی ہے اور مکان کی آبادی بڑھتی ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمسایوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ انھیں تکلیف دینے سے رک جاؤ بلکہ یہ ہے کہ ان کی تکلیف پر صبر کرو۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:36 صفحہ 108)

﴿55﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخیل وہ ہے کہ جو کچھ اُسکے پاس ہو اُس میں بخل کرے۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:37 صفحہ:108)

﴿56﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم نماز میں کسل مندی، اونگھ اور بوجھل سے نہ کھڑے ہو۔ کیونکہ یہ نفاق کے قریب ہوتا ہے اور اس سے اللہ نے منع فرمایا کہ تم نماز میں کھڑے ہو جبکہ تم نشہ میں ہو۔ اور فرمایا کہ سُکَارٰی سے مراد نیند ہے۔
(پارہ 5 سورہ:4، آیت:47 صفحہ:109)

﴿57﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا اللہ کی مشیت میں گناہان کبیرہ کی معافی کی بھی کوئی گنجائش ہے فرمایا کہ ہاں ہے اللہ اگر چاہے اُن پر عذاب کرے اور اگر چاہے انہیں معاف کردے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے حضورؐ سے فرماتے سنا کہ اگر کوئی مومن حالت ایمان میں فوت ہو جائے۔ اور اس پر تمام اہل زمین کے

گناہوں جتنے گناہ ہوں تو بھی اُسکی موت اُسکے اُن گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی، پھر فرمایا کہ جس نے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا اور وہ شرک سے بری ہوا اور وہ دنیا سے ایسی حالت میں نکلا کہ اس نے کسی کو اللہ کا شریک نہ گردانا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا پھر آپؐ نے فرمایا کہ شرک کے سوا جسے چاہے اللہ بخش دے تو یا علیؑ وہ لوگ تمہارے شیعوں اور مُحِبّوں میں سے ہوں گے۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:48 صفحہ:110)

﴿58﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو اللہ پر ایمان لایا اور اُس نے وہ کل شرطیں پوری کیں جو اللہ نے مومن کیلئے مقرر کی ہیں۔ پس وہ تو نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ اور اس سے بہتر رفاقت کونسی ہو سکتی ہے اور یہی وہ مومن ہے جسکو شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا، اور کسی کو اُس کی شفاعت نہ کرنی پڑے گی۔ اور یہی وہ مومن ہے جسکو دنیا اور آخرت کے خوف پیش نہ آئیں گے اور ایک مومن وہ ہے جسکے قدم پھسل جائیں گے اُسکی حالت زراعت کے ڈنٹھل جیسی ہوگی کہ جدھر ہوا نے جھکایا جھک گیا۔ یہ وہ ہے جسے دنیا میں بھی خوف پیش آئیں گے اور آخرت میں بھی اُسکی شفاعت کی جائے گی۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:69 صفحہ:114)

﴿59﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہماری اعانت پرہیزگاری سے کرو، کیونکہ تم میں سے جو شخص خدا کے حضور میں پرہیزگاری سے جائے گا تو خدا کی طرف سے اُسے بڑی کشائش ملے گی۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:69 صفحہ:114)

﴿60﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چوٹی کی بات اور معاملات کی کنجی اور تمام اشیاء کا دروازہ اور خدا کی رضامندی یہ ہے کہ امام کو پہچان کر اس کی

اطاعت کی جائے۔ (پارہ5 سورہ:4، آیت:80 صفحہ:116)

﴿61﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ استنباط سے آلِ محمدؑ مراد ہے جو قرآن مجید سے استنباط کرتے ہیں۔ اور حلال اور حرام کو پہچانتے ہیں اور وہی اللہ کی مخلوق پر حجت ہیں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس نے خدا کی ولایت اور اللہ کے علم سے استنباط کرنے والوں کو انبیاء کے گھروں کے سوا کسی اور جگہ قرار دیا، اُس نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی اور جاہلوں کو اولی الامر سمجھا جو خود ہدایت یافتہ نہیں ہیں۔ اُن کو ہادی مانا اور گمان کر لیا کہ وہ علمِ خدا سے استنباط کرنے والے ہیں تو انھوں نے خدا پر بہتان باندھا اور حکمِ خدا اور اطاعتِ خدا سے دُور ہوئے۔ اور فضلِ خدا کو جہاں خدا نے مقرر فرمایا تھا وہاں قائم نہ رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گمراہ کیا پس قیامت کے دن خدا کے سامنے اُن کی کوئی حجت نہ چل سکے گی۔

(پارہ5 سورہ:4، آیت:83 صفحہ:117)

﴿62﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی کو مارے مگر اُسکے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور وہ مرجائے تو آیا یہ وہ خطا سمجھی جائے گی جس میں دیت اور کفارہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بیشک! پھر سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص تیر چلائے اور وہ کسی آدمی کو لگے۔ فرمایا: بلا شک وشبہ یہ خطا ہے اور خطا کا اُس پر دیت اور کفارہ ہے۔

(پارہ5 سورہ:4، آیت:92 صفحہ:119)

﴿63﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی مومن کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ اگر

باعث قتل ایمان کے متعلق کوئی امر ہے تو اسکی کوئی توبہ قبول نہیں ہوسکتی اور اگر اُس نے غصہ کے باعث یا دنیا کی کسی چیز کے لیے قتل کیا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ اس سے قصاص لیا جائے اور اگر کسی کو اس قتل کی خبر نہ ہوئی ہو تو یہ قاتل مقتول کے وارثوں کے پاس جاکر اُن کے مورث کے قتل کا اقرار کرے پھر اگر وہ اُسکو معاف کردیں اور قتل نہ کریں۔ تو پوری دیت (خون بہا) اُن کو دے دے اور ایک بردہ آزاد کرے۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور دو ماہ کے روزے رکھے۔ یہ اُس کی خدا کی راہ میں توبہ ہے۔

(پارہ5 سورہ:4، آیت:93 صفحہ:120)

﴿64﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کلام کی تین قسمیں ہیں ☆صدق ☆کذب ☆اصلاح بین الناس۔ اور اصلاح بین الناس کی تفسیر یہ فرمائی کہ کسی شخص سے تم کوئی بات سنو جس سے کسی دوسرے کی برائی ٹپکتی ہو، پھر جب تم اس دوسرے سے ملو تو یہ کہو کہ میں نے فلاں شخص سے تیری نیکی سنی یعنی جو بدی تم نے سنی ہو اس کے خلاف بیان کردو تاکہ دونوں میں فساد نہ رہے بلکہ اصلاح ہوجائے۔ ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی اور ان کے آباؤاجداد کے وسیلہ سے حضورؐ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جھوٹ تین باتوں میں مباح ہے ☆ایک لڑائی میں دشمن کو دھوکا دینا۔ ☆دوسرے زوجہ سے وعدہ کرنا ☆تیسرے لوگوں کے درمیان اصلاح کرانا۔ (پارہ5 سورہ:4، آیت:114 صفحہ:124)

﴿65﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ" ترجمہ: (وہ لوگ جس وقت کوئی بدی کریں یا اپنے نفسوں پر ظلم کریں پھر اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیں)۔ ابلیس (شیطان) مکہ کے قریب ایک پہاڑ پر چڑھ گیا جسکا نام ثور ہے اور بہت بلند آواز سے اپنے عفریتوں (باقی شیطان کے چیلے) پر چیخا۔ سب اسکے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ اے ہمارے سردار! تو نے ہمیں کیوں بلایا اس نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے، پس کون ہے جو اس کا توڑ کر سکے شیطانوں میں سے ایک نے کہا کہ اس کام کیلئے میں حاضر ہو۔ ابلیس نے کہا کہ تو اس کام کا اہل نہیں ہے اتنے میں وَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ کھڑا ہوا اور کہا کہ میں یہ کام کروں گا۔ ابلیس نے پوچھا کہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ میں اُن سے وعدہ کروں گا اور اُن کو امیدیں دلاؤں گا یہاں تک کہ وہ گناہ کا ارتکاب کریں۔ پھر میں اُنھیں اِسْتَغْفَار کرنا بھلادوں گا۔ ابلیس نے کہا کہ تو ہی اِس کام کیلئے موزوں ہے۔ اور اِسے قیامت تک کیلئے اُن پر تعینات کردیا۔

(پارہ 5 سورہ:4، آیت:120 صفحہ:125)

﴿66﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اخذ کرتے ہیں کہ اللہ کو جب کسی بندے کا اِکرام منظور ہوتا ہے اور اُسکے ذمہ کوئی گناہ بھی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے کسی مرض میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور یہ بھی نہ کیا تو اُس کی موت کو اُس پر سخت کر دیتا ہے تا کہ اُسکے گناہ کی مکافات ہو جائے۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:123 صفحہ 126)

﴿67﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ دنیا ان کی طالبگار ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ وہ خود دنیا کے طلبگار ہیں پس جو دنیا کے

طلبگار ہے موت ان کے پیچھے پڑی ہے جب تک کہ انکو دنیا سے نکال نہ دے۔ اور جو آخرت کے طلبگار میں خود دنیا ان کی طلبگار رہے گی جب تک کہ انکا رزق ختم نہ ہو جائے۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:134 صفحہ:128)

﴿68﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی شخص کو حق کا انکار کرتے اور اس کی تکذیب کرتے اور اہل حق کی بدی کرتے سنو تو اُس کے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ اور اُس کے پاس نشست و برخواست موقوف کرو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سننے کی قوت کیلئے یہ بات خدا نے واجب کی ہے کہ جن چیزوں کو سننا خدا نے حرام کیا ہے اُن سے اس قوت کو محفوظ رکھے اور جن چیزوں کی خدا نے ممانعت کی ہے اُن کو حتی الامکان کان میں پڑنے ہی نہ دے۔ (پارہ 5 سورہ:4، آیت:140 صفحہ:129)

﴿69﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ مدد طلب کرنے میں کسی کو برا بھلا کہا جائے سوائے اس شخص کے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ اس کیلئے کوئی ہرج نہیں کہ وہ ظالم کے خلاف اتنی ہی مدد مانگے جتنی مدد کا دیا جانا دین میں جائز ہے۔ (پارہ 6 سورہ:4، آیت:148 صفحہ:131)

﴿70﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ظَلَمُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے آلِ محمدؐ کے حقوق کو غصب کیا ایسے لوگوں کی مغفرت نہ ہوگی۔ (پارہ 6 سورہ:4، آیت:168 صفحہ 134)

﴿71﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے منقول ہے کہ جولوگ دوزخ سے نہ نکل سکیں گے اوران پر دائمی عذاب ہوگا، وہ دشمنانِ حضرت علی علیہ السلام ہوں گے۔ (پارہ 6 سورہ:5، آیت:37 صفحہ:146)

﴿72﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کتنی قیمت کے مال پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایک چوتھائی دینار پر اس پر دریافت کیا گیا کہ اگر اس سے کم قیمت کا مال چوری کرے تو آیا اس پر لفظ ''چور'' صادق آ سکتا ہے؟ اور خدا کے نزدیک وہ چور ہے یا نہیں؟ آپؑ نے فرمایا: کہ جو شخص کسی مسلمان کی ایسی چیز چرائے جسکی وہ حفاظت کرتا ہو تو اس پر ''چور'' کا لفظ عاید ہو سکتا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک چور ہے لیکن جب تک مال مسروقہ کی قیمت ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ نہ ہوگی۔ تب تک اُسکا ہاتھ کاٹا نہ جائے گا۔ اور اگر اس سے کم پر چوروں کے ہاتھ کٹے ہوتے تو تم کثرت سے عام لوگوں کا ہاتھ کٹا پاتے (ہاتھ کاٹنے میں صرف چار انگلیاں کاٹ دی جائیں گی۔ اور انگھوٹھا چھوڑ دیا جائے گا۔ تاکہ نماز میں اس سے سہارا لے سکے اور وضو کے وقت اس سے منہ دھو سکے۔) (پارہ 6 سورہ:5، آیت:38 صفحہ:146)

﴿73﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُحت کے معنی پوچھے گے تو حضرت نے فرمایا کہ وہ رشوت ہے جو معاملات کے فیصلہ کرنے میں لی جائے۔ اور انہی حضرتؑ سے یہ بھی منقول ہے کہ مردار کی قیمت کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زنا کرنے والی عورت کی خرچی، رشوت اور کاہن کی اجرت یہ سب سُحت ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا مال جو فریب سے لیا جائے وہ سُحت ہے اور یتیم کا مال کھا جانا اور جو اس کے مانند ہوں سُحت ہے۔ (پارہ 6 سورہ:5، آیت:42 صفحہ:147)

﴿74﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زخموں وغیرہ سے جتنی مقدار کوئی شخص معاف کرے گا اللہ اسی مقدار کے مطابق اس کے گناہ معاف کر دے گا۔ (پارہ 6 سورہ.5، آیت.45 صفحہ 148)

﴿75﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص آلِ محمدؐ سے دوستی رکھے اور جیسی بزرگی حضورؐ کو اُن کی قرابت سے حاصل ہے ویسے ہی یہ اُن کو کل آدمیوں سے بزرگ اور مقدم سمجھے تو آلِ محمدؐ کے نزدیک وہ شخص بمنزلہ آلِ محمدؐ کے ہو جائے گا۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس کا شمار ساداتِ آلِ محمدؐ میں ہو جائے گا۔ بلکہ بوجہ اُنکا اتباع کرنے اور اُن سے تولا رکھنے کے اُنہی میں سے یعنی اُن کے تابعداروں کے گروہ میں سے سمجھا جائے گا۔ (پارہ 6 سورہ:5، آیت:51 صفحہ:150)

﴿76﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمہیں ہر امر میں صبر کرنا چاہے کیونکہ اللہ نے حضورؐ کو مبعوث فرما کر صبر کرنے اور نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ پر ہڈیاں پھینکیں۔ جس پر حضورؐ کا سینہ تنگ ہوا۔ جب اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ بیشک ہم جانتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں اس کی وجہ سے تمہارا سینہ تنگی محسوس کرتا ہے، پس تو اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا رہ اور سجدہ گذاروں میں سے ہوتا رہ۔ (سورۃ الحجر 15، آیت 97،98) لوگوں نے پھر آپؐ کی تکذیب کی اور پتھر مارے ہیں جس سے آپؐ کو حزن ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ الانعام 6 کی آیات 33، 34 نازل فرمائی پس آنحضرتؐ نے اپنی ذات مقدس پر صبر لازم قرار دے دیا۔

(پارہ 7 سورہ.6، آیت:34 صفحہ:169)

﴿77﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عنقریب آخری زمانہ میں اللہ تمہیں نشانیاں دکھلائے گا۔ ان میں سے دابۃ الارض اور دجال کا آنا۔ نزول عیسیٰؑ اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا۔ آپؑ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے ولایت علیؑ چھوڑ دی انہیں قائمؑ آل محمدؐ کے زمانہ میں اچانک پکڑا جائے گا۔ اس وقت انہیں معلوم ہوگا کہ گویا اُن کا کبھی تسلط ہوا ہی نہیں تھا۔ (پارہ 7 سورہ: 6، آیت: 44/37 صفحہ: 170/171)

﴿78﴾ اللہ تمام مخلوق کا حساب آنکھ کے ایک بار جھپکنے میں کریگا۔ اللہ قیامت کے دن اعمال کا حساب لیتے وقت اولین اور آخرین سے ایک ہی دفعہ خطاب فرمائیں گے، اور ایک ہی دفعہ ہر شخص کا قصہ سن لیں گے۔ حالانکہ ہر شخص خیال کرتا ہوگا۔ کہ اسوقت مجھ سے ہی خطاب ہو رہا ہے کسی دوسرے سے نہیں۔ اللہ کا ایک سے خطاب کرنا اس بات سے مشغول نہیں کرسکتا کہ دوسرے کی نہ سنے یا دوسرے سے خطاب نہ فرمائے۔ پس دنیا میں جس کو گھڑی (ساعت) کہتے ہیں اس کے نصف وقت میں اولین و آخرین سب کا حساب ہو جائے گا۔ (پارہ 7 سورہ: 6، آیت: 62 صفحہ: 174)

﴿79﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ تم جس کے ساتھ چاہو اپنی مرضی سے نشست و برخاست کرو پھر امامؑ نے سورۃ انعام کی آیت 70 جسکا ترجمہ ہے "اور تو اُن لوگوں کو چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور کود بنا رکھا ہے اور انہیں دنیا کی زندگانی نے دھوکا دیا ہے اور اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کر (ایسا نہ ہو) کہ نفس اسکی وجہ سے جو اس نے کیا ہے۔ ہلاکت میں پڑ جائے۔ (پارہ 7 سورہ: 6، آیت: 68 صفحہ: 175)

﴿80﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقل مند مومنوں کیلئے پیروی کرنے سے زیادہ محفوظ کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اسکی راہ کھلی ہے اور منزل مقصود صحیح۔ (پارہ 7 سورہ: 6، آیت: 90 صفحہ: 179)

﴿81﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنی اموات کو اچھا کفن دو۔ کیونکہ تم اپنے اپنے کفنوں میں اٹھائے جاؤ گے۔
(پارہ 7 سورہ: 6، آیت: 93 صفحہ: 180)

﴿82﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم خدا کے دشمنوں کو گالیاں دینے سے بچو کیونکہ وہ تمہیں سن رہے ہوں۔ کیونکہ پھر وہ زیادتی کے ساتھ اللہ کو گالیاں بکنے لگیں گے۔ آپؑ سے کسی نے اس آیت سے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کوئی شخص خدا کو بھی گالیاں دیتا ہے، اُس نے کہا کہ نہیں پھر کس طرح ہے۔ آپؑ نے فرمایا: کہ جس نے اللہ کے مقرر کردہ ولی کو گالی دی۔ اس نے گویا خدا کو ہی گالی دی۔ آپؑ ہی سے منقول ہے جب کسی نے آکر یہ عرض کی یا ابن رسول اللہ! ہم نے مسجد میں دیکھا کہ فلاں شخص آپؑ کے دشمنوں پر علی الاعلان سب و لعن کرتا ہے فرمایا کہ اُسے کیا ہوگیا؟ پھر آپؑ نے فرمایا کہ تم اُس کو بُرا نہ کہو ورنہ وہ تم کو بُرا کہنے لگے اور یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی دوست خدا کو بُرا کہے تو گویا اُس نے خود خدا کو بُرا کہا ہے۔
(پارہ 7 سورہ: 6، آیت: 108 صفحہ: 182)

﴿83﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کل آدمی تین قسم کے ہیں ان میں سے ☆ ایک وہ ہیں جو اُس دن عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ پائیں گے جس دن

سوائے عرش الہیٰ کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ☆ دوسرے وہ ہونگے جو حساب بھی دیں گے۔ اور عذاب بھی بھگتیں گے۔ ☆ تیسرے وہ ہیں کہ ان کی صورت تو آدمیوں جیسی ہے اور سیرت شیطانوں کی سی۔ (پارہ8 سورہ:6،آیت:112 صفحہ:183)

﴿84﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک جانور ذبح کیا اور خدا کا نام نہیں لیا فرمایا کہ اگر وہ بھول گیا تھا تو بیچ میں جب خدا کا نام یاد آجائے خدا کا نام لے لے اور یہ بھی کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ آپؑ سے یہ بھی سوال کیا گیا تھا کہ ایک شخص نے ذبح کے وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ یا اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لے تو کافی ہے آپؑ نے فرمایا ہاں چونکہ اُن سب میں خدا کا نام موجود ہے کوئی حرج نہیں۔ (پارہ8 سورہ:6،آیت:121 صفحہ:184)

﴿85﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خدا نے ظالم سے انتقام ہمیشہ ظالم ہی کے ذریعے سے لیا ہے۔ (پارہ8 سورہ:6،آیت:129 صفحہ:186)

﴿86﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن اللہ اپنے بندے سے سوال کریگا۔ اے میرے بندے! کیا تو عالم تھا یا جاہل؟ اگر اس نے کہا عالم تب تو یہ کہا جائے گا کہ تو نے اپنے علم کے بموجب عمل کیوں نہیں کیا؟ اور اگر کہا جاہل تو یہ پوچھا جائے گا کہ صحیح عمل کرنے کیلئے تو نے علم کیوں نہیں سیکھا۔ غرض دونوں صورتوں میں حجت قائم ہوجائے گی۔ (پارہ8 سورہ:6،آیت:149 صفحہ:190)

﴿87﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کل آدمیوں پر اللہ کی دو حجتیں ہیں ایک حجتِ ظاہری اور ایک حجتِ باطنی، حجت ظاہری تو رسول وانبیاء اور آئمہ

معصومینؑ ہیں اور حُجتِ باطنی خود اُن کی عقلیں۔

(پارہ8 سورہ:6،آیت:149 صفحہ:190)

﴿88﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا اعمال تولے نہ جائیں گے؟ آپؑ نے فرمایا: ہرگز نہیں: اسلیئے کہ اعمال جسم نہیں رکھتے۔ وہ تو عمل کرنے والے کی صفت ہیں اور تولی وہ چیز جاتی ہے جسکی تعداد معلوم نہ ہو اور جسکا بوجھ اور ہلکا ہونا معلوم نہ ہوسکے۔ حالانکہ اللہ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ میزان ان کے کیا معنی ہیں؟ آپؑ نے فرمایا عدل۔ پوچھا گیا کہ اسکے کیا معنی ہیں۔ جو کتاب خدا میں ہے کہ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ آپؑ نے فرمایا کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ جس کے نیک اعمال بڑھ جائیں۔ (ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی چیز کی میزان سے وہ جانچ مراد ہے جس سے اس چیز کی پہچان ہوجائے، پس قیامت کے دن آدمیوں کی میزان جس سے ان کی قدر و قیمت معلوم ہوگی۔ اُن کے عقائد اخلاق اور اعمال کی جانچ ہوگی، اور یہ کام صرف انبیآء اور اوصیآء کا ہے کہ انکو کس قدر مانا، اور اُن کی شریعت اور سنت کی پیروی کہاں تک کی، یہ تو نیکی اور اُنکا انکار کس درجے کا تھا۔ اور اُن کی شریعت اور سنت سے کہاں تک دوری رہی۔ یہ برائی ہے۔ لہذا ہر اُمت کی میزان اُس اُمت کا نبیؐ اور وصیؑ اور وہ شریعت جو نبیؐ نے پہنچائی اور وصیؑ نے حفاظت کی ہوگی۔ پس جس کی نیکیاں بڑھ جائیں گے، وہ کامیاب ہوگا۔ اور جس کی نیکیاں کم ہوجائیں گی وہ نقصان اٹھائے گا اور اگر انبیآء اور اوصیآء کو جھٹلایا ہے تو پھر کہیں ٹھکانا ہی نہیں۔ (پارہ8 سورہ:7،آیت:9 صفحہ:195)

﴿89﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابلیس کو مہلت اس

دن تک دی گئی ہے جس دن قائمؑ آل محمدؐ ظاہر ہوں گے۔

(پارہ 8 سورہ: 7، آیت: 15 صفحہ: 196)

﴿90﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے زرارہ سے فرمایا اے زرارہ ابلیس کو صرف تمہاری اور تمہارے دوستوں کی فکر ہے دوسرے لوگ تو وہ اُن سے فارغ ہو چکا ہے۔ (پارہ 8 سورہ: 7، آیت: 16 صفحہ: 196)

﴿91﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ نے ابلیس کو نکل جانے کا حکم دیا تو اس نے کہا: خدا تو عادل ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ کیا میرے عمل کا سب ثواب باطل ہو جائے گا؟ فرمایا: نہیں تو امرِ دنیا سے جو چاہے ثواب کے بدلے مانگ لے۔ میں تجھے دے دوں گا۔ پس پہلی چیز جو اس نے مانگی۔ قیامت تک کی زندگی تھی۔ خدا نے اُسے قائمؑ آل محمدؐ تک کی زندگی عطا فرمادی۔ پھر اس نے کہا: کہ مجھے اولادِ آدم پر تسلط دے۔ فرمایا: کہ میں نے مسلط کر دیا، پھر اس نے کہا کہ رگوں میں جس طرح خون چلتا ہے اسی طرح میں سرایت کر سکوں: فرمایا: یہ بھی منظور ہے۔ عرض کی کہ جب ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہو۔ میرے یہاں دو ہوں۔ میں تو انہیں دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھیں اور مجھے یہ بھی اختیار ہو کہ میں جس صورت میں چاہوں۔ اُن کے سامنے آسکو خدا نے فرمایا کہ میں نے سب کچھ عطا کیا۔ پھر اُس نے کہا: اے پروردگار! کچھ اور بھی دے۔ فرمایا کہ میں نے تیرا اور تیری اولاد کا اُنکے سینوں میں ٹھکانہ قرار دیا۔ اس وقت اس نے کہا کہ بس کافی ہے۔

(پارہ 8 سورہ: 7، آیت: 18 صفحہ: 196)

﴿92﴾ تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ عیدین اور جمعہ کو غسل کرے اور سفید لباس پہنے اور ہر

نماز کے وقت کنگھی کیا کریں۔ حضرت امام حسنؑ علیہ السلام جب نماز کا تہیہ فرماتے تھے تو بہترین لباس زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ اسکا سبب جب آپؑ سے پوچھا گیا تو آپؑ نے جواب دیا کہ اللہ جمیل ہے۔ اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ پس میں اپنے پروردگار کیلئے زیب و زینت کرتا ہوں۔ (پارہ 8 سورہ: 7، آیت. 31 صفحہ. 198)

﴿93﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کنگھی کیا کرو، اس لیے کہ اس سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔ بال خوبصورت ہوتے ہیں۔ حاجت برآتی ہے۔ قوت ماہ بڑھتی ہے نزلہ دور ہوتا ہے۔ رسولؐ خدا دونوں رخساروں پر کنگھی کو چالیس 40 مرتبہ اُوپر کی طرف سے نیچے کو لاتے تھے اور سات مرتبہ نیچے سے اوپر کی طرف لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس سے ذہن بڑھتا ہے اور بلغم دفع ہوتا ہے۔

(پارہ 8 سورہ: 7، آیت: 31 صفحہ. 198)

﴿94﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کیا تم اس پر غور میں کرتے کہ ایک شخص کے پاس بہت سے سال امانت رکھ دیا گیا اور اس نے دس ہزار روپیہ کی ایک گھوڑی خرید لی حالانکہ بیس روپیہ کی گھوڑی بھی کام دے سکتی تھی پس اسی کو خدا نے مسرف فرمایا ہے آپؑ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایک دن کا کھانا ہو اور لوگوں سے مانگے۔ وہ بھی مسرف ہے۔ (پارہ 8 سورہ: 7، آیت: 31 صفحہ: 198)

﴿95﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ عذابِ الٰہی کی سختی دیکھ کر ایک گروہ دوسرے سے بریت کا اظہار کرے گا۔ اور ایک دوسرے کو لعنت کریگا۔ اور ایک دوسرے سے جھگڑنا چاہے گا۔ حالانکہ وہ نہ جھگڑنے کا وقت ہوگا، نہ کہنے سننے کا نہ

معذرت قبول کرنے کا اور نہ نجات پالینے کا۔ (پارہ 8: سورہ 7، آیت: 38، صفحہ: 200)

﴿96﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومنین کے اعمال اور روحوں کو رفعت دی جاتی ہے تو ان کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب کافروں کے اعمال کو اوپر لے جاتے ہیں تو ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے اور ایک منادی یہ آواز دیتا ہے کہ اسے سجّین میں اتارو، یہ حضر موت میں ایک وادی ہے جسکا نام موہوت ہے۔ (پارہ 8 سورہ 7، آیت: 40 صفحہ: 200)

﴿97﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم اور حضرت علی علیہ السلام اور وہ آئمہ معصومینؑ جو اُن کی اَولاد میں سے ہیں بلا کر لوگوں کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے پس جس وقت اُن کے شیعہ اُنہیں دیکھے گے وہ کہیں گے کہ "ہم کو حضرت علی علیہ السلام کی ہدایت قبول کر لینے کی توفیق ملی۔ (پارہ 8 سورہ: 7، آیت: 43 صفحہ: 201)

﴿98﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت 128، سورہ 9، پارہ 7 (بے شک زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اِسکا وارث بنا دیتا ہے) کی تلاوت فرما کر کہا کہ وہ "میں" ہوں اور میرے اہلبیتؑ، جن کو اللہ نے زمین کا وارث کیا ہے ہم ہی متقی ہیں اور زمین ساری کی ساری ہماری ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جو کوئی زمین کے کسی حصے کو آباد کرے تو اسے لازم ہے کہ اس کا خراج اہلبیتؑ کے امام کی خدمت میں پہنچا دیا کرے۔ اور جو کچھ باقی رہے وہ اُسکا ہے، اُسے کھائے پیئے۔ پھر اگر وہ اُس حصہ زمین کو چھوڑ دے اور اِسکو آباد کر کے پھر ویران کر دے اور ایک دوسرا مسلمان اِسکو آباد

کرے تو بہ نسبت چھوڑنے والے کے یہ اِسکا کا زیادہ مستحق ہو جائے گا اور اُسے بھی لازم ہے کہ امام اہلبیتؑ کو خراج دیا کرے اور جو باقی رہے وہ اُسکا حصہ ہے یہ حکم اُسوقت تک ہے جبتک کہ قائمؑ آلِ محمدؐ ظہور فرمائیں گے۔ اور تلوار کے زور سے جسطرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے کافروں کو نکال دیا تھا اُسی طرح قائمؑ آلِ محمدؐ مشرکین اور کفار و منافقین سب کو نکال دیں گے صرف اِس زمین کی ملکیت مسلم رکھیں گے جو ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی۔ (پارہ 9 سورہ 7، آیت: 128 صفحہ: 213)

﴿99﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی کتاب قرآن مجید کے دو حکموں کے ساتھ مخصوص کیا ہے ایک تو یہ کہ جب تک جانتے نہ ہوں کچھ نہ کہیں، دوسرے یہ کہ جو کچھ نہ جانتے ہوں اس کو رد نہ کریں۔
(پارہ 9 سورہ: 7، آیت: 169 صفحہ: 222)

﴿100﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو اُن سب کو اپنے سامنے پھیلا دیا اور اُن سے سوال کیا کہ تمہارا پروردگار کون ہے؟ پس سب سے پہلے جس نے جواب دیا وہ جناب محمد مصطفیٰؐ تھے۔ پھر حضرت علیؑ اور پھر حضرات آئمہ اولادِ حضرت علیؑ تھے اُن سب نے عرض کی اَنْتَ رَبُّنَا بس خدا نے اُنکو اپنے علم اور دین کا حامل بنایا پھر کُل فرشتوں سے کہا کہ میرے علم و دین کے حامل یہ ہیں۔ اور مخلوق میں امین یہ ہیں۔ اور ہر بات اِنہی سے دریافت کی جائے گی۔ پھر خدا نے کُل اولادِ آدمؑ سے یہ فرمایا کہ اللہ کی ربوبیت کا اور اُن بزرگواروں کی ولایت اور اطاعت کا اقرار کرو۔ سب نے کہا ہاں اے پروردگار ہم نے اقرار کیا۔ خدا نے فرشتوں سے کہا تم گواہ

رہنا۔فرشتوں نے عرض کی ہم گواہ ہیں۔فرمایا ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یہ کہہ دے اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۔(پارہ 9 سورہ 7، آیت 172 صفحہ:223)

﴿101﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے فرشتوں کی خلقت میں عقل کو بغیر شہوت کے ترکیب دیا ہے۔ اور اولاد آدم کی طینت میں دونوں چیزوں کو رکھا ہے پس جس شخص کی عقل وشہوت کو مغلوب کرے وہ فرشتوں سے بہتر ہے اور جس شخص کی شہوت عقل پر غالب آجائے وہ حیوانات سے بدتر ہے۔

(پارہ 9 سورہ:7، آیت. 179 صفحہ:224)

﴿102﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ اسم کیا چیز ہے؟ آپؑ نے فرمایا کو موصوف کی صفت، آپؑ سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت یا بلا نازل ہو تو ہمارا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگو کہ یہ خدا کے اس قول کے مواقف ہے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا(آیت 180 سورہ اعراف)۔ اسی آیت پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہیں کہ ہماری معرفت کے بغیر کسی کا کوئی عمل قبول ہی نہ کیا جائے گا۔(پارہ 9 سورہ.7، آیت:180 صفحہ:224)

﴿103﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم پیش نماز کے پیچھے ہو تو اول کی دو رکعتوں میں قرآت کی وقت کچھ نہ پڑھو۔ بلکہ خاموش سنتے رہو۔ یا چپکے چپکے اپنے دل میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہو۔(یہی بات امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے)۔(پارہ 9 سورہ:7، آیت:204 صفحہ:228)

﴿104﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید نماز

میں پڑھا جائے یا ویسے بھی اس کے سننے کیلئے خاموش رہنا واجب ہے۔

(پارہ 9 سورہ:7، آیت:204 صفحہ:228)

﴿105﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایمان کو تکمیل سے تو مومنین جنت میں داخل ہوں گے اور اسکے زیادہ ہونے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے بڑے درجے پائیں گے۔ اور کمی ایمان کے سبب کمی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

(پارہ 9 سورہ:8، آیت:2 صفحہ:228)

﴿106﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ بارش کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک کرتا ہے اور امراض کو دور کرتا ہے۔

(پارہ 9 سورہ:8، آیت: 11 صفحہ:230)

﴿107﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حیات سے مراد جنت ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ولایت علیؑ کا اتباع کرنا اور آپؑ کی ولایت کو تسلیم کرنا تمہارے امور کو پریشان نہ ہونے دے گا۔ عدل وانصاف کو تم سے قائم رکھے گا اور آخر تم کو جنت میں پہنچا دے گا۔

(پارہ 9 سورہ:8، آیت:24 صفحہ:232)

﴿108﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے یہ بات حتماً طے کر دی ہے کہ جب وہ کسی بندہ کو نعمتیں عطا کر دے گا تو اُس سے اُن نعمتوں کو اُس وقت تک سلب نہ کریگا۔ جب

تک کہ وہ بندہ کوئی گناہ کرکے اس بات کا مستحق نہ ہوجائے کہ وہ نعمت اس سے چھین جائے اور اُسے تکلیف پہنچے۔(پارہ10 سورہ:8،آیت:53 صفحہ:237)

﴿109﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بالوں کا خضاب کرکے سیاہ کرنا بھی قوت (قوۃ) میں شامل ہے کیونکہ اس سے بھی دشمن پر ہیبت چھا جاتی ہے۔(پارہ10 سورہ:8،آیت:60 صفحہ:238)

﴿110﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی عمل ضرر نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے ہوئے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔
(پارہ10 سورہ:9،آیت:54 صفحہ:252)

﴿111﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر صبح کو کل بندوں کے اعمال نیک ہوں یا بد جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں، پس تم ڈرتے رہو اور تم میں سے ہر شخص اس بات سے حیا کرے کہ اُس کے بداعمال حضورؐ کی خدمت میں پیش ہوں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی مومن یا کافر نہیں مرتا اور قبر میں نہیں رکھا جاتا جب تک حضورؐ اور ائمہؑ کے سامنے پیش نہ ہو۔
(پارہ11 سورہ:9،آیت:105 صفحہ:263)

﴿112﴾ آیت 119 سورۂ توبہ میں ارشاد ہے ''اے وہ لوگو جو ایمان لاچکے ہو تم خدا سے ڈرتے رہو اور صادقین (سچوں کے ساتھ ہوجاؤ'') حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

سے منقول ہے کہ صادقین سے مراد ہم ہیں۔ امام علی رضاؑ فرماتے ہیں کہ صادقین سے مراد آئمہؑ ہیں۔(پارہ11 سورہ:9،آیت:119 صفحہ:266)

﴿113﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے تسبیح کی بابت دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔
(پارہ11 سورہ:10،آیت:10 صفحہ:270)

﴿114﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اُن کا وبال ان کے کرنے والے پر پڑتا ہے۔☆ عہد یا بیعت کا توڑنا ☆ حاکم دین و دنیا کے مقابلے میں بغاوت کرنا ☆ خفیہ چال چلنا۔
(پارہ11 سورہ:10،آیت:23 صفحہ:272)

﴿115﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشی کے زمانے کا انتظار کرنا بھی موجب خوشی ہوتا ہے۔(پارہ11 سورہ:10،آیت:102 صفحہ:284)

﴿116﴾ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ (سورہ 11 آیت 8) أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ سے مراد قائمؑ آلِ محمدؐ ہے اور اصحابِ قائمؑ آلِ محمدؐ ہیں۔ اور تعداد جنگِ بدر کی تعداد ہوگی۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلامؑ سے منقول ہے کہ اصحابِ قائمؑ آلِ محمدؐ 310 سے کچھ زیادہ ہونگے۔ اور واللہ! وہ ایک ساعت میں اسطرح جمع ہوجائیں گے، جیسے فصل خریف کے بادلوں کے ٹکڑے۔
(پارہ12 سورہ:11،آیت:7 صفحہ:288)

﴿117﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم نے رسولؐ خدا کی کتاب میں یہ بات پائی کہ جب ناپ تول میں ڈنڈی ماری جائے گے یا دھوکہ دیا جائے گا تو اللہ ان لوگوں کو قحط اور گرانی میں مبتلا کردے گا۔ اور ایک روایت کے مطابق ظالم بادشاہ (حکمران) اُن پر مسلط کردے گا اور ان کی روزی تکلیف سے میسر ہوگی۔

(پارہ 12 سورہ: 11، آیت: 84 صفحہ: 299)

﴿118﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کیلئے جب مدین کا دروازہ بند کردیا گیا اور حضرت اس کے بازاروں میں سے گذرنے سے روک دیئے گئے تو حضرتؑ ایک پہاڑ پر چڑھ گے۔ جو اہل مدین کو صاف نظر آتا تھا اور بلند آواز سے اُن کو خطاب فرمایا کہ اے اس شہر کے رہنے والو! جس کے رہنے والے ظالم ہیں میںؑ ہوں بَقِيَّتُ اللّٰهِ (سورۃ ھود 11 آیت 86) ترجمہ: اگر تم مومن ہو تو اللہ کا بقیہ تمہارے لیے بہتر ہے اہل مدین کا ایک بوڑھے نے لوگوں سے کہا کہ اے لوگو! خدا کی قسم حضرت شعیبؑ نے بھی یہی فرمایا تھا کہ اگر تم اس شخص کی خدمت میں نہ جاؤ گے اور اس کو بازار سے نہ گذرنے دو گے تو عذاب اوپر یا زمین سے نازل ہوگا۔ اسطرح روایت ہے کہ جب قائمِؑ آلِ محمدؑ اپنے خروج کے وقت پہلے اِس آیت کو تلاوت فرمائے گے اور کہیں گے اَنَا بَقِيَّتُ اللّٰهِ وَ حُجَّتُهٗ وَ خَلِيْفَتُهٗ عَلَيْكُمْ (میں تم سب کیلئے خدا کی یادگار اور تم پر اسکی حجت اور اسکا خلیفہ ہوں) پس جو شخص ان پر سلام کرے گا وہ یہ کہہ کر سلام کریگا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ (اے زمینِ خدا میں خدا کے یادگار آپ پر سلام خدا ہو) خدا آپ کو اور مجھ کو یہ کہنا نصیب فرمائے آمین۔

(پارہ 12 سورہ: 11، آیت: 86 صفحہ: 299)

﴿119﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلامؑ سے منقول ہے کہ عربی سیکھو، کیونکہ یہ وہ زبان ہے جس میں اللہ نے اپنی مخلوق سے باتیں کی۔

(پارہ 12 سورہ: 12، آیت: 2 صفحہ: 304)

﴿120﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت یوسفؑ کے بھائی جھوٹے خون سے بھرا ہوا کرتہ لائے تو حضرت یعقوبؑ نے فرمایا، یا اللہ! بھیڑیا کیسا مہربان تھا کہ اُس نے خون تو چھڑک دیا لیکن کرتہ نہیں پھاڑا۔

(پارہ 12 سورہ. 12، آیت: 18 صفحہ: 306)

﴿121﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حدیث نبویؐ میں ہے کہ صبر جمیل وہ ہے کہ جس میں مخلوق سے کوئی شکایت نہ کی جائے۔

(پارہ 12 سورہ: 12، آیت: 18 صفحہ: 306)

﴿122﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو مومن کیلئے خدا کی طرف سے خوش خبری۔ دوسرے شیطان کی طرف سے ڈراوا اور تیسرے اضغاث احلام: المترجم:۔ احلام کے معنی خواب عقلیں حلم کی جمع بھی ہے اور حلم کے معنی بردباری کے ہیں اور بردباری عقل کی وجہ سے ہوئی ہے۔

(پارہ 12 سورہ: 12، آیت: 44 صفحہ: 311)

﴿123﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو گو وہ عالم ہو۔ مگر جس وقت اپنے نفس کو اپنے پروردگار کی نافرمانی میں ڈالتا ہے تو اس وقت وہ جاہل ہوجاتا ہے۔ (پارہ 13 سورہ: 12، آیت: 89 صفحہ: 318)

﴿124﴾ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ حضرت یعقوبؑ اور اُن کے بیٹوں نے باوجود کے وہ نبی اور اولادِ نبی تھے۔ یوسفؑ کو سجدہ کیسے کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ اور اُن کے بیٹوں نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ اُن کا سجدہ حضرت یوسفؑ کو تعظیم دینے کیلئے تھا۔ اور خدا کی اطاعت ظاہر کرنے کیلئے تھی۔ جیسے کہ فرشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا تھا۔ جس میں خدا کی اطاعت منظور تھی اور آدمؑ کی تعظیم۔ اسی طرح حضرت یعقوبؑ اور اُن کے بیٹوں اور خود حضرت یوسفؑ نے اس پریشانی کے مجتمع ہوجانے کے سبب خدا کا شکرادا کیا تھا۔

(پارہ13 سورہ12، آیت100 صفحہ319)

﴿125﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی یہ کہے کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو میں مرجاتا اور فلاں شخص نہ ہوتا تو میرا کنبہ مرجاتا۔ تو ایسا کہنے والا خدا کے اختیارات میں شریک قرار دیتا ہے۔ کیونکہ رزق دینا اور بلاؤں کا دفع کرنا خاص خدا کا کام ہے اس پر کسی نے عرض کی اگر کوئی شخص یوں کہے کہ فلاں شخص کے باعث سے اگر خدا نے مجھ پر احسان نہ کیا ہوتا تو میں ہلاک ہوجاتا، فرمایا کہ ہاں اس طرح کوئی مضائقہ نہیں۔ (پارہ13 سورہ:12، آیت:106 صفحہ:320)

﴿126﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ گناہ جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں یہ ہیں ☆لوگوں پر زیادتی کرنا☆ خیرات کرنے اور نیکی کرنے کی عادت چھوڑ دینا☆ کفرانِ نعمت کرنا☆ شکرِ خدا نہ بجالانا۔

(پارہ13 سورہ13، آیت11 صفحہ:324)

﴿127﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے شیعوں سے اس طرح خطاب فرمایا۔ "اَنْتُمْ اُولِی الْاَلْبَابِ فِی کِتَابِ اللّٰہِ" یعنی تم وہ لوگ ہو جن کو قرآن میں اولی الالباب کیا گیا ہے۔ (پارہ13 سورہ:13، آیت:19 صفحہ:326)

﴿128﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک مرد اور اسکی بیوی دونوں مومن بہشت میں داخل ہوتے، کیا وہ دونوں ایک دوسرے سے نکاح کرسکتے ہیں آپؑ نے فرمایا کہ اللہ عادل ہے اور اس نے عدل کا حکم دیا ہے اگر مرد افضل ہے تو اُسے اختیار ہے پس اگر وہ عورت کو اختیار کرے تو وہ اس کی بیوی ہوجائے گی۔ اور اگر بیوی افضل ہے۔ تو اُسے اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو مرد کو اختیار کرکے اس کی بیوی بن جائے۔ (پارہ13 سورہ13، آیت 23 صفحہ:326)

﴿129﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ سے طوبیٰ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ طوبیٰ ایک درخت ہے کہ اسکی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں جنت میں ہیں۔ پھر دوسری مرتبہ دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اسکی جڑ علیؑ کے گھر میں ہے۔ اس پر کسی نے کلام کیا کہ پہلے تو آپؐ نے اور طرح فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری سمجھ کی غلطی ہے۔ جنت میں میراؐ اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہے۔

(پارہ13 سورہ 13، آیت 29 صفحہ:327)

﴿130﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ قرآن جس میں وہ کچھ ہے جس سے پہاڑ چلائے جاسکیں (یعنی ہٹ سکیں) اور ملکوں کو قطع کیا جاسکے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں۔ اس کے وارث ہم ہیں۔

(پارہ13 سورہ13، آیت31 صفحہ327)

﴿131﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص دل سے اللہ نعمت کا اقرار کرے تو بیشتر اسکے کہ وہ اپنی زبان سے شکر ادا کرے وہ اللہ کی طرف سے نعمت کی زیادتی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کی کوئی چھوٹی یا بڑی نعمت ایسی نہیں ہے کہ زبان سے الحمد اللہ کہنے سے اسکا شکر نہ ادا کیا جاتا ہو۔ آپؑ نے فرمایا کہ کفر کی تیسری صورت کفران نعمت جیسا کہ اللہ فرماتا ہے کہ اگر تم کفر کرو گے۔ تو یقین جانو کہ میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ (پارہ13 سورہ:14، آیت:7 صفحہ 331)

﴿132﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شجرہ طیبہ اور شجرہ خبیثہ حضورؐ نے بطور مثال دی ہے جس سے مراد اہل بیت کرام اور ان کے دشمنوں کے متعلق ہیں اس شجرہ طیبہ کے وضاحت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بتایا کہ یہاں وہ درخت مراد ہے جس کی جڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تنہ حضرت علی علیہ السلام اور شاخیں آئمہؑ ہیں۔ جو اِن ہر دو بزرگواروں کی ذریت ہیں۔ آئمہؑ کا علم اِس درخت کا پھل ہے اور اِن حضرات کے شیعہ مومنین اِس درخت کے پتے ہیں پھر فرمایا کہ جب کوئی مومن پیدا ہوتا ہے تو اِس درخت میں ایک پتہ لگ جاتا ہے۔ اور جب کوئی مومن مرجاتا ہے۔ تو اس کا پتہ گر جاتا ہے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام اِس درخت کے پھل ہیں اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے تو آئمہؑ اِسکی شاخیں ہیں۔ اِس درخت کی شاخ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔ (پارہ13 سورہ:14، آیت:25 صفحہ:335)

﴿133﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم سے محبت

رکھے گا وہ ہم اہلبیتؑ میں سے شمار کیا جائے گا۔ (پارہ13 سورہ:14، آیت:36 صفحہ:336)

﴿134﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے "یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْم" کے بارے میں جب پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ یہ دن وہ دن ہے جس دن کل آدمی مبعوث کیے جائیں گے۔ ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اُس دن تک کیلئے مہلت دے دی ہے۔ جس دن قائمؑ آلِ محمدؐ ظہور فرمائیں گے۔ ظہور کے وقت وہ مسجد کوفہ میں ہوں گے اور ابلیس سامنے آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھے گا۔ اور کہے گا۔ کہ آج کے دن سے چھٹکارا نہیں معلوم ہوتا۔ پس امام مہدیؑ اُسکی پیشانی پکڑ کر اُس کی گردن ماردیں گے۔ پس یَوْم وَقْت الْمَعْلُوْم یہ ہے۔ (پارہ14 سورہ:15، آیت:38 صفحہ:341)

﴿135﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک حدیث نصیحتوں اور زہد کے بارے میں ہے جس میں آپؑ نے ایک جملہ یہ بھی فرمایا کہ تم اُن غافلوں میں سے نہ ہونا جو دنیا کی زینت کی طرف مائل ہوتے تھے اور بڑی بڑی چالیں چلتے تھے۔
(پارہ14 سورہ:16، آیت:45 صفحہ:352)

﴿136﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی سو برس کی عمر کا ہو جائے تو اُسکی عقل سات برس کے بچہ کے برابر ہو جاتی ہے۔
(پارہ14 سورہ:16، آیت:70 صفحہ:355)

﴿137﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی بندہ کسی کبیرہ یا صغیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے ہاں اس پر اسلام کا لفظ باقی رہتا ہے پھر جس وقت توبہ کرنے لگتا ہے تو وہ بخش دیا

جائے گا۔تب وہ ایمان کی طرف غور کرے گا۔اور کفر کی طرف نہ جانے پائے گا،اور جو شخص استحلال کا مرتکب ہو یعنی اپنی رائے سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہے اور اس کا معتقد ہوگیا۔تو ہمارے نزدیک وہ ایمان سے بھی خارج ہوگا اور اسلام سے بھی،وہ کافر ہے اور مانند اُس شخص کے ہے جو پہلے حرم میں داخل ہو پھر کعبۃ اللہ میں اور کعبہ کے اندر جا کر کوئی بے ادبی کرے پھر جس وقت کعبہ اور حرم سے باہر آئے گا تو اُس کی گردن ماردی جائے گی اور وہ جہنم میں چلا جائے گا۔(پارہ 14 سورہ:16،آیت:116 صفحہ:363)

﴿138﴾ حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے اور کوئی ملت ابراہیمی پر نہیں ہے اور لوگ جتنے ہیں سب ملت ابراہیمی سے الگ ہیں۔(پارہ 14 سورہ:16،آیت:123 صفحہ:364)

﴿139﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام ہم میں سے ہی معصوم ہوگا۔اور عظمت کوئی ظاہری چیز جسم پر نہیں ہے، جسے دیکھ کر معصوم کو پہچان لیا جائے۔لہٰذا ضروری ہے کہ وہ منصوص بھی ہو۔کسی نے پوچھا کہ معصوم کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا کہ حبل اللہ کو مظبوط پکڑنے والا اور حبل اللہ قرآن مجید ہے۔اور قرآن مجید امام کی طرف رہبری کرتا ہے،اور یہ اللہ کے اس قول سے ثابت ہے۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ ترجمہ:یقیناً یہ قرآن اس راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے جو سب سیدھا ہے۔(پارہ 15 سورہ:17،آیت:9 صفحہ:366)

﴿140﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم اپنی نجات اور ہلاکت کے طریقے کو اچھی طرح پہچان لو کہ کہیں تم خدا سے ایسی چیز کی دعا نہ کر بیٹھو جس میں

تمہاری ہلاکت کا امکان ہو۔اور تم اسی گمان میں رہو کہ اس میں تمہاری نجات ہے۔

(پارہ 15 سورہ:17،آیت:11 صفحہ:366)

﴿141﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو نیکی اور بدی انسان نے کی ہے وہ اِسطرح اِسکے ساتھ رہے گی۔کہ اس سے جدا نہ ہو سکے گی۔جب تک قیامت کی دن اُسکا نامہ اعمال اُسکو دے نہ دیا جائے۔

(پارہ 15 سورہ:17،آیت:13 صفحہ:367)

﴿142﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ کبھی نہ کہو کہ جنت صرف ایک ہی ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ یعنی ان دو جنتوں کے علاوہ دو جنتیں اور بھی ہیں اور یہ بھی ہرگز نہ کہو کہ درجہ ایک ہی ہے اسلیئے کہ خدا فرماتا ہے رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ یعنی ہم نے اُن میں سے بعض کو بعض درجوں کی حیثیت سے رتبہ عطا کیا ہے سوا اِسکے نہیں ہے کہ لوگ بوجہ اعمال کے ایک دوسرے سے درجوں میں بڑھے ہوئے ہوں گے۔کسی نے کہا کہ دو مومن جنت میں داخل ہوئے ہیں۔اور ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے۔اور ایک اُن میں سے اپنے دوسرے دوست سے ملنے کی خواہش کرے تو کیا ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا کہ جو بلند درجہ پر ہوگا۔اُسے اختیار ہوگا کہ نیچے کے درجہ والے سے اُس کے درجہ میں آکر اُس سے مل لے لیکن جو نیچے کے درجہ میں ہے اُسکو یہ موقعہ نہ ہوگا۔کہ وہ اوپر کے درجہ میں جا کر اُس سے ملے۔کیونکہ وہ اُس حد تک پہنچا ہی نہیں ہوگا۔رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ کل قیامت کے دن بندوں کے جو درجے بڑھائے جائیں گے۔اور وہ اپنے پروردگار کا قُرب حاصل کریں

گے، یہ اُن کی اپنی اپنی عقلوں کے اندازہ پر ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ثواب کا اندازہ عقل پر موقوف ہے۔ یعنی جتنا نیکی کو نیکی سمجھ کر انجام دیتا ہے اور اطاعت خدا جس قدر سمجھ کر کی ہے اتنا ہی اعلیٰ درجہ ملے گا۔

(پارہ15 سورہ:17، آیت:21 صفحہ:368)

﴿143﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ کیا سوکھے درخت بھی تسبیح کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ضرور کرتے ہیں کیا تم نے گھر کی کھڑکیوں کو چٹختے ہوئے نہیں سنا۔ بس یہی اُن کی تسبیح ہے۔

(پارہ15 سورہ:17، آیت:44 صفحہ:371)

﴿144﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان عورت کے پاس آ کر اسی طرح بیٹھ جاتا ہے جسطرح اُسکا مرد، اور جو کچھ مرد کرتا ہے وہی شیطان بھی کرتا جاتا ہے، کسی نے عرض کی کہ اسکی پہچان کسطرح کی جائے؟ آپؑ نے فرمایا کہ ہماری محبت سے اور ہمارے بغض سے۔ پس جو ہم سے محبت رکھتا ہے۔ وہ تو بندہ خدا کا نطفہ ہے اور جو ہم سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان کا نطفہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ لی جائے تو شیطان الگ ہو جائے اور اگر بغیر بسم اللہ کہے مجامعت کی جائے تو پھر فعل دونوں کی طرف سے واقع ہوتا ہے۔ (پارہ15 سورہ:17، آیت:64 صفحہ:374)

﴿145﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے بنی آدم کو جملہ مخلوقات پر فضیلت دی اور انہیں خشکی و تری میں اٹھایا اور ہر قسم کے پاکیزہ پھلوں سے اُسے رزق دیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ ہر حیوان اور پرندہ یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اپنا کھانا اور

پانی اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالے۔ یہ فضیلت صرف بنی آدم ہی کو ہے کہ وہ اپنا طعام اپنے ہاتھوں سے اپنے منہ میں ڈالتا ہے اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر مخلوق اِسطرح پیدا کی گی ہے کہ اُسکا منہ نیچے کی طرف لٹکا ہوا ہے سوائے انسان کے کہ اُسکی خلقت سیدھی کی گی ہے۔

(پارہ15 سورہ۔17، آیت:70 صفحہ 375)

﴿146﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی عمل خیر کی نیت کرنا اس عمل کے بجالانے سے بہتر ہے اور عمل کا بجالانا ایک نعمت ہے آپؑ نے فرمایا کہ جہنمی جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے کہ دنیا میں اُنکی نیتوں سے ثابت ہوگا کہ اگر وہ ہمیشہ کیلئے دنیا میں رہتے تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہتے۔ اور جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیونکہ دنیا میں اُن کی نیتوں سے ثابت ہوگا کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہتے تو ہمیشہ خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری ہی کیئے جاتے۔ پس اپنی اپنی نیتوں کے بموجب یہ بھی ہمیشہ رہیں گے اور وہ بھی ہمیشہ رہیں گے۔ (پارہ15 سورہ:17، آیت:84 صفحہ:376)

﴿147﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے اپنے اولیاء میں سے کسی کیلئے دنیا کی زینت اور اسکی جلد فنا ہونے والی چیزوں کو پسند نہیں فرمایا۔ اور نہ ان میں سے کسی کو خود دنیا اور اسکی خوش کرنے والی چیزوں کی طرف خواہش دلائی ہے بلکہ دنیا اور اہل دنیا کو صرف اِس لئے پیدا کیا ہے کہ اُن کی آزمائش کرے کہ دنیا میں رہ کر آخرت کیلئے سب سے زیادہ عمل کرنے والا کون ہے۔

(پارہ15 سورہ:18، آیت:7 صفحہ:381)

﴿148﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بہائم (جانور) جنت میں داخل نہ ہوں گے سوائے تین کے بلعم باعور کا گدھا، حضرت یوسفؑ کا بھیڑیا اور اصحاب کہف کا کتا۔ (پارہ 15 سورہ:18، آیت:18 صفحہ:382)

﴿149﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے حوالے جو خزانہ دو یتیم بچوں کا تھا اس خزانہ کے بارے میں جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ خزانہ نہ سونا تھا اور نہ چاندی بلکہ چار کلمے تھے۔(۱) کوئی معبود نہیں سوائے میرے (۲) جسے موت کا یقین ہوگا پھر وہ کبھی نہ ہنسا (۳) جسے قیامت کے دن اعمال کا حساب لیے جانے کا یقین ہوگیا وہ سوائے اللہ تعالیٰ کی کسی سے نہ ڈرا (۴) جسے قضاء وقدر کا یقین ہوگیا وہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرا۔ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر یہ لکھا تھا کہ مجھے اس شخص سے تعجب ہوتا ہے کہ جو موت کا یقین رکھتا ہے وہ خوش کیونکر ہوتا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ جو شخص قضاء وقدر پر ایمان رکھتا ہے وہ (کسی نقصان پر) رنجیدہ کیونکر ہوتا ہے مجھے تعجب ہے کہ جس شخص کو جہنم یاد ہے اُسے ہنسی کیونکر آتی ہے مجھے تعجب ہے کہ جو شخص دنیا اور دنیا والوں کے انقلابات دیکھتا ہے اُسے دنیا پر اطمینان کیونکر ہوتا ہے۔

(پارہ 16 سورہ:18، آیت:82 صفحہ:392)

﴿150﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار کو قائم کر دیا تو اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ میں ماں باپ کے اعمال کا بدلہ ان کی اولاد کو دیا کرتا ہوں اگر نیکی کی ہے تو بدلہ نیک دیتا ہوں اور اگر بدی

کی ہے تو اسکا بدلہ ویسا ہی دیتا ہوں۔ پس تم زنا نہ کرنا۔ ورنہ تمہاری عورتوں سے بھی زنا کیا جائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی زوجہ سے زنا کرے گا اس کی زوجہ سے بھی زنا کیا جائیگا۔

(پارہ 16 سورہ 18، آیت:82 صفحہ:392)

﴿151﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی وفات پر حضرت یحییٰ علیہ السلام باوجود صغر السن ہونے کی کتاب وحکمت کے وارث ہوئے۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے امامت میں بھی یہی اصول قائم فرمایا جو نبوت میں فرمایا تھا۔ (پارہ 16 سورہ:19، آیت:12 صفحہ:396)

﴿152﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ کی مخلوق کیلئے تین ہی موقعے زیادہ وحشت کے ہیں ☆جس دن ماں کے پیٹ سے نکلے اور دنیا کو دیکھے ☆جس دن مرے اور آخرت اور اہل آخرت کو دیکھے ☆جس دن مبعوث ہو یعنی قبر سے حشر نشر کیلئے جی کر اُٹھے اور وہ نتائج دکھائی دیں جو وار دنیا میں نہ دیکھے تھے۔

(پارہ 16 سورہ:19، آیت:12 صفحہ:396)

﴿153﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی کہ اللہ کے نزدیک علم کی فضیلت اُسکی عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے۔ (پارہ 16 سورہ:20، آیت:114 صفحہ:414)

﴿154﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے تسلی دلانے سے تسلی نہ پائے گا اُسکی زندگی دنیا کے بارے میں افسوس ہی کرتے کرتے تمام ہوگی اور جو شخص لوگوں کے پاس جو

کچھ ہے اُسی پر نظر ڈالا کرے گا تو اُسکا رنج و غم بڑھتا رہے گا اور اُسکا غیظ و غضب کبھی کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص کھانے پینے کے سوا اور نعمتیں خدا کی جو اُسے ملی ہوئی ہیں نہ پہنچانے گا اُسکی عمر کم ہوجائے گی اور عذاب قریب آئیگا۔ (پارہ 16 سورہ: 20، آیت: 131 صفحہ 416)

﴿155﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کے ساتھ جو کچھ اللہ نے کیا وہ اُس نے تمہیں اپنی کتاب میں سنا دیا۔ (پارہ 17، سورہ: 21، آیت: 11، صفحہ: 418)

﴿156﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق کے مقابل جو باطل قائم ہوگا ضرور ہے کہ حق باطل پر غالب آجائے اور یہ بھی امام سے منقول ہے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے کہ اُس پر کسی نہ کسی وقت حق نہ کھل جائے۔ اور اِس طرح کھل جائے کہ اُس کے دل میں بیٹھ جائے یہ اور بات کہ وہ اُسے قبول کرلے یا نہ کرے۔

(پارہ: 17، سورہ: 21، آیت: 18، صفحہ: 418)

﴿157﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا فرشتے سوتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ کوئی زندہ ایسا نہیں جو سوتا نہ ہو۔ اُس پہ لوگوں نے کہا کہ اللہ نے تو آیت 19 پارہ 17 سورہ 21 میں فرمایا ہے کہ وہ رات اور دن تسبیح کرتے رہتے ہیں آپؑ نے فرمایا کہ صحیح ہے۔ فرشتوں کی سانس تک تسبیح ہے۔

(پارہ: 17، سورہ: 21، آیت: 19، صفحہ: 419)

﴿158﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے وعظ اور زہد کے بارے میں کلام فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں گنہگاروں کا ذکر فرمایا ہے کہ اے

لوگوں مشرکوں کیلئے نہ حساب کے دفتر کھولے جائیں گے۔ اور اُن کے گروہ کے گروہ جہنم میں بھیج دیے جائیں گے، حساب کتاب محض اہل اسلام کیلئے ہے پس اے بندگان خدا! خدا سے ڈرتے رہو۔ (پارہ 17 سورہ: 21، آیت: 46 صفحہ: 422)

﴿159﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھے اس شخص سے تعجب ہے کہ جسے رنج و غم پیش آئے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے فریاد کیوں نہیں کرتا، کیونکہ اس کے بعد ہی تو فرماتا ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (ترجمہ: پس ہم نے اُسکی فریاد سن لی اور اُسے غم سے نجات دے دی اور ہم مومنوں کو اِسی طرح نجات دیا کرتے ہیں)۔ حضورؐ سے روایت ہے کہ جو مصیبت زدہ اِس آیت کے ساتھ دعا مانگے گا۔ اُس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

(پارہ 17 سورہ: 21، آیت: 87 صفحہ: 426)

﴿160﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن ہر اس چیز کو جسکی اُس کے سوا عبادت کی گئی ہو حاضر کرے گا، سورج ہو، یا چاند یا کوئی اور۔ پھر ہر ایک انسان سے جس جسکی وہ عبادت کرتا رہا ہو۔ پوچھے گا۔ پس ہر وہ بندہ (جس نے خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کی ہوگی) عرض کرے گا۔ کہ اے ہمارے پروردگار ہم تو اُن کی عبادت اِسلئے کیا کرتے تھے کہ یہ تیرے حضور میں ہمیں مقرب کردیں۔ اُس وقت اللہ فرشتوں کو حکم دے گا، کہ خود اُن کو اور جن جن کی یہ عبادت کیا کرتے تھے اُن کو جہنم میں لے جاؤ۔ سوائے اُن کے جن کو ہم نے مستثنیٰ کردیا ہے۔ (پارہ 17 سورہ: 21، آیت: 89 صفحہ: 428)

﴿161﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حمل کی انتہائی مدت کتنی ہوتی ہے جب یہ سوال کیا گیا (یعنی بچہ ماں کے پیٹ میں کتنا عرصہ رہ سکتا ہے) تو آپؑ نے فرمایا حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ نو مہینے ہے اِس مدت سے ایک لحظہ بھر بھی زیادہ نہیں رہ سکتا اور اگر ایک گھڑی بھی زیادہ ہو جائے تو بیشتر اُس کے کہ وہ پیٹ سے باہر آئے ، ماں مر جائے گی۔ **(پارہ 17 سورہ:22، آیت:5 صفحہ:430)**

﴿162﴾ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ انسان جب 75 سال کا ہو جائے تو یہ ارذل العمر کو پہنچ جاتا ہے۔ حضرت امامِ جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر سے روایت کی ہے کہ جب انسان سو سال کا ہو جائے تو ارذل العمر ہے۔ ارذل العمر سے مراد وہ وقت ہے جب انسان کی عقل ایک سات سال کے بچے جتنی ہو جائے۔ 75 یا 100 سال کی عمر کو ہمارے ہاں کہتے ہیں کہ وہ سٹھیا گیا ہے۔ **(پارہ 17 سورہ:22، آیت:5 صفحہ:430)**

﴿163﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اے جبرائیلؑ مجھے دکھاؤ کہ اللہ قیامت کے دن اپنے بندوں کو کس طرح اُٹھائے گا اُنھوں نے کہا بہت خوب! پس بنی ساعدہ کے قبرستان کی طرف گے اور ایک قبر پر پہنچ کر کہا کہ بحکمِ خدا نکل آ۔ ایک شخص سر سے مٹی جھاڑتا ہوا نکل آیا اور کہتا تھا، ہائے افسوس! ہائے افسوس! پھر جبرائیلؑ نے کہا کہ قبر میں داخل ہو جا پس وہ داخل ہو گیا۔ پھر اس طرح دوسری قبر پر بھی یہی ہوا پس اُس قبر سے نکلنے والے نے کہا ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ '' پھر جبرائیلؑ نے کہا قیامت کے دن اس طرح لوگ اُٹھائے جائیں گے۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن اللہ مخلوق کو مبعوث کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو 40 دن برابر بارش ہوگی۔ جس سے جوڑ باہم مل جائیں گے اور گوشت اُگ آئے گا۔ **(پارہ 17 سورہ:22، آیت:7 صفحہ:431)**

﴿164﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مخلوق سے ایسی باتوں میں جھگڑا کرے۔ جن میں اُسے کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔ تو وہ خدائی کے بارے میں جھگڑنے والا سمجھا جائے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ کسی پر عذاب نہ ہوگا جو عابدوں اور زاہدوں کی طرح کا لباس پہن لے اور باطن میں کچھ بھی نہ ہو۔

(پارہ 17 سورہ:22، آیت:8 صفحہ:431)

﴿165﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بندے کی آنکھیں چار ہوتی ہیں دو تو وہ ہوتی ہیں جن سے وہ اپنے امر دین و دنیا کو دیکھتا ہے اور دو وہ جن سے وہ اپنے امر آخرت کو دیکھتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کیلئے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کی وہ دو آنکھیں کھول دیتا ہے جو اس کے دل میں ہیں۔ اور وہ ان کے ذریعہ سے غیب کو اور امر آخرت کو دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اُسکی کرتوتوں کے باعث اسکے خلاف ارادہ کرتا ہے تو اسکا قلب جس حالت میں ہے اسی طرح چھوڑ دیتا ہے۔

(پارہ 17 سورہ:22، آیت:46 صفحہ:437)

﴿166﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب قائمؑ آلِ محمدؐ

کاظہور ہوگا اور وہ کوفہ کی طرف تشریف لے جائیں گے تو اس میں چار مسجدوں کو گرا دینگے اور روئے زمین پر جس قدر مسجدیں کنگروں والی ہونگی اُن سب کو گرا دیں گے اور اُنہیں بغیر میناروں کے بنا دیں گے۔ بڑے راستوں کو وسیع کر دیں گے اور اُن تمام چھجوں کو جو راستہ کی طرف بڑھے ہوئے ہوں گے تڑوا دیں گے اور راستوں پر جو پاخانے اور پرنالے گرتے ہونگے اُنہیں بند کرا دیں گے اور کوئی بدعت ایسی نہ ہوگی جسکا ازالہ نہ فرمائیں۔ اور کوئی سنت ایسی باقی نہ رہ جائے گی جسے قائم نہ کر دیں اور قسطنطنیہ، چین اور کوہستان دیلم کو فتح کریں گے اور اس کے بعد سات برس تک انتظار کریں گے کہ ہر برس اُن میں سے تمہارے دس برس کے برابر ہوگا پھر اللہ جو چاہے گا کریگا، اِس پر کسی نے کہا کہ یہ برس کس طرح طویل ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ آسمان کو حکم دے گا کہ اپنی حرکت کو کم کر دے اِس پر کہا گیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ اگر حرکت آسمان میں کچھ فرق آ جائے تو تمام دنیا تباہ ہو جائے آپؑ نے فرمایا یہ زندیقوں کا قول ہے۔ اہل آسمان کو اِس کے قائل ہونے کا کوئی موقعہ ہی نہیں۔ حالانکہ اللہ نے اپنے نبیؐ کیلئے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے اور اُن کے وصی حضرت علیؑ کیلئے سورج کو پھر واپس بھیج دیا تھا۔

(پارہ **17** سورہ **22**، آیت: **47** صفحہ **437**)

﴿**167**﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم پر نماز میں خشوع اور خضوع لازم ہے کیونکہ اللہ ایسا کرنا مومنوں کی صفت میں فرماتا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنا جسمانی خشوع اپنے دل کے خشوع سے زیادہ ظاہر کیا اس کا یہ فعل ہمارے نزدیک منافقت ہے۔ (پارہ **18** سورہ: **23**، آیت: **2** صفحہ: **443**)

﴿**168**﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تم سے

ہو سکتا ہے کہ تم مشہور نہ ہو تو اسطرح کرو کیونکہ تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ لوگ تمہاری ثناء اور تعریف نہ کریں۔ اور نہ اس پر کہ تم لوگوں کی نظروں میں بڑے ہو۔ جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل تعریف ہو۔ آپؑ نے حضرت علیؑ سے منقول فرمایا کہ سوائے دو شخصوں کے اور کسی کی زندگی میں خیر و خوبی نہیں ہے ایک وہ شخص جو روزانہ نیکی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جو اپنی بدیوں کا تدارک توبہ سے کرتا ہے مگر حضرت علی علیہ السلام نے مشروط فرمایا کہ جب تک وہ ہم اہل بیتؑ کی ولایت نہ رکھتا ہو اُسکے گناہ نہیں بخشیں جائیں گے۔ (پارہ **18** سورہ: **23**، آیت: **61** صفحہ: **448**)

﴿**169**﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو بندوں کو خود ہی اپنی معرفت عطا کر دیتا لیکن اُس نے ہمیں اپنا دروازہ اپنی صراط اور اپنی سبیل قرار دیا ہے اور وہ وجہ مقرر کر دی جس سے اُس تک پہنچ سکتے ہیں پس جو جوگ ہماری ولایت سے منہ موڑ لیں یا ہم پر کسی دوسرے کو فضیلت دیں اُنہی کو اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ راہِ راست سے ہٹ جانے والے ہیں۔

(پارہ **18** سورہ: **23**، آیت **74** صفحہ **449**)

﴿**170**﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص زکوۃ نہ دیتا ہوگا وہ موت کے قریب اپنی واپسی کی درخواست کریگا۔

(پارہ **18** سورہ: **23**، آیت: **99** صفحہ: **451**)

﴿**171**﴾ ''کافی'' میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کسی نے کہا کہ میں نے آپؑ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ ہمارے سب شیعہ جنت میں ہونگے خواہ اُن سے

کیسے ہی افعال ہوئے ہوں آپؑ نے فرمایا "ہاں" میں نے سچ کہا تھا کہ سب کے سب ہی جنت میں جائیں گے۔ خواہ اُنکے اعمال کیسے ہی ہوں، اس پر کہا گیا کہ گناہ تو بڑے بڑے بھی ہوتے ہیں آپؑ نے فرمایا کہ قیامت کو نبی مطاع یا وصی نبیؑ کی شفاعت سے تم سب جنت میں ہی جاؤ گے۔ لیکن مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ ہے برزخ کا (قبر اور موت کے وقت سے لیکر قیامت تک) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم! قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو جائے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (پارہ18 سورہ:23، آیت:99 صفحہ:451)

﴿172﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے کسی مخلوق کو بیکار پیدا نہیں کیا اور نہ وہ اس کو مہمل چھوڑ دیگا۔ بلکہ ان کو اسلیئے پیدا کیا ہے کہ اپنی قدرت کا اظہار کرے اور ان کو اپنی عبادت کی تکلیف دے کہ وہ اسکے سبب سے اس کی رضا مندی کے مستحق ہوں اور اس نے مخلوق کو اِس لئے پیدا نہیں کیا کہ اُن سے خود کوئی نفع اٹھائے یا کسی مغفرت کو رفع کرے بلکہ اسلیئے پیدا کیا ہے کہ خود اُن کو نفع پہنچائے اور اُن کو ابدی نعمات میں داخل کر دے۔ کسی نے امام جعفرؑ سے عرض کی کہ ہم تو فنا کیلیئے پیدا کیے گئے ہیں آپؑ نے فرمایا واہ ہم تو بقا کیلیئے پیدا کیے گئے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا حالانکہ نہ خدا کی جنت کبھی زائل ہوگی اور نہ جہنم کبھی بجھائی جائے گی اور ہم لوگوں کی تو یہ حالات ہوگی جیسے کسی ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے گئے۔ (پارہ18 سورہ23، آیت:115 صفحہ:453)

﴿173﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ مولا! اللہ تعالیٰ نے (سورہ ۲۴ میں) زانی کو مومن اور زانیہ کو مومنہ کیوں نہ کہا؟ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زانی جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جب چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔ بلکہ یہ فعل کرتے وقت ایمان اُن سے اسطرح الگ ہوتا ہے جس طرح بدن سے قمیض اُتر جاتی ہے۔
(پارہ18 سورہ:24، آیت:2 صفحہ:453)

﴿174﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کے بارے میں ایسی (بدی کی) بات بیان کرے جو اُس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھی اور دونوں کانوں سے سنی ہو تو وہ بھی اُن میں داخل ہے آپؑ نے حضورؐ سے نقل فرمایا کہ جس شخص نے کسی برائی کی بات کو شہرت دی تو وہ ایسا سمجھا جائے گا کہ گویا اُس نے پہلے اس بدی کا ارتکاب کیا۔ (مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی برائیاں مشہور کرنے میں شیطان کی پیروی نہ کرو)۔ (پارہ18 سورہ.24، آیت:21 صفحہ:456)

﴿175﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر مومن کے اعضاء اُس کے برخلاف گواہی نہیں دیں گے ماسوا اُس کے نہیں کے وہ صرف اُنہیں کے خلاف گواہی دیں گے جن کے خلاف عذاب کا حکم محقق ہو چکا ہوگا۔ (یعنی جو مستحق عذاب ہو گئے) (پارہ18 سورہ:24، آیت:24 صفحہ:457)

﴿176﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن میں جہاں فروج کی حفاظت کا ذکر آیا ہے وہاں زنا سے حفاظت مراد ہے سوائے اِس آیت (۳۱) کے کہ یہاں نظر سے حفاظت مراد ہے۔ پس نہ کسی مردِ مومن کیلیئے یہ حلال ہے کہ وہ اپنے مومن بھائی کے ستر کی طرف دیکھے اور نہ کسی مومنہ عورت کیلیئے حلال ہے کہ وہ اپنی کسی

مؤمنہ بہن کے ستر کی طرف دیکھے۔ (پارہ 18 سورہ:24، آیت:31 صفحہ:458)

﴿177﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ زینت سے مراد لباس، سرمہ، انگھوٹی، ہاتھوں کی مہندی اور کنگن ہیں زینت تین قسم کی ہوتی ہے ☆ عام لوگوں کی زینت، ☆ محرموں کی زینت اور ☆ خاوند کیلئے زینت۔ پس عام لوگوں کی زینت وہ ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے محرموں کی زینت گلے کے ہار سے اوپر اوپر (یعنی سر، کان، ناک وغیرہ) اور پازیب کی جگہ سے نیچے نیچے کی اور بازو بند سے لے کر انگلیوں تک اور شوہر کیلئے کل جسم ہے۔ (پارہ 18 سورہ:24، آیت:31 صفحہ:458)

﴿178﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ آسمان کے رہنے والوں کا بھی ہادی ہے اور زمین کے رہنے والوں کا بھی۔
(پارہ 18 سورہ۔24، آیت 35 صفحہ:459)

﴿179﴾ حضرت علی علیہ السلام، حضرت امام جعفر علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے بادلوں کو بارش کیلئے چھلنیاں قرار دیا ہے کہ وہ اولوں کو پگھلا کر پانی بنا دیتے ہیں تا کہ جس پر پہنچے یہ ضرر نہ پہنچائے۔ اور جو کچھ تم اولے اور بجلی کے صاعقے دیکھتے ہو یہ اللہ کی طرف سے ایک طرح کا عذاب ہے جس سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے تکلیف پہنچا دیتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اولے نہ کھائے جائیں۔ کیونکہ اولے سے مراد وہ پانی ہے جو مادہ کا جزو (یعنی منی) ہے کیونکہ کوئی جاندار ایسا نہیں جو نطفہ سے نہ پیدا ہوا ہو۔
(پارہ 18 سورہ:24، آیت:43 صفحہ:461)

﴿180﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے کسی شخص سے دریافت کیا کہ کیا تو جانتا ہے کہ تقدیر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں آپؑ نے فرمایا تقدیر اجل اور رزق اور بقاء اور فنا کی حدود کا مقرر کرنا تقدیر ہے اسطرح آپؑ نے فرمایا کہ قضا ہر امر مقدر کا واقع ہونا ہے۔ (پارہ 18 سورہ:25، آیت:2 صفحہ.466)

﴿181﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ظل طلوع فجر اور طلوع شمس کے مابین ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سب حالتوں سے وہ پاکیزہ ترین ہے کیونکہ اندھیرا طبیعت میں نفرت کا باعث ہوتا ہے، اور آنکھوں کی بینائی کم ہوتی ہے لیکن سورج کی شعاع ہوا کو نرم اور پاکیزہ کرتی ہے اور آنکھوں کی روشنی کو زیادہ کرتی ہے اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اِس سے جنت کی صفت کو بیان فرمایا ہے۔ (پارہ 18 سورہ:25، آیت:45 صفحہ:471)

﴿182﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کچھ تمہاری رات کی عبادت میں سے باقی رہ گیا ہو اسے دن کے وقت قضا کر کے بجالاؤ۔
(پارہ 19 سورہ:25، آیت:62 صفحہ:473)

﴿183﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زُور سے مراد غنا ہے یعنی گانا بجانا اور راگ رنگ چونکہ غنا بھی حق سے انحراف کرتا ہے چنانچہ اُسے اَلْغِنَآءُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا کہا گیا ہے۔ (پارہ 19 سورہ:25، آیت:72 صفحہ:474)

﴿184﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قائمؑ آلِ محمدؐ اُسوقت تک ظاہر نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ آسمان سے ایک ندا دینے والا آواز نہ دے گا

جسے مشرق اور مغرب میں رہنے والا سب سنیں گے۔ اور بنی اُمیہ کی گردنیں جھک جائیں گے۔ اور وہ آسمان کی طرف سے ایک چیخ ہوگی جو صاحبُ العصر قائمؑ آلِ محمدؑ کا نام لے کر پکارے گی۔ (پارہ 19 سورہ:26، آیت:4 صفحہ:475)

﴿185﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب یا وحی نہیں نازل کی مگر عربی زبان ہیں، لیکن ہر نبی کے کان میں آواز ان کی قوم کی زبان میں ہی پہنچتی تھی اور ہمارے نبیؐ اس کو عربی زبان میں ہی سنتے تھے اور جب وہ اپنی قوم کو سناتے تے تو عربی زبان میں ہی سناتے تھے۔ اور عربی میں وہ لوگ سنتے تھے اور جب کوئی شخص کسی زبان میں بات کرے آپؐ کے کانوں میں کلام عربی زبان میں ہی پہنچتا تھا اور ان سب زبانوں کا ترجمہ حضرت جبریلؑ کرتے جاتے تھے یہ شرف صرف حضورؐ کو اللہ کی طرف سے تھا۔

(پارہ 19 سورہ:26، آیت:195 صفحہ:486)

﴿186﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ آیت 62 سورۃ 27 قائمؑ آلِ محمدؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ خدا کی قسم وہی مضطر ہیں جس وقت وہ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور اللہ سے دعا مانگیں گے تو اللہ ان کی دعا قبول کریگا۔ اور اُنؑ سے مصیبت دفع کردے گا۔ اور انہیں تمام روئے زمین کا خلیفہ بنادے گا۔ اور سب سے پہلے جبریلؑ امیں بیعت کریں گے پھر 313 افراد کریں گے۔

(پارہ 20 سورہ:27، آیت:62 صفحہ:495)

﴿187﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ نام مبارک

ہو، پوچھا گیا کون سا نام۔ آپؑ نے فرمایا شیعہ، پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم صابر ہیں۔ اور ہمارے شیعہ ہم سے بھی زیادہ صبر کرنے والے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم اس بات پر صبر کرتے ہیں جسکے انجام کو ہم جانتے ہوتے ہیں لیکن ہمارے شیعہ اس بات پر صبر کرتے رہیں جس کے انجام کو وہ بالکل نہیں جانتے ہیں نیز آپؑ نے فرمایا کہ ہمارے شیعہ ایسے ہیں کہ جو شخص ان کے ساتھ بدی کرے اس کا دفعیہ اس کے ساتھ نیکیاں کرکے کرتے ہیں۔ (پارہ 20 سورہ.28، آیت:15 صفحہ:501 اور آیت 54 صفحہ 508)

﴿188﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب بندہ قبر میں داخل ہوگا۔ اور اِس سے خوف زدہ ہوگا تو اِس سے نبیؐ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور اِس سے کہا جائے گا۔ کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تمہارا پشت پناہ تھا پس اگر یہ مومن تھا تو کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سچائی لائی۔ پس اُسے کہا جائے گا کہ اب چین سے سو رہو۔ اور شیطان وہاں سے رفو چکر ہوجائے گا۔ اور اُس کی قبر میں سات گز تک فراخی کردی جائے گی۔ اور وہ جنت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔ اور اگر یہ بندہ کافر تھا تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا پھر اُسے ایک ضرب لگائی جائے گی کہ سوائے انسان کے سب مخلوق سن لے گی۔ اور شیطان اُس پر مسلط ہوجائے گا۔ اُسکی آنکھیں تانبے کی شکل کوندتی بجلی کے ہوں گی۔ وہ اُس سے کہے گا کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور اُس پر سانپ اور بچھو مسلط ہوجائیں گے اور اُس کی قبر میں اندھیرا ہوجائے گا۔ اور قبر اُس کی اِسطرح بھینچے گی کہ اُسکی پسلیاں جدا ہوجائیں گی۔ پھر امامؑ نے اپنی انگلیوں سے بتایا اور اُن کو ایک دوسرے سے ملادیا۔ (پارہ 20 سورہ:28، آیت:65 صفحہ:510)

﴿189﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس امت کے ہر

فرقہ کو اسکے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پارہ 20 سورہ:28، آیت:75 صفحہ:511)

﴿190﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رجعت فرمائیں گے اور حضرت علیؑ اور تمام معصومینؑ بھی۔ (پارہ 20 سورہ:28، آیت:85 صفحہ:513)

﴿191﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اس ملک میں جہاں تم ہو خدا کی نافرمانی شروع ہوجائے تو تم وہاں سے نکل کر کسی دوسرے ملک میں چلے جاؤ۔ جیسے کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دین کی خاطر دین کی حفاظت کے لئے ایسا کرے وہ جنت کا مستحق ہوجائے گا۔ اور وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضورؐ کی رفاقت میں رہے گا۔ (پارہ 21 سورہ:29، آیت:56 صفحہ:522)

﴿192﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ فطرت سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ اسلام ہے جس پر کہ اللہ نے انہیں پیدا کیا جبکہ اُن سے توحید کے اقرار پر وعدہ کیا اور کہا کہ میں تمھارا پروردگار نہیں ہوں اس میں مومن بھی ہیں اور کافر بھی۔
(پارہ 21 سورہ:30، آیت:30 صفحہ:528)

(193) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی نصرت کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی میں گرفتار دیکھ لے۔
(پارہ 21 سورہ:30، آیت:47 صفحہ:531)

﴿194﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر نعمت کا شکریہ

خواہ وہ نعمت کتنی ہی بڑی ہو، یہ ہے، کہ بندہ اس پر خدا تعالیٰ کی حمد کرے آپؑ سے منقول ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے نعمتیں وارد یں پھر اُس نے اپنے دل سے اُسے پہنچان لیا تو اُس نے گویا شکر ادا کردیا۔ (پارہ 21 سورہ:31، آیت:12 صفحہ:534)

﴿195﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ظلم تین طرح کا ہے۔ ☆ایک ظلم ایسا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ بخش دے گا، ☆اور ایک ظلم ایسا ہے جسے اللہ ہرگز نہ بخشے گا ☆اور ایک ظلم ایسا ہے جس سے چشم پوشی نہ کرے گا۔ پس وہ ظلم جسے اللہ ہرگز نہ بخشے گا وہ شرک ہے۔ اور وہ ظلم جسے اللہ بخش دے گا، وہ ایسا ہے جو بندہ نے خود اپنے ہی اُوپر کیا ہوگا اور وہ ظلم جس سے وہ چشم پوشی نہ فرمائے گا وہ حق العباد کے متعلق ہے۔
(پارہ 21 سورہ:31، آیت:13 صفحہ:534)

﴿196﴾ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے واحد کے معنی دریافت کیے گئے تو فرمایا کہ واحد وہ ہے جسکی یکتائی بیان کرنے میں بے شمار زبانیں یک زبان ہوں۔
(پارہ 21 سورہ:31، آیت:25 صفحہ:536)

﴿197﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دنیا دو طرح کی ہے ایک تو تیاری آخرت کیلئے ایام گزاری کا ذریعہ اور ایک آخرت کو بھلا کر دائمی لعنت مول لینے کا اثاثہ۔ (پارہ 21 سورہ:31، آیت:33 صفحہ:537)

﴿198﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص محمدؐ وآلِ محمدؐ دس مرتبہ درود پڑھتا ہو اللہ اور اُس کے فرشتے اُس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور جو شخص محمدؐ وآلِ محمدؐ سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اور اُسکے فرشتے ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(پارہ22 سورہ:33،آیت:40 صفحہ:549)

﴿199﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں اور مومنوں کی صلوات سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کی صلوات، اُسکا رحمت نازل کرنا ہے، اور فرشتوں کی صلوات اُنکا طہارت و پاکیزگی کا اعلان ہے۔ اور مومنوں کی صلوات اُن کیلئے دُعا ہے۔ پھر پوچھا گیا کہ ہم محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر کسطرح صلوات پڑھیں۔ آپؑ نے فرمایا یوں کہو" صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ صَلَوَاتُ مَلَآئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پھر پوچھا گیا کہ اس چیز کا کیا ثواب ملے گا؟ آپؑ نے فرمایا کہ وہ گناہوں سے اسطرح نکل جائے گا جس طرح کہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(پارہ22 سورہ.33،آیت.56 صفحہ:552)

﴿200﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباد ابن کثیر صوفی بصری سے فرمایا کہ اے عبد! تمہیں حرام خوری اور حرام کاری نے دھوکا دیا ہوا ہے۔ اللہ فرماتا ہے پس جان لو کہ اللہ کوئی عمل قبول نہ کریگا جب تک قوم عدل کے قائل نہ ہونگے۔

(پارہ22 سورہ:33،آیت:70 صفحہ:554)

﴿201﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اول جب اللہ نے قلم کو پیدا کیا تو اُس کو حکم دیا کہ لکھ! بس جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا اُس نے سب کچھ لکھ ڈالا۔ (پارہ22 سورہ:34،آیت:3 صفحہ:555)

﴿202﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے امیر

لوگوں کا ذکر کر کے اُنکی کچھ مذمت کی آپؑ نے فرمایا خاموش ہو جا۔ اسلیئے کہ امیر شخص اگر صلہ رحمی کرنے والا، اور اپنے حق اور بھائیوں کے حق میں نیکی کرنے والا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کو اُس کو دوہرا اجر دے گا۔ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص میسر کی حالت میں سخاوت کیلئے اپنا ہاتھ پھیلا دیگا تو جو کچھ وہ خرچ کریگا۔ اللہ اُسکا عوض دنیا میں ہی دے دیگا۔ اور آخرت میں کئی گنا ثواب دیگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے کہا کہ میں راہ خدا میں خرچ کرتا ہوں مگر اُسکا عوض نہیں دیکھتا۔ آپؑ نے فرمایا کیا تیرا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرے گا؟ عرض کی نہیں فرمایا کس وجہ سے؟ کہنے لگا کہ میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی شخص حلال طریقہ سے مال پیدا کرے گا تو اُسکا جو پیسہ بھی خرچ کریگا اُسکا عوض پائیگا۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے اپنے غلام سے پوچھا کہ آج تم نے کچھ خرچ کیا ہے؟ عرض کی کہ کچھ نہیں تو آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ عوض کس چیز کا عطا فرمائے گا؟

(پارہ22 سورہ:34،آیت:39 صفحہ:561)

﴿203﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس عجب کی نسبت دریافت کیا گیا تھا جو عمل کو فاسد کر دیتا ہے تو فرمایا کہ عجب کے درجے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ کی نظر میں اپنی بد اعمالی، زینت، پا جائے، اور وہ کہ گمان کریں، کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں، بیا اچھا ہی اچھا ہے۔ (پارہ22 سورہ:35،آیت:8 صفحہ:564)

﴿204﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ کرے، تو چالیس دن متواتر آسمان سے زمین پر پانی

برسے گا۔ جسکے ذریعہ سے جوڑ باہم مل جائیں گے اور گوشت اُگ جائے گا۔

(پارہ22 سورہ 35،آیت:9 صفحہ:565)

﴿205﴾ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا کہ صور دو مرتبہ پھونکا جائے گا۔ پہلی مرتبہ کے پھونکے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اس سمندر کو جسے اُس نے "بحرالحجور" فرمایا اور جو ایسا ہے جیسا کہ انسان کا نطفہ ہوتا ہے، اُس سے زمین پر بارش ہونے کا حکم دے گا۔ بس جہاں اُسکا پانی پرانے سے پرانے مُردوں کو چھوئے گا وہ زمین سے نکل آئیں گے اور زندہ ہو جائیں گے۔ (پارہ22 سورہ:35، آیت:9 صفحہ:565)

﴿206﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمیں ایک چیز بھی ایسی معلوم نہیں جو صلہ رحمی کی مانند عمر کو بڑھاتی ہو یہاں تک کہ اگر کسی شخص کی زندگی کے صرف تین برس باقی ہوں اور اُس سے کوئی صلہ رحمی بن پڑے تو اللہ اس میں تیس برس کا اور اضافہ فرما کر 33 سال کر دیتا ہے اور اگر 33 سال باقی ہوں اور اُس سے قطع رحمی ہو جائے تو اُسکی عمر میں 30 کاٹ کر 3 سال کر دیتا ہے۔ (پارہ22 سورہ 35،آیت: 11 صفحہ:565)

﴿207﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت (پارہ۲۲،آیت۳۴) میں علماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے قول کی تصدیق اپنے فعل سے کردیں اور جس شخص کا فعل اُس کے قول کی تصدیق نہ کرتا ہو، وہ عالم نہیں ہے۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خدا کی نسبت سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص سمجھا جائیگا جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق علم اور عمل دونوں گہرے دوستوں کا سا حکم رکھتے ہیں۔ پس جس شخص کو

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگی اُسے اللہ کا خوف بھی ہوگا اور وہ خوف اُسے اطاعتِ خدا کرنے پر آمادہ رکھے گا اور صاحبانِ علم اور اُن کے پیروکار چونکہ معرفت خدا رکھتے تھے لہٰذا وہ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اعمال بجا لاتے تھے اور اُنہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط)

(پارہ22 سورہ 35، آیت.28 صفحہ:567)

﴿208﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرتِ فاطمۃُ الزہراء سلام اللہ علیہا کی عظمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اُن کی ذریت پر آتش دوزخ کو حرام کر دیا ہے۔ (پارہ22 سورہ:35، آیت 32 صفحہ:568)

﴿209﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام اور کئی اماموںؑ سے منقول ہے کہ ہمارے سبب سے اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کو زائل نہیں کرتا۔

(پارہ22 سورہ 35، آیت 41 صفحہ:570)

﴿210﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ (یٰس) حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا نام ہے اور آلِ یٰس ہم ہیں۔

(پارہ22 سورہ 36، آیت 1 صفحہ:571)

﴿211﴾ تفسیر صافی (ص424) میں لکھا ہے قیامت اسطرح آئی گی کہ دو آدمیوں نے ایک کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور وہ باہمی بیع و شرے کر رہے ہوں گے۔ بس وہ طے نہ کرنے پائینگے کہ قیامت آ جائے گی۔ اور ایک شخص لقمہ اٹھائے گا کہ منہ میں رکھے۔ ابھی اسکا لقمہ

منہ تک نہ پہنچے گا کہ قیامت آجائی گی۔ جب بازاروں میں باہمی جھگڑے ہونگے تو ایک چیخ کی آواز اچانک آئیگی تو سب کے سب اپنی اپنی جگہ مرجائیں گے ان میں سے کوئی بھی نہ تو اپنی منزل پر لوٹ سکے گا اور نہ ہی وصیت کرسکے گا۔

(پارہ 23 سورہ: 36، آیت: 49 صفحہ: 575)

﴿212﴾ تفسیرِ صافی صفحہ 436 پر تفسیرِ قمی کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ (آیت) دشمنانِ آلِ محمدؑ کا قول ہے جو وہ جہنم میں کہیں گے۔ اسی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان موجود ہے کہ تم لوگ تو جنت میں نعمتوں کے مزے اُڑا رہے ہوگے اور تمہارے دشمن تمہیں جہنم میں تلاش کرتے ہونگے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خدا کی قسم تم میں سے دو بھی جہنم میں نہ جائیں گے نہیں نہیں بلکہ خدا کی قسم ایک بھی نہ جائے گا۔ تمہارے ہی بارے میں تو اللہ تعالیٰ اہلِ جہنم کا یہ قول نقل کرتا ہے "وَقَالُوا مَا لَنَا ۔۔۔ الخ" (ترجمہ: اور کہیں گے ہمیں کیا ہوگیا، ہم اُن آدمیوں کو نہیں دیکھتے جنھیں ہم شریروں میں سے گنا کرتے تھے) واللہ! وہ جہنم میں تم کو ڈھونڈیں گے مگر تم میں سے ایک کو بھی نہ پائیں گے۔ (پارہ 23 سورہ: 38، آیت: 62 صفحہ: 593)

﴿213﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علمائے دین میں سے بعض ایسے بھی ہونگے جو فتوی دینے پر تیار ہو جائیں گے اور اس بات کے مدعی بھی ہو جائیں گے کہ جو کچھ پوچھنا ہو ہم سے پوچھو۔ حالانکہ شاید ایک حرف بھی ٹھیک نہ بتا سکتے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(پارہ 23 سورہ 38، آیت: 86 صفحہ 594)

﴿214﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں اہلِ عقل و فہم کو بشارت دی ہے اور جنابِ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ خوشخبری اُن بندوں سے متعلق ہے جو حدیث کو غور سے سنیں اور جیسی سنیں ویسی ہی بیان کردیں نہ کچھ بڑھائیں اور نہ گھٹائیں۔ تفسیرِ صافی میں ہے کہ وہ لوگ حق و باطل میں تمیز کرلیتے ہیں اور اطاعت کیلئے افضل کے بعد افضل کو اختیار کرتے ہیں۔

(پارہ 23 سورہ 39، آیت 17 صفحہ: 597)

﴿215﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول کہ ہر شخص کے سونے کے وقت اُسکا نفس آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے اور اُسکی روح اُسکے بدن میں باقی رہتی ہے اور دونوں کے درمیان ایسا رشتہ باقی رہتا ہے جیسا کہ سورج اور اُسکی شعاع میں پھر اگر اللہ نے اُس کی روح قبض کرنے کا اذن دے دیا تو روح نفس کی دعوت قبول کرلیتی ہے اور اگر اللہ روح کی واپسی کا اذن دے دیتا ہے تو نفس روح کی دعوت مان لیتا ہے اور پلٹ آتا ہے۔ پس جو کچھ نفس آسمانوں میں عالمِ ملکوت میں دیکھتا ہے اُسکی تاویل ہوسکتی ہے اور جو کچھ وہ آسمان اور زمین کے درمیان دیکھتا ہے وہ شیطان کے تخیلات ہوتے ہیں اُن کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔ (پارہ 24 سورہ: 39، آیت: 42 صفحہ: 600)

﴿216﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت کرنیوالے وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے عدل کے اوصاف بیان کیے پھر اُسکی مخالفت کی۔ (پارہ 24 سورہ: 39، آیت: 56 صفحہ: 602)

﴿217﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین کا مُربّی

زمین کا امام ہے پوچھا گیا کہ جب امام زمانہؑ خروج فرمائیں گے تو کیا ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا اُس وقت لوگوں کو سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کی ضرورت نہ رہیگی ۔ امامؑ کا نور ہی کافی ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا کہ دراصل جب قائمِ آلِ محمدؐ آجائینگے تو اُس وقت زمین اپنے مُـرَبِّـی کے نور سے چمک اُٹھے گی اور لوگ سورج کی روشنی سے بے نیاز ہو جائینگے اور اندھیرا رجاتا رہے گا۔ (پارہ 24 سورہ:39، آیت:69 صفحہ:604)

﴿218﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن کو "یَـوْمُ التَّـلَاقِ" اس لئے کہا کہ اُس دن آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے آپس میں بالمشافہ ملاقات کریں گے۔ (پارہ 24 سورہ:40، آیت:15 صفحہ:607)

﴿219﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب مومن کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اُس سے اُسے رنج پہنچتا ہے اور وہ اُس پر نادم ہوتا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ توبہ کیلئے نادم ہونا ہی کافی ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو نیکی خوشی پہنچائے اور بدی کرنا برا لگے وہی مومن ہے۔ بس تحقیق جو شخص ایسے گناہ پر نادم نہیں۔ جسکا اُس نے ارتکاب کیا ہے وہ مومن نہیں ہے۔ اُس کی شفاعت بھی نہیں ہوگی۔ اور وہ ظالم ہے۔ جیسے کہ اللہ فرماتا ہے "ظالموں کیلئے نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارشی جس کی بات مان لی جائے"۔ (پارہ 24 سورہ:40، آیت:18 صفحہ:607)

﴿220﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تقیہ میرے دین اور میرے آباؤ اجداد کے دین کا ایک حصہ ہے اور جو تقیہ کا منکر ہے اُسکا کوئی دین نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ تقیہ زمین میں اللہ کی ڈھال ہے۔

(پارہ 24 سورہ 40، آیت:28 صفحہ 609)

﴿221﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کی خدا کی طرف سے یہ نصرت رجعت میں ہوگی کیا تم نہیں جانتے کہ بہت انبیاء کی دنیا میں نصرت نہ کی گئی ۔ اور وہ قتل کردیے گے اور اُن کے بعد آئمہ بھی قتل کردیے گے اور ان کی نصرت نہیں کی گئی تو یہ رجعت میں ہی ہوگا۔ (پارہ 24 سورہ 40، آیت:51 صفحہ 612)

﴿222﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دُعا کرنا افضل عبادت ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اس بات سے افضل کوئی چیز نہیں ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور جو کچھ ان کے پاس ہو وہ بھی طلب کی جائے ۔ اللہ کے نزدیک اُس شخص سے بدترین کوئی نہیں جو اس کی عبادت سے تکبیر کرے اور اُس سے اُس چیز کا سوال نہ کرے جو اُس کے پاس ہو۔ صحیفہ سجادیہ میں ہے کہ تمھاری دُعا کو عبادت کا نام دیا گیا ہے اور اُسکے ترک کرنے کو تکبر اور اسکے ترک کرنے پر جہنم میں ذلیل و خوار کر کے داخل کرنے کا وعدہ دیا ہے۔ (پارہ 24 سورہ:40، آیت:60 صفحہ:613)

﴿223﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم سے جب کوئی لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے پس اُسے چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بھی کہے۔ (پارہ 24 سورہ 40، آیت:65 صفحہ 614)

﴿224﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا تھا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ فرشتے آپؑ پر نازل ہوتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! خدا کی قسم! وہ ہم پر نازل ہوتے ہیں۔ بلکہ ہمارے بچھونوں پر بیٹھتے ہیں۔ کیا تو اللہ کی کتاب نہیں پڑھتا کہ وہ فرماتا ہے۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا ۔۔۔الخ" ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اِس قول پر قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہونگے۔

(پارہ24 سورہ 41، آیت:30 صفحہ:621)

﴿225﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مال اور بیٹے دنیا کی کھیتی ہیں اور نیک عمل آخرت کی کھیتی۔ اور کچھ لوگوں کے لیے اللہ دونوں کو جمع کر دیتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص محض دنیاوی فائدہ کیلئے کوئی بات کرے گا۔ آخرت میں اسکا کوئی حصہ نہ ہوگا اور جو شخص اس بات سے آخرت کا فائدہ مدنظر رکھے گا تو اللہ اُسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کردے گا۔ (پارہ25 سورہ:42، آیت:20 صفحہ:629)

﴿226﴾ حضرت امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ میں اُن اہلبیتؑ میں سے ہوں جنکی مودت اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر واجب کی ہے پھر فرمایا کہ نیکی کمانے سے مراد ہم اہلبیت کی مودت ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہماری بزرگی کو تسلیم کرنا۔ ہماری روایت صحیح پہچانا اور ہمارے خلاف جھوٹ نہ بولنا۔ (پارہ25 سورہ:42، آیت:23 صفحہ:630)

﴿227﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی رگ پٹھے کا پھڑکنا، کسی پتھر کا لڑھکنا، کسی قدم کا پھسلنا، کسی لکڑی کی خراش آجانا، کسی نہ کسی گناہ کی پاداش میں ہوتا ہے۔ اور جن گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان کی سزا دنیا میں جلدی مل جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی جلالت قدر سے بعید ہے کہ آخرت میں دوبارہ اُس کی سزا دے۔ آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ حضورؐ کے بعد جو کچھ

اہلبیتؑ پر گزری۔ کیا یہ اُن کے کسی فعل کی سزا تھی؟ حالانکہ وہ اہلبیتؑ عصمت وطہارت ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضورؐ تو ہر گناہ سے معصوم تھے مگر ہر روز اور ہر شب سو سو مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے۔ بات یہ ہے اللہ اپنے خاص دوستوں کو خاص مصیبتوں میں مبتلا کیا کرتا ہے تاکہ اُن کے درجے بڑھائے۔ اس میں گناہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

(پارہ25 سورہ:42، آیت:30 صفحہ:631)

﴿228﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں غصہ کو روکے جبکہ وہ اُس کی جزا کی پوری قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ نیز فرمایا کہ جو شخص خواہش کے وقت، خوف کے وقت اور غضب وغصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام کردے گا۔ (پارہ25 سورہ:42، آیت:37 صفحہ:632)

﴿229﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص کا حق جو تمھارے ساتھ بدی کرلے یہ ہے کہ تم اُسے معاف کردو۔ اگر تم کو یہ معلوم ہو کہ معاف کرنا ضرر پہنچائے گا تو بدلہ لے لو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کے تین ایسے ہیں کہ اگر تم اُن کو دبا کر نہ رکھو گے تو وہ ظلم کریں گے ☆ایک تو کمینے لوگ ☆دوسرے زوجہ اور ☆تیسرے غلام۔ (پارہ25 سورہ:42، آیت:41 صفحہ:632)

﴿230﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ کی مخلوق میں روح ایسی مخلوق ہے جو عظمت میں جبرائیلؑ اور میکائیلؑ سے زیادہ ہے اور جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ ہمیشہ رہی۔ اور آپؑ کو خبر پہنچاتی رہی اور صلاح دیتی

رہی۔ان کے بعد آئمہؑ کے ہمراہ رہی۔ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے جس وقت وہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی وہ پلٹ کر نہیں گئی اور وہ ہم میں موجود ہے۔ (پارہ25 سورہ42،آیت:52 صفحہ:634)

﴿231﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کسی جانور (سواری) پر سوار ہو تو پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا۔۔۔۔اور اسطرح حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوار ہوتے وقت یہ آیت سُبْحَانَ الَّذِيْ۔۔۔الخ تو اللہ کے حکم سے اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔(پارہ25 سورہ:43،آیت:13 صفحہ:635)

﴿232﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم پرہیزگار لوگوں کی دوستی کی خواہش کرو گو زمین کے اندھیرے میں ہی ہوں اسلیئے کہ اللہ نے روئے زمین پر بعد انبیاءؑ کے اُن سے افضل کسی کو نہیں پیدا کیا۔اور کسی بندے پر اللہ کا انعام کسی ایسے شخص کے برابر نہیں ہے جسکو متقین کی محبت کی نعمت عطا فرمائی ہو۔قرآن میں ہے اور میرا یہ گمان ہے کہ جو شخص ہمارے اس زمانے میں بے عیب دوست تلاش کرے گا وہ ہمیشہ بے دوست ہی رہیگا۔ (پارہ25 سورہ:43،آیت:67 صفحہ:641)

﴿233﴾ حضرت امام آخرالزمان علیہ السلام سے دریافت کیا گیا ہے کہ جنتی جب بہشت میں داخل ہو جائینگے تو کیا اُن کو اولاد بھی پیدا ہوگی؟ تو حضرتؑ نے جواب دیا، کہ جنت میں نہ عورتوں کو حمل رہے گا نہ اِس شان سے ولادت ہوگی۔نہ حیض ہوگا اور نہ نفاس ہوگا اور نہ بچوں کی ولادت کے متعلق جو تکلیفیں اٹھانی پڑھتی وہ ہونگی۔لیکن چونکہ اللہ فرما چکا ہے کہ جنت میں ہر وہ چیز ہوگی جس کیلئے دل للچائیں اور جس سے آنکھیں لطف

اٹھائیں۔پس اگر کسی مومن کا دل بچے کو چاہے گا تو اللہ تعالیٰ بغیر حمل اور ولادت اُس صورت کا بچہ پیدا کر دے گا جیسا کہ اُس کا دل چاہتا ہوگا۔اُس کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت آدمؑ کو پیدا کر دیا تھا۔(پارہ25 سورہ:43،آیت:71 صفحہ:641)

﴿234﴾ حضرت امام آخرالزمان علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اسطرح ذبح کے گئے تھے جس طرح حضرت امام حسین علیہ السلام اور آسمان اور زمین ان دو حضرات کے اور کسی پر نہیں روئے۔
(پارہ25 سورہ 44،آیت.29 صفحہ:644)

﴿235﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمہیں قطع رحم کرنے والے کی دوستی سے بچنا چاہے کہ قرآن میں اس پر تین موقوں پر لعنت پائی ہے۔
(پارہ26 سورہ:47،آیت:22 صفحہ:660)

﴿236﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن حقیقی بھائی ہیں جب ان میں سے کسی ایک پر بلا وارد ہوتی ہے تو دوسرے کی بھی نیند اُڑ جاتی ہے۔
(پارہ26 سورہ:49،آیت:6 صفحہ:669)

﴿237﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے ایک میدان ہے جسکا نام سقر ہے۔اس نے اللہ سے شدت حرارت کی شکایت کی تھی اور یہ سوال کیا تھا کہ ایک سانس لینے کی اجازت مل جائے اجازت ملی تو اس کیلئے ایک سانس سے سارا جہنم جل اُٹھا۔(پارہ27 سورہ:54،آیت:48 صفحہ:690)

﴿238﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ بات سمجھ لے گا کہ جو کچھ اس کے منہ سے نکلتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور جو نیک و بد عمل کرتا ہے اسے اللہ دیکھتا اور جانتا ہے تو اُس شخص کا یہ سمجھ لینا اُسے بہت سی بُرائیوں سے باز رکھے گا۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے "جس نے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈر کر خواہش نفسانی سے اپنے آپ کو باز رکھا"۔ (پارہ 27 سورہ 55، آیت 46 صفحہ 693)

﴿239﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ اور ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ، آیت کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اولین سے حزقیل مومن آلِ فرعون اور آخرین سے جناب علی علیہ السلام مراد ہیں۔
(پارہ: 27، سورہ 56، آیت: 40، صفحہ: 696)

﴿240﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے اپنی مخلوق سے جو کچھ اُن کے پاس ہے اسلیئے قرض نہیں مانگا کہ اُسے ضرورت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو کچھ حق ہے وہ اس کے ولی کو پہنچتا ہے۔ (پارہ: 27، سورہ: 57، آیت: 11، صفحہ: 702)

﴿241﴾ تفسیر صافی صفحہ 490 پر بحوالہ تفسیر قمی منقول ہے کہ قیامت کے دن آدمیوں کے درمیان اُن کے ایمان کے موافق نور تقسیم کیا جائے گا کچھ حصہ منافق کو بھی ملے گا۔ لیکن اس کا نور بائیں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہوگا۔ اپنے نور کی حالت دیکھ کر وہ مومنین سے کہے گا کہ ٹھہرو تمہارے نور سے بھی کچھ روشنی لے لوں۔ مومنین اُن سے کہیں گے کہ پیچھے ہٹو اور نور کی تلاش کرو۔ جونہی وہ پیچھے ہٹیں گے مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار قائم کردی جائے گی۔ (پارہ: 27، سورہ: 57، آیت: 13، صفحہ 702)

﴿242﴾ حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمارے پیروکاروں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو صدیق اور شہید نہ ہوگا۔ اس پر پوچھا گیا کہ یہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ان میں سے اکثر اپنے اپنے بستروں پر ہی مر جاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم سورۃ الحدید (سورۃ الحدید 57 آیت 19 میں اللہ کا لکھا ہوا نہیں پڑھتے) ترجمہ. اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ اُن کے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر شہید ویسے ہی ہوتے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں تو شہید بہت کم ہوتے اِسطرح یہ روایت حضرت علی علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔ (پارہ 27، سورہ 57، آیت 19، صفحہ 703)

﴿243﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنتیوں میں سے ادنی سے ادنی کا مکان اتنا ہوگا کہ اگر تمام جن وانس اس کے مہمان ہو جائیں تو وہ سب کو کھانا اور پانی بافراغت دے سکے۔ (پارہ: 27، سورہ: 57، آیت: 21، صفحہ: 704)

﴿244﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے۔ جسکے دل کے اندر دو کان نہ ہو۔ ایک کان سے تو خناس اپنے وسوسے پھونکتا رہتا ہے اور دوسرے کان میں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ کہتا رہتا ہے بس اللہ اس فرشتہ کے ذریعے سے مومن کی تائید کرتا ہے۔ (پارہ 28، سورہ 58، آیت: 22، صفحہ 711)

﴿245﴾ حضرت امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی طرف سے ایک آگ پیدا کریگا اور ایک مغرب کی طرف سے اور ان دونوں کے پیچھے دو تند ہوائیں ہونگی۔ جن کے ذریعہ سے تمام لوگ بیت المقدس کی چٹان کے پاس جمع کر دیے

جائیں گے۔ (پارہ:28 ،سورہ:59 ،آیت:2،صفحہ:712)

﴿246﴾ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے یہ آیت (آیت 20 سورۃ 59) پڑھ کر فرمایا کہ ''اصحاب الجنتہ'' وہ لوگ ہیں جو میری اطاعت کریں میرے بعد حضرت علی علیہ السلام کو تسلیم کریں اور انکی و ربیت کا اقرار کریں اور دوزخی وہ ہیں جو ان کی ولایت ناخوش ہوں اور میرے بعد حضرت علیؑ سے جنگ کریں۔ (پارہ:28 ،سورہ:59 ،آیت:20،صفحہ:716)

﴿247﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ الغیب سے مراد وہ سب کچھ ہے جو واقع نہیں ہوا اور الشھادہ سے مراد وہ کچھ ہے جو ہو چکا۔
(پارہ 28 ،سورہ:59 ،آیت 22،صفحہ.716)

﴿248﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بروایت اپنے آباء واجداد کے حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ کے 99 نام ہیں جو شخص اُن کا احصاء کرے گا وہ بہشت میں داخل ہوگا پھر اُن سب ناموں کا ذکر فرمایا ہے۔ شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ اِس حدیث میں جو لفظ احصاء آیا ہے اسکے معنی ہیں اُن ناموں کے معنی سمجھ کر اُنکے بموجب کاربند ہونا، یہ نہیں کہ صرف اُنکی گنتی گن لینا۔ (پارہ:28 ،سورہ:59 ،آیت:24،صفحہ:716)

﴿249﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اولادِ آدمؑ میں ہر ایماندار فقیر ہوتا تھا اور ہر کافر دولت مند۔ پھر حضرت ابراہیم آئے انہوں نے دُعا کی: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ان لوگوں کیلئے جو کافر ہوگئے فتنہ نہ قرار دے۔ اللہ نے یہ

دُعا قبول فرمائی۔ اور اس گروہ میں بھی بعض کو مالدار بنا دیا اور بعض کو محتاج اور اس گروہ میں بھی بعض کو امیر اور بعض کو فقیر بنا دیا۔ (پارہ:28 ،سورہ 60 ،آیت:5،صفحہ:718)

﴿250﴾ مَنْ لَّايَحْضُرُهُ الْفَقِيْه میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآل وسلّم کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ماحی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت میں حاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں احمد ہے اور قرآن مجید میں محمدؐ ہے۔
(پارہ:28 ،سورہ.61 ،آیت.6،صفحہ:721)

﴿251﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ روزِ جمعہ کا نام جمعہ اِس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس دن اپنی تمام مخلوق کو جمع کر کے حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور آپؐ کے وصی (حضرت علی علیہ السلام) کی ولایت کا سب سے عہد لیا۔
(پارہ:28 ،سورہ 62 ،آیت.9،صفحہ:724)

﴿252﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس آیت (سورۃ التغابن آیت 8) کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم النور سے مراد تمام آئمہؑ ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ امام کا نور مومنین کے دلوں میں اِس سے زیادہ روشنی پہنچاتا ہے جس قدر چمکتا ہوا سورج دن میں پہنچاتا ہے اور مومنین کے دلوں کو آئمہ علیہم السلام ہی روشن کرتے ہیں۔ اور جن سے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اُن کے

نور پر پردہ ڈال دیتا ہے جس سے اُن کے دل اندھیرے میں ہو جاتا ہیں اور وہ اس سے اُن کو ڈھانپ لیتا ہے۔(پارہ:28 ،سورہ:64 ،آیت:8،صفحہ:729)

﴿253﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک صاحب مقدور شخص بہت سے عمدہ عمدہ کپڑے بناتا ہے جیسے اوڑھنے کی چادریں اور بہت قمیصیں کہ ایک کو دوسرے پر پہنے اور ایک دوسرے کی حفاظت کرے اور اس سے اپنے تجمل کا اظہار کرنا ہے کیا ایسا شخص اسراف کرنے والا ہے آپؑ نے فرمایا نہیں۔

(پارہ 28 ،سورہ:65 ،آیت:7،صفحہ:732)

﴿254﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے گناہ اور توبہ کے مطابق پوچھا گیا، آپؑ نے فرمایا کہ بندہ گناہ سے توبہ کر لے اور پھر ویسا گناہ نہ کرے۔ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے توبہ کر کے پھر وہ گناہ نہ کیا ہو؟ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہے جسکی آزمائش پر آزمائش ہوتی رہے۔مگر وہ بھی توبہ پر توبہ کرتا ہی جائے۔

(پارہ:28 ،سورہ:66 ،آیت:8،صفحہ:735)

﴿255﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن آئمہؑ مؤمنین کے آگے اور اُن کے داہنے ہاتھ سعی فرماتے ہوں گے تا کہ اُن کو جنت میں اُن کے مکانوں پر پہنچا دیں گے۔ (پارہ:28 ،سورہ:66 ،آیت:8،صفحہ:735)

﴿256﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ زندگی اور موت اللہ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں بس جب موت آتی ہے تو وہ انسان کے جسم میں داخل ہو جاتی

ہے اور جس چیز میں موت داخل ہو جاتی ہے اُس سے زندگی نکل جاتی ہے۔

(پارہ:29 ،سورہ:67 ،آیت:2،صفحہ:737)

﴿257﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دل چار قسم کے ہیں ایک وہ دل ہے جس میں نفاق اور ایمان دونوں ہوتے ہیں اور ایک دل وہ ہے جو قلب منکوس کہلاتا ہے یعنی الٹا ہوا دل اور ایک دل وہ ہے جس پر نشان لگا ہوا ہوتا ہے اور ایک دل وہ ہے جو چمکیلا اور نورانی ہوتا ہے بس جس دل پر نشان لگا ہوتا ہے وہ منافق کا دل ہوتا ہے اور جو چمکیلا نورانی ہوتا ہے وہ مومن کا دل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز عطا کرتا ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور جب وہ اُسے کسی بلا میں مبتلا کرتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے۔اب رہا الٹا ہوا دل وہ مشرک کا دل ہے۔(پارہ:29 ،سورہ:67 ،آیت:22،صفحہ:739)

﴿258﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر اس زنجیر (آیت 32 سورۃ 69) جسکی لمبائی 70 ہاتھ ہے ایک کڑی دنیا پر رکھی جائے ساری دنیا اُس کی حرارت سے پگھل جائے۔ (پارہ:29 ،سورہ:69 ،آیت:32،صفحہ:745)

﴿259﴾ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق معلوم سے وہ مال مراد ہے جسے کوئی شخص اپنے مال سے نکالے اور وہ نہ تو زکوۃ سے ہو اور نہ ہی صدقہ واجبہ۔اور یہ وہ شے ہے جس میں اُس کو اختیار ہے کہ زیادہ نکالے یا کم۔اور جہاں تک اُسکا اختیار ہے وہ اس سے صلہ رحمی کرے اور کسی کمزور کو قوت پہنچائے۔اور کسی درماندہ کو اِسکے ذریعہ سوار کرائے یا اپنے دینی بھائی کو مدد پہنچائے یا کسی مصیبت میں جو اُس پر آپڑے اُس کا ساتھ دے۔ (پارہ:29 ،سورہ:70 ،آیت:25،صفحہ:748)

﴿260﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قلیل سے مراد آدھی رات ہے۔ (سورۃ 73 آیت 3.2) کا مطلب یہ ہے کہ آدھی رات میں سے آدھی یعنی چوتھائی حصہ رات کا نماز کیلئے مخصوص کردو۔ یا آدھی کے ساتھ یعنی چوتھائی اور ملا لو۔ اور تین چوتھائی عبادت کیلئے رکھو اور چوتھائی آرام کیلئے مخصوص کرو۔

(پارہ:29، سورہ:73، آیت.2، صفحہ:755)

﴿261﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کپڑوں کو اٹھائے رکھو اور گھسیٹ کر نہ چلو۔ (پارہ.29، سورہ 74، آیت.4، صفحہ 757)

﴿262﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میں اس بات کا حقدار ہوں کہ مجھ سے ہی ڈرا جائے اور میرا بندہ کسی کو میرا شریک نہ بنائے اور میں اس بات کا حقدار ہوں کہ میرا جو بندہ کسی کو میرا شریک نہ کرے اسکو میں جنت میں داخل کردوگا''۔ نیز اللہ کا ارشاد ہے کہ ''میں اپنی عزت اور جلال کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے میری توحید کا اقرار کرلیا۔ میں انہیں جہنم کی آگ سے کبھی عذاب نہ دوں گا''۔ (پارہ.29، سورہ:74، آیت:56، صفحہ:760)

﴿263﴾ سورۃ القیمۃ 75، آیت 9 (ترجمہ: اور چاند کو گہن لگ جائے گا اور سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا جائے گا) کے حوالے سے قائم آل محمدؐ سے پوچھا گیا کہ یہ معاملہ کب ہوگا؟ تو آپؑ نے فرمایا: کہ جب تمہارے اور کعبہ کے راستہ کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ یعنی تمہیں کعبہ جانے سے روک دیا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے ہوجائیں گے۔ اور ستارے اور کوکب سب ان دونوں کے اردگرد پھرنے لگیں گے۔ پھر

پوچھا گیا کہ یہ کب ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: فلاں فلاں سال میں دابۃ الارض صفا اور مروہ کے درمیان ظاہر ہوگا۔ اس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلمانؑ کی انگشتری ہوگی وہ لوگوں کو ہنکا کر میدان حشر کی طرف لے جائے گا۔

(پارہ:29، سورہ:75، آیت:9، صفحہ:760)

﴿264﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نیکی کو تو ظاہر کرتا ہے۔ اور برائی کو چھپاتا ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو خوب سمجھتا ہے کہ جیسا میں ظاہر کر رہا ہوں ویسا نہیں ہوں۔ جیسے کہ اللہ فرماتا ہے ''باطن کی جب اصلاح ہوجاتی ہے تو ظاہر پر اسکا اثر پڑتا ہے''۔

(پارہ:29، سورہ 75، آیت:14، صفحہ:760)

﴿265﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت 30 سورہ 77 کے حوالے سے روایت کی ہے کہ جب دوزخی جہنم کی طرف جانے کو تیار ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا۔ کہ جہنم میں جانے سے پہلے اس سایہ میں چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ یہ سایہ دوزخ کی آگ کے دھویں سے ہوگا۔ وہ لوگ اسے جنت سمجھ کر فوج در فوج اس میں چلے جائیں گے۔ یہ واقعہ نصف النہار کو ہوگا۔ اور جنتی لوگ جن چیزوں کی خواہش کریں گے وہ ان کو جنت میں ان کے مکانوں میں ہی دی جائیں گی۔ اور وہ بھی نصف النہار کے وقت جنت میں داخل ہونگے

(پارہ:29، سورہ:77، آیت:30، صفحہ:766)

﴿266﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کی قسم وہ ہم ہیں جنہیں قیامت کے دن بولنے کی اجازت دی جائے گی اور ہم ہی وہ ہیں جو ٹھیک بات کہے

گے۔ آپؑ سے پوچھا گیا کہ آپؑ کیا کلام فرمائیں گے؟ آپؑ نے فرمایا: پہلے اپنے پروردگار کی تجدید بیان کریں گے پھر اپنے نبیؐ پر درود پڑھیں گے۔ اور اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہماری شفاعت رد نہ کریگا۔

(پارہ:30، سورہ:78، آیت:38، صفحہ:768)

﴿267﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص نے سمجھ لیا کہ اللہ اُسے دیکھتا ہے اور جو کچھ وہ بولتا ہے اُسے سنتا ہے اور جو نیکی یا بدی وہ کرتا ہے اُسے بھی جانتا ہے تو یہ بات اُسے بدی سے روکے گی۔

(پارہ:30، سورہ:79، آیت:40، صفحہ:770)

﴿268﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنتیوں کو تو حوروں سے دیا جائیگا۔ اور رہے دوزخی پس ان میں سے ہر ایک انسان کے ہمراہ شیطان کر دیا جائے گا۔ یعنی کافروں اور منافقوں کے جوڑہ دار شیطان بنا دیے جائینگے۔ بس وہی انکے جوڑے ہوں گے۔ (پارہ:30، سورہ:81، آیت:7، صفحہ:773)

﴿269﴾ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے آئمہؑ کے دلوں کو اپنے ارادوں کا مورد قرار دیا ہے پس جب اللہ کوئی چیز چاہتا ہے تو وہ بھی چاہتے ہیں۔ (پارہ:30، سورہ:81، آیت:29، صفحہ:774)

﴿270﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے آپؑ نے فرمایا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ اللہ نے فرشتوں سے خدمت لی ہے اور ان کو اپنی مخلوق کا گواہ قرار دیا ہے، تا کہ بندے یہ خیال

کر کے اللہ کے ملازم ان کے ساتھ ہیں اطاعت خدا پابندی سے بجا لائیں اور معصیت سے رکے رہیں۔ اور اکثر بندے ایسے ہیں کہ کسی برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان فرشتوں کی موجودگی یاد کر کے رک جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں دیکھتا ہے اور جو ہم پر گواہ مقرر ہیں وہ بھی دیکھتے ہیں اس کے لیے ہر بندہ کیساتھ دو فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو اُس کی نیکیاں اور بدیاں لکھتے ہیں۔ (پارہ:30، سورہ:82، آیت:11، صفحہ:774)

﴿271﴾ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جس کے دل میں ایک سفید نقطہ نہ ہو۔ جسوقت وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس سفید نقطہ میں ایک سیاہ نقطہ نکل آتا ہے۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ سیاہ نقطہ جاتا رہتا ہے اور اگر یہ اپنے گناہوں میں پڑا رہا تو سیاہی بڑھتے بڑھتے سفیدی کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب سفیدی ڈھانپ لی گئی پھر وہ کبھی نیکی کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ (پارہ:30، سورہ:83، آیت:14، صفحہ:775)

﴿272﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا مومن کو اپنی روح کا قبض ہونا گوارا گزرتا ہے آپؑ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم جب اُسکے پاس ملک الموت اس غرض سے آتا ہے کہ اُسکی روح قبض کرے تو مومن اُس وقت پریشان ہو جاتا ہے۔ ملک الموت اُس سے کہتا ہے اے خدا کے ولی پریشان نہ ہو اُس کی قسم جس نے حضورؐ کو مبعوث فرمایا۔ اگر تیرا رحمدل باپ اس وقت موجود ہوتا تو جتنی مہربانی اور شفقت وہ تجھ پر کرتا میں اس سے زیادہ مہربان اور شفیق ہوں۔ اپنی دونوں آنکھیں کھول اور دیکھ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس مومن کے سامنے تمام آئمہؑ کی صورتیں کر دی جائیں گی اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں۔ یہ حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔ اور یہ سب تیرے رفیق ہیں۔ پس وہ آنکھیں کھول کر دیکھے گا اور ایک منادی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی روح کو ندا دے کر کہے گا اے وہ نفس جو محمدؐ اور اُن کے اہلبیتؑ کے سبب مطمئن ہو چکا تو اپنے رب کی طرف رجوع کر اِس حال میں کہ تُو اُس سے راضی ہے پس اُس مومن کو کوئی چیز اِس سے پیاری نہ ہوگی کہ اُس کی روح قبض ہو اور اُسے ندا دینے والے سے جا ملے۔

(پارہ:30، سورہ:89، آیت:27، صفحہ:784)

﴿273﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے "النعیم" (آیت 8 سورہ 104) کے حوالے سے ابوحنیفہ سے دریافت کیا کہ عام لوگوں کا کیا خیال ہے ابوحنیفہ نے کہا کہ پیٹ بھر کر کھانا مل جائے اور ٹھنڈا پانی۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن تمہیں اِس بات کی توفیق مل گئی۔ کہ اللہ کے حضور میں بلایا گیا اور ایک ایک کھانے اور پینے کا سوال کیا گیا تو پورا حساب سمجھانے کیلئے تجھے کئی برسوں کیلئے کھڑا رہنا پڑے گا۔ اُس نے عرض کیا کہ پھر نعیم کیا چیز ہے آپؑ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ وہ نعیم ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا اور ہماری وجہ سے اُن میں اتفاق پیدا کیا بعد اِس کے کہ سخت اختلاف تھا اور ہماری ہی وجہ سے اُن کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اُن کو بھائی بھائی بنا دیا ہے بعد اِسکے وہ دشمن تھے اور ہماری ہی وجہ سے اللہ نے اُن کو اسلام کی ہدایت کی۔ یہی ایسی نعمت اللہ کی ہے جو منقطع نہ ہوگی۔ اور اِسی نعمت کے حقوق کی بابت اللہ اُن سے سوال کرے گا۔ کیونکہ یہی نعمت ایسی ہے جس کے ذریعے سے اُس نے اُن پر احسان فرمایا۔ یہ نعیم نبیؐ اور عترتِ نبیؐ ہے۔ (پارہ:30، سورہ:103، آیت:8، صفحہ:794)

﴿274﴾ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر مومن کے دل میں دو کان ہیں ایک میں تو خناس اُسے وسوسے پھونکتا رہتا ہے اور ایک میں فرشتہ اپنی آواز پہنچاتا رہتا ہے بس اللہ تعالیٰ اُس مومن کی فرشتے کے ذریعے سے تائید کرتا رہتا ہے۔

(پارہ:30، سورہ:104، آیت:4، صفحہ:798)

اسمآءِ اعظم

ایک حدیث میں حضرت براءؓ ابنِ عاذب سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا "اے امیر المومنینؑ میں اللہ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا واسطہ دے کر آپؑ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ سب سے عظیم چیز جس سے پیغمبرؐ نے آپؑ کو مخصوص کیا اور جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو مخصوص کیا اور خدا نے اُسے دے کر جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا وہ مجھے عطا فرمائیں"۔ آپؑ نے فرمایا: "جب تم چاہو کہ اللہ کو اُس کے اسمِ اعظم کے ساتھ پکارو تو سورۂ حدید کی پہلی چھ آیات اور سورۂ حشر کی آخری چار آیات پڑھو، پھر اپنے ہاتھ بلند کر کے کہو (**یَا مَنْ هُوَ هٰکَذَا اَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَ کَذَا**، اے وہ (اللہ) جو ایسا ہے! میں تجھے اِن اسماء کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود بھیج اور میری (کذا و کذا کی جگہ اپنی حاجت بیان کریں) حاجت پوری فرما، اِس کے بعد جو چاہو کہو قسم ہے اُس خدا کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی)

نقل از تفسیر نمونہ سورۂ حدید کے ذیل میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ تشکر

آج کل کے اِس مصروف ترین دور میں جب انسان دُنیا کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے اور اپنی زندگی کو اُس طرح گذارنے میں ناکام ہو جاتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ ، حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام ایک مؤمن سے چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس نیکی کے کام آنے کے لئے بہت ہی کم وقت اور برائی و فضول کاموں کے لئے وقت ہی وقت ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم کو اِس مصروف ترین دور میں اگر کوئی ہدایت کا ذریعہ ہے تو وہ محرم الحرام میں مجالس امام حسین علیہ السلام ہیں (بشرطِ ممبر اہل علماء کے پاس ہو) اور وہاں ہمیں یہ واضح ہدایت ملتی ہے کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد قرآن اور اہلِ بیتؑ کا دامن تھامے رہو۔ اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ ہم تلاوتِ قرآن کو صرف رمضان المبارک اور ذکرِ اہلِ بیتؑ کو صرف مجالس و محافل تک محدود نہ رکھیں۔ اکثر ہم سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ جناب یہ حدیث قرآن کی کس آیت سے متعلق ہے؟ اِس بات کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کیوں نہ ایک کتاب ہو جو اِس چیز کا جواب ہو۔ یقیناً مجھ سے پہلے بھی اچھا لکھا جاتا رہا ہے اور میرے بعد بھی اچھا لکھا جاتا رہے گا۔ میں نے اِس کتاب کی تالیف میں خود کو ایک قرآن مجید جو کہ سیّد امداد حسین کاظمی اعلی اللہ مقامہ کا ترجمہ شدہ ہے تک پابند رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اِس کاوش کو بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ قبول فرمائے۔ حدیثِ رسولِ ثقلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے" جو شخص مخلوقِ خدا کا شکر گزار نہیں

وہ خالق کا بھی شکر گزار نہیں"۔ بنابریں ایسے موقعے پر میں خاص طور پر اپنے چچا سیّد موسیٰ رضا باقری ابن مولانا سیّد نثار حسین مرحوم کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اِس قرآن کا انمول تحفہ اپنی بیٹی (میری اہلیہ) کو جہیز میں دیا تھا۔ ابتدائی کمپوزنگ کریم آباد کراچی سے کروائی اُس لڑکے کا نام تو مجھے یاد نہیں مگر میں اُس کا بھی شکر گزار ہوں۔ میں اپنی اہلیہ اور بیٹوں سیّد محمد شہریار باقری اور سیّد شیراز علی باقری کا بھی شکر گزار ہوں کہ اُنھوں نے میرے کام میں میری معاونت کی۔ میری بھانجی جو کہ میرے ہم زلف سیّد سجاد باقری کی دختر ہے، اِن دونوں کا بھی شکر گزار ہوں کہ اُنھوں نے مجھے ابتدائی دیباچے اور قرآنی آیات کے References لکھنے کا مشورہ دیا۔ سب سے زیادہ میں شکر گزار ہوں خطیب امامیہ مسجد گوالمنڈی راولپنڈی سیّد وقار حسین زیدی کا جنھوں نے ابتدا سے لیکر کتاب کو حتمی شکل دینے تک باوجود مصروفیات کے مکمل ساتھ دیا۔ پرنٹنگ کے حوالے سے میرے مومن دوست سیّد غالب حسین سبزواری ، راولپنڈی، جنھوں نے اِس کتاب کو چھاپنے میں میری مدد کی اُن کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

اللہ تعالیٰ اِن تمام خواتین و حضرات کو بحقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ سب سے آخر میں مَیں اپنے پروردگار اور ائمہ معصومینؑ اور خاص طور پر اپنے وقت کے امامؑ کا شکر گزار ہوں جن کی مدد و تائید سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اور بارگاہِ حضرتِ ولی عصرؑ میں درخواست ہے کہ مولا ہماری ہدایت کے لئے جلد تشریف لائیں اور ہم مؤمنین کو ہدایت فرمائیں، اور دنیا سے ظلم و جور کو ختم کر کے عدل و انصاف سے بھر دیں۔

مؤلف

التماسِ سورۃ الفاتحہ

مؤمنینِ کرام سے گزارش ہے کہ ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرما کر اِس کا ثواب شہداء ملتِ جعفریہ، جملہ مؤمنین و مؤمنات مرحومین اور بالخصوص مندرجہ ذیل مرحومین کی ارواح کو ایصال فرما دیں۔

۱۔ میرے والدین سیّد یعقوب علی باقری و سیّدہ افتخار فاطمہ رضوی

۲۔ حجۃ الاسلام مولانا سیّد غلام حسین باقری و اہلیہ

۳۔ مولانا سیّد نثار حسین باقری و اہلیہ

۴۔ سیّدہ بہبودہ انساء باقری

۵۔ سیّدہ رباب فاطمہ باقری

۶۔ سیّد جواد رضا باقری

۷۔ سیّد رضا علی باقری

۸۔ سیّد کاظم آغا باقری و اہلیہ

۹۔ سیّد حبیب علوی و اہلیہ

۱۰۔ سیّدہ عذرا فاطمہ علوی

۱۱۔ سیّدہ زہرا فاطمہ علوی

۱۲۔ مولانا سیّد جواد آغا باقری

۱۳۔ مولانا سیّد کاظم حسین رضوی و اہلیہ

۱۴۔ سیّد وزیر حسین رضوی و اہلیہ

۱۵۔ سیّد موسیٰ رضوی

۱۶۔ سیّد حسین علی باقری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰاتُکَ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰبَآئِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَّلِیًّا وَّ حَافِظًا وَّقَآئِدًا وَّ نَاصِرًا وَّ دَلِیْلًا وَّعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَ تُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلًا ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَ سَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَ اَھْلِکْ اَعْدَآئَھُمْ o